فہرست مضامین

جلد ۲۳ | بابت ماہ اپریل ۱۹۲۶ء | نمبر ۳

نظام المشائخ بے تفسیر ختم

رسالہ مے باید دانست

اور

عام فہم تفسیر القرآن

تھوڑی تھوڑی کر کے نظام المشائخ میں شائع ہو رہی ہیں۔
خاتمہ پر کتابیں بن جائیں گی۔

(منیجر)

نظام المشائخ

روحانی تعلیم و تسکین کا ماہوار رسالہ

مذہب اخلاق اور تصوف کے مضامین کا ایک دلنواز مجموعہ

جو سیدی و مولائی حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب خواہزادہ حضرت سلطان نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کی زیر سرپرستی بڑی پابندی وقت کے ساتھ ہر انگریزی مہینے کی چھ کو شائع ہوتا ہے

اڈیٹر۔ ملا محمد الواحدی

مقام اشاعت۔ دارالسلطنت دہلی کوچہ چیلان۔

مطبوعہ دہلی پرنٹنگ ورکس دہلی

پرنٹر و پبلشر۔ ملا محمد الواحدی

مصور غم علامہ راشد الخیری کی کتابیں

صبح زندگی۔ شام زندگی۔ شب زندگی ہر دو حصہ (یہ چار سلسلہ وار کتابیں ہیں) نوحہ زندگی۔ طوفان حیات۔ الزہرا۔ امت کی مائیں۔ یاسمین شام۔ تیغ کمال۔ سمرنا کا چاند۔ ماہ عجم۔ عروس کربلا۔ محبوبہ خداوند۔ تائید غیبی۔ منازل السائرہ۔ قطرات اشک۔ جوہر قدامت۔ فسانہ سعید۔ موودہ۔ سنجوگ۔ گوہر مقصود۔ شاہین و دراج۔ انگوٹھی کا راز۔ روداد قفس۔ لڑکیوں کی انشاء۔ بنت الوقت۔ سراب مغرب۔ سات روحوں کے اعمالنامے۔ نورشہوار۔ ستونتی۔ گلدستہ۔ امین کا دم واپسیں۔ بچہ کا کرتہ۔ منازل ترقی۔

ملنے کا پتہ: منیجر رسالہ نظام المشائخ پوسٹ بکس ۱۵ دہلی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید

غفلت اس مقصد کو پورا نہیں ہونے دیتی جس کے لئے خدا نے انسان کو پیدا کیا ہے یعنی خدا غافل قلب کی دعا قبول نہیں کرتا اور جب دعا ہی قبول نہ ہوئی تو عبادت کس طرح قبول ہو سکتی ہے کیونکہ دعا تو عبادت کا مغز ہے حدیث میں آیا ہے کہ "الدعاء مخ العبادۃ" یعنی دعا مغز عبادت ہے اور مغز عبادت کا یہ حال ہے تو پوست کا درجہ تو بعد میں آتا ہے اس کے علاوہ خود لفظ دعا قرآن میں متعدد مقامات پر عبادت کے معنی میں استعمال ہوا ہے اور یہ ہو سکتا ہے کہ اس حدیث میں بھی دعا کے معنے عبادت کے ہوں اس وقت حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ خدا غافل قلب کی عبادت قبول نہیں کرتا۔ اور عبادت ہی قبول نہ ہوئی تو انسان کی پیدائش کا مقصد فوت ہو گیا۔

برادران اسلام۔ اب آیت اور حدیث کا مفہوم اچھی طرح آپ کے ذہن نشین ہو گیا ہوگا اور معلوم ہو گیا ہوگا کہ آیت اور حدیث دونوں کے اندر ازالۂ غفلت کی تاکید کی گئی ہے اور متنبہ کیا گیا ہے کہ غفلت کو ترک کر کے اپنی آفرینش کی غرض و غایت کی طرف متوجہ ہوں۔

اب ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ اس آیت و حدیث کے مصداق کہیں ہم بھی تو نہیں ہیں اور ہمیں غفلت و اعراض کی طرف "افحسبتم انما خلقناکم عبثا وانکم الینا لا ترجعون" میں اشارہ کیا گیا ہے اور جس کا نتیجہ تبلایا گیا ہے کہ لا یستجیب اللہ دعاء عن قلب لاہ غافل دل کی دعا اور عبادت قبول نہیں ہوتی اس غفلت و اعراض میں ہم تو مبتلا نہیں ہیں۔ ہمیں اپنے ظاہر کو دیکھنا اور اپنے باطن کو ٹٹولنا چاہیئے اگر کہیں اس موذی مرض غفلت کا سراغ ملے اور پتہ چلے تو فوراً اس کا علاج کرنا چاہیئے کیونکہ یہ کمبخت تو مقصد حیات ہی پر ڈاکہ ڈالتا ہے اور بندہ کا خدا سے تعلق منقطع کر دیتا ہے اس لئے ہر ایک انسان کو عموماً اور ہر ایک مومن و مسلم کو خصوصیت کے ساتھ اس مرض مہلک کی طرف سے ہوشیار رہنا چاہیئے مبادا ہمارے ظاہر یا باطن پر اس کا قبضہ ہو جائے اور ہلاکت و بربادی کی یعنی موت ہم پر طاری ہو جائے کیونکہ حقیقتاً اگر مقصد زندگی کو ہم بھول جائیں اور زندگی کو عبث سمجھ لیں تو اس سے زیادہ خسارہ اور اس سے زیادہ گھاٹا اور کیا ہو سکتا ہے اس لئے جس قدر جلد ممکن ہو سکے ہر ایک مومن و مسلم کا فرض ہے کہ وہ مرض غفلت کا پتہ چلائے اور پھر اس کا علاج کرے تاکہ اصلی حالت عود کر آئے اور ہماری آفرینش کی جو غرض ہے اس کی تکمیل کی طرف ہم توجہ کر سکیں۔

برادران اسلام جس مرض کی طرف مذکورۃ الصدر آیت و حدیث میں اشارہ کیا گیا ہے وہ نہایت سخت اور اسی کے ساتھ نہایت مشکل مرض ہے اور تشخیص بھی ذرا مشکل سے ہوتا ہے سخت اور مہلک تو اس وجہ سے کہ تعلق مع اللہ کا قاطع ہے اور مشکل اس لئے ہے کہ تشخیص بہت مشکل سے ہوتا ہے تاہم نہ تشخیص محال ہے اور نہ علاج ناممکن ہے۔ جس ذریعہ سے اس مرض کی تشخیص ہوتی ہے اسی سے اس کا علاج بھی ہو جاتا ہے۔

برادران اسلام! اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ غفلت کی ضد "یاد" ہے اگر غفلت آپ پر مسلط اور مستولی ہوگی تو یاد اپنا تعلق منقطع کرے گی اور اگر یاد آپ کے ساتھ ہے تو غفلت کا کوسوں پتہ نہ ہوگا۔ بس اسی سے آپ کو اور ہم کو اپنے مرض کا پتہ لگانا چاہیئے اگر تعلق مع اللہ قائم ہے اور خدا کی یاد باقی ہے تو سمجھنا چاہیئے کہ غفلت کا قبضہ نہیں ہوا اور اگر تعلق مع اللہ نہیں ہے اور خدا کی یاد کی جگہ کسی دوسری چیز نے لے رکھی ہے یعنی ما سوا اللہ کے ساتھ تعلق قائم ہو گیا ہے تو یقین کر لینا چاہیئے کہ غفلت مستولی ہو چکی ہے۔ لیکن تشخیص کا بھی وہ نازک موقع ہے جہاں پر نفس اور شیطان دھوکہ دے جاتا ہے اور ہم غلطی سے یہ سمجھ لیتے ہیں کہ ہم پر غفلت کا قبضہ نہیں ہے حالانکہ واقعتہً غفلت مسلط ہوتی ہے۔ دھوکہ یہ ہوتا ہے کہ ہم معمولی امور کو دیکھ کر یہ سمجھ بیٹھتے ہیں کہ ہم خدا کی یاد سے غافل نہیں ہیں مثلاً ظاہری شکل و صورت مسلمانوں کی سی ہے یا نماز روزہ بھی ترک نہیں کیا حالانکہ غفلت کے لئے یہ ضروری نہیں کہ ظاہری آداب کو بھی ترک کر دیا جائے یعنی یہ ممکن ہے کہ ایک انسان نماز وغیرہ بھی پڑھ لیتا ہو روزہ بھی رکھ لیتا ہو وضع قطع بھی مسلمانوں کی سی بنائے رکھتا ہو مگر اس کے باوجود اس کو تعلق مع اللہ نہ ہو اور غفلت اس پر مسلط اور مستولی ہو چنانچہ "ان اللہ لا یستجیب الدعاء عن قلب لاہ" کے ارشاد نبوی سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قلب غافل میں بھی انسان دعا و عبادت کر سکتا ہے جو قبول نہیں ہوتی۔ اصل یہ ہے کہ جس [illegible] یاد کا محل قلب ہے اسی طرح غفلت بھی محل قلب ہی ہے اس لئے دیکھنا چاہیئے کہ قلب خدا کی یاد سے غافل [illegible] یا نہیں اگر قلب غافل ہے تو نماز روزہ حج زکوٰۃ سے [illegible] کوئی فائدہ نہیں کیونکہ بحکم "لا یستجیب الدعاء [illegible]ن قلب لاہ" غافل قلب کی دعا اور عبادت قبول [illegible] ہی نہیں ہوتی۔

برادران ا[illegible] اب آپ سوال کریں گے کہ جب ہم نماز [illegible] و غیرہ ادا کرتے ہیں تو پھر یاد الٰہی اور ذکر اللہ کی اور کیا تعریف ہے سو قلب کی غفلت کا اندازہ اس طرح کرنا چاہیئے کہ عالم بیداری میں زیادہ وقت قلب کا کس شغل میں گذرتا ہے۔ یعنی ان اوقات کو چھوڑ کر جنہیں ہم کسی ضروری دنیاوی کام میں مشغول رہتے ہیں بقیہ اوقات میں ہمارا دل کس شغل میں رہتا ہے اور خود نماز روزہ ادا کرتے وقت کس قسم کے خیالات بھرے ہوتے اور دل و دماغ میں چکر لگاتے رہتے ہیں اگر آپ غور کریں گے تو ماننا پڑے گا کہ بیداری کا تقریباً سارا وقت غیر اللہ اور ما سوی اللہ کے ذکر و فکر اور خیال میں گزرتا ہے اور اللہ کی یاد کبھی بھول کر بھی نہیں آتی بلکہ ظاہری عبادت کے اوقات میں بھی غیر اللہ کے خیالات سے دل و دماغ معمور رہتا ہے بس اسی کا نام غفلت ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ دنیاوی کاموں کے وقت بھی دل ذکر الٰہی میں مصروف ہوتا اور دل بیار دست بکار کے مصداق زندگی گذرتی مگر یہاں کیفیت اس کے برعکس ہے یعنی وہ وقت جو بالکل خالی گذرتا ہے اور کسی کام میں ہم مشغول نہیں ہوتے اس وقت بھی سودائے خام سے دل خالی نہیں ہوتا اور یاد الٰہی کے لئے گنجائش نہیں نکلتی۔ یہ غفلت تمام خرابیوں اور جملہ برائیوں کی جڑ ہے کیونکہ یہ تعلق مع اللہ کے راستہ میں مانع اور سنگ گراں ہے اور جملہ محاسن کا منبع تعلق مع اللہ ہے جب تعلق مع اللہ میں کمی واقع ہوئی تو اخلاق فاضلہ اور مکارم و محاسن حسنات کا رشتہ رفتہ رفتہ ٹوٹ جاتا ہے اور یہ دل کی موت ہے اور روح کے لئے برق اجل کا کام دیتی ہے۔

برادران اسلام غور کیجئے۔ اگر آپ کو کسی سے محبت ہو جاتی ہے تو آپ کا سارا وقت اسی کی یاد میں صرف ہوتا ہے اور خواہ آپ کوئی سا کام کرتے ہوں مگر دل آپ کا اپنے محبوب ہی کے پاس ہوگا جب مخلوق کے ساتھ آپ کا یہ حال ہے تو خالق کے ساتھ اس سے بھی زیادہ ہونا چاہیئے۔ مگر معاملہ اس کے برعکس ہے۔ معاملہ برعکس کیوں ہے اس کی وجہ وہی غفلت ہے۔ اور یہ غفلت خود ہماری پیدا کردہ ہے اور اگر ہم کوشش کریں تو یہ دور ہو سکتی ہے۔ شاید آپ میں سے کوئی اعتراض کرے کہ دل و دماغ جو لغو اور فضول خیالات میں غلطاں و پیچاں رہتا ہے اس کے دور کرنے اور ایسے خیال نہ آنے دینے پر کوئی قادر نہیں ہے اور جس پر قدرت ہی نہ ہو اس سے منع کرنا یا اس کو جرم قرار دینا تکلیف مالا یطاق ہے اور خدا کا صاف فرمان موجود ہے کہ "لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا" یعنی وسعت و اختیار سے باہر انسان کو خدا نے مکلف نہیں بنایا لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ ہم خود فضول اور لغو خیالات اور باطل توہمات کی چاٹ دل کو لگاتے ہیں اور سودائے خام پکانے میں دل کو مشغول دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ خود قلب کو ایسے فضول مشاغل میں ایک قسم کی لذت ملنے لگتی ہے اور دل کے اندر ایسے خیالات کی چاہ پیدا ہو جاتی ہے اور رفتہ رفتہ دل اس شغل کا ایسا عادی اور خوگر ہو جاتا ہے کہ بغیر اس مشغلہ کے ایک لمحہ بھی بسر نہیں کر سکتا اور گرد و پیش سے تلاش کر کے ایسے خیالات اپنے اندر جمع کر لیتا ہے جو تعلق مع اللہ کے لئے سد سکندری بن جاتے ہیں۔ برادران اسلام! اب یہ امر متحقق ہو گیا کہ تعلق مع اللہ کے مانع وہ فاسد اور فضول خیالات ہیں جو بلا وجہ ہمارے دل کی غذا بن گئے ہیں اور جنہوں نے ہمارے دل کو غافل کر دیا ہے۔

اس کے بعد ہمیں اس کی اصلاح اور علاج کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے اور علاج بالضد ہوا کرتا ہے یعنی اگر مرض گرمی سے ہوا ہے تو ٹھنڈی دوائیں استعمال کرائی جاتی ہیں اور اگر سردی سے ہوا ہے تو گرم دوائیں استعمال کرائی جاتی ہیں اسی طرح قلبی اور روحانی امراض کا حال ہے چونکہ غفلت تعلق مع اللہ کے لئے مانع بنی ہے اس لئے اس کی ضد یعنی "یاد" ہی کے ذریعہ اس کا علاج ہو سکتا ہے اور اسی

ذریعہ سے اس مرض کی اصلاح ہو سکتی ہے یعنی جس وقت غفلت کے اسباب یعنی فاسد و باطل خیالات ہجوم کر کے آئیں اور دل پر چھا پا ماریں اسی وقت یاد الٰہی کے پاسبان کے ذریعہ ان کے روکنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہیئے۔ ابتدا میں بڑی سخت کشمکش ہوگی اور زیادہ تر غلبہ اور بظاہر فتح اس جنگ میں فاسد خیالات ہی کو ہوگی لیکن اگر ہم نے ہمت نہ ہاری اور ہر وقت اور ہر موقع اس حربہ کو استعمال کر کے ان کو دل کے اندر پہنچنے سے روکنے کی سعی کی تو رفتہ رفتہ ان کا زور ٹوٹ جائیگا اور ہر لحہ اور ہر گھڑی کی حملہ آوری میں کمی واقع ہو جائے گی۔ اور اگر مزاحمت کا یہ سلسلہ جاری رہا تو بالآخر یاد الٰہی کو غلبہ حاصل ہو جائیگا اور کمال آسانی کے ساتھ ان کی غفلت دور ہو جائے گی۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ جونہی نفس شیطان دل کو اپنی طرف مشغول کرے فوراً تصور کی قوت سے دل کو اس مصیبت سے چھڑا کر تصور ہی کے قلم سے دل کے چاروں طرف اللہ اللہ لکھ دینا چاہیئے اور یہ خیال قائم کرنا چاہیئے کہ دل کے قلعہ پر چار و طرف توپیں چڑھا دی گئی ہیں اور اب دشمن حملہ نہ کر سکے گا۔ اگر پھر فاسد خیالات حملہ اور ہجوم کر کے آئیں تو پھر اسی طرح عمل کرنا چاہیئے اس عمل کی مداومت غفلت کو دور کرنے میں بہت مدد دے سکتی ہے۔

بہر حال غفلت کا علاج مقصود ہے اور یہ اسی وقت دور ہوگی جب اس کے اسباب کا قلع قمع کر دیا جائے۔ اور ازالہ غفلت کے بعد لازمی طور پر تعلق مع اللہ قائم ہو جائے گا۔ اور اللہ کے ساتھ تعلق قائم ہونے کے معنی مقصد حیات میں کامیابی حاصل ہونے کے ہیں مگر جب تک غفلت ہم پر مستولی رہے گی۔ اس وقت تک نہ تو ہمارے ظاہر کا تعلق اللہ سے قائم ہو سکتا ہے اور نہ ہمارے باطن کا تعلق استوار ہو سکتا ہے اور اصلاح ظاہر سے مقدم باطن کی اصلاح ہے ورنہ

بر زباں تسبیح و در دل گاؤ خر

سے کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اصل کی اصلاح سے فرع کی اصلاح خود بخود ہو جاتی ہے جڑ کو پانی دینے سے شاخیں اور پتیاں سب سرسبز و شاداب ہو جاتی ہیں اور بنیاد اگر مستحکم ہو جائے تو در و دیوار بھی مضبوط ہوتے ہیں اسی واسطے خداوند حکیم نے "افحسبتم انما خلقناکم عبثا و انکم الینا لا ترجعون" کے تنبیہی ارشاد میں ہماری توجہ ازالۂ غفلت کی طرف مبذول فرمائی ہے اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی غفلت کو ایسا سخت و شدید مرض فرمایا ہے کہ اس کی موجودگی میں تمام اعمال اکارت جاتے ہیں اس لئے اے برادران اسلام ہم سب کا فرض مقدم یہ ہے کہ اس غفلت کے پنجہ سے آزادی حاصل کریں اور اس ہلاکت آفریں اور مقصد حیات سے دور و بعید کرنے والے مرض سے چھٹکارا پانے کی سعی کریں تاکہ ہماری دنیا اور دین دونوں درست ہوں اور خدا سے ہمارا تعلق قائم ہو جائے جس کے بعد دین کی سرفرازیاں اور دنیا کی سربلندیاں ہماری کنیزیں بن جائیں گی۔

عباد اللہ من اراد الاخرۃ وسعی لھا سعیھا وھو مومن فاولئک کان سعیھم مشکورا۔ اللھم اغفر ذنوبنا واکتم عیوبنا وکن لنا معینا وظھیرا

خطبہ ثانیہ

(تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد)

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونصلی علی رسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

اما بعد برادران اسلام! درود و سلام بھیجو سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ پر جن کے صدقہ اور طفیل میں ہمیں یہ معلوم ہو گیا کہ خدا نے ہمیں کس غرض و غایت کے لئے پیدا کیا ہے اور اس دنیا میں ہمیں کیسی زندگی بسر کرنی چاہیئے اور جنہوں نے ہمیں اس حقیقت سے آگاہ فرما دیا کہ غافل قلب کی دعا اور عبادت کچھ بھی قبول نہیں ہوتی تاکہ ہم غفلت کو دور کریں اور مقصد حیات کی تکمیل کی سعی کریں۔

اور درود و سلام بھیجو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آل و اصحاب اور صلحائے امت خصوصاً حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر فاروق حضرت عثمان غنی حضرت علی شیر خدا اور دیگر اصحاب عشرہ مبشرہ حضرت طلحہ حضرت زبیر حضرت سعد حضرت سعید حضرت عبدالرحمن اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح پر جو سب حق آگاہ تھے اور جن کے دل غفلت سے پاک اور یاد الٰہی سے منور تھے اور جو مقصد حیات سے پوری طرح واقف تھے اور سارا وقت اسی کے حاصل کرنے میں صرف کرتے تھے۔

اور درود و سلام بھیجو حضرت امام حسن امام حسین اور آپ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ زہرا پر جن کے قلوب ظلمت و غفلت سے ناآشنا اور یاد الٰہی کے نور سے روشن تھے۔ اور درود و سلام بھیجو آنحضرت کی ازواج مطہرات خصوصاً حضرت خدیجہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ پر جو اپنے دلوں کو غفلت کی کدورت سے پاک رکھتی تھیں اور یاد الٰہی سے معمور۔

اور درود و سلام بھیجو آنحضرت کے محترم چچاؤں حضرت حمزہ اور حضرت عباس پر جن کے پہلو میں غافل دل نہ تھے بلکہ یاد الٰہی سے آباد تھے۔

اور درود و سلام بھیجو حضرات ائمہ اہلبیت امام زین العابدین امام محمد باقر امام جعفر صادق امام موسیٰ کاظم امام علی رضا امام علی تقی امام محمد نقی اور امام حسن عسکری پر جو غفلت کو کبھی اپنے دلوں کے پاس بھی نہ آنے دیتے تھے اور جن کے دل ذکر اور یاد الٰہی سے معمور و منور رہتے تھے اور جو انسانی زندگی کے مقصد یعنی عبادت خداوندی سے آگاہ تھے۔

اور درود و سلام بھیجو حضرت امام ابوحنیفہ امام مالک امام شافعی امام احمد حنبل پر جو قرآن اور حدیث اور شریعت کے اسرار و احکام کی وضاحت کر کے ہمیں یہ بتلا گئے کہ خدا نے کیوں اور کس غرض سے ہمیں پیدا کیا ہے اور یہ کہ غفلت ایسی بری چیز ہے کہ اس مقصد کے حصول سے انسان باز رہ جاتا ہے جو خود بھی غافل دل کے مالک نہ تھے بلکہ خدا آگاہ قلب پہلو میں رکھتے تھے۔

اور سلام بھیجو حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی اور حضرت خواجہ بزرگ خواجہ معین الدین اجمیری پر جو اسی وجہ سے خدا کا تقرب حاصل کر سکے کہ غفلت کو ایک لمحہ کے لئے اپنے دل میں جگہ نہیں دی اور یاد الٰہی سے ایک لحظہ کے لئے غافل نہیں ہوئے۔

اور اے اللہ رحمت نازل کر فاتحین ہند خصوصاً محمد بن قاسم سلطان محمود غزنوی۔ سلطان شہاب الدین غوری اور شہنشاہ اورنگ زیب غازی پر جو اللہ کی یاد سے غافل نہ رہتے تھے اور ان کے دل پر غفلت مستولی نہ ہوتی تھی بلکہ معرکہ ہائے جہاد میں بھی دل اور زبان ذکر حق سے غافل نہ رہتی تھی اور یہی وجہ تھی کہ ہر اک معرکہ کفر و اسلام میں غالب رہتے تھے۔

اور اے اللہ مدد کر حضرت سلطان غازی امیر امان اللہ خاں کی جو تیری یاد سے غافل نہیں رہتے اور تیرے حکم پر چلنے کی کوشش کرتے ہیں اور اے اللہ تمام روئے زمین کے مسلمانوں کو توفیق عطا کر کہ وہ تیرے ساتھ اپنی عبودیت کا رشتہ جوڑ لیں اور اپنے دلوں سے زنگ غفلت کو دور کر کے تیری عبادت اور تیرے ذکر سے اپنے قلوب کو آراستہ اور منور کر لیں۔

عباد اللہ رحمکم اللہ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ وینھی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون۔ اذکروا اللہ یذکرکم وادعوہ یستجب لکم ولذکر اللہ تعالیٰ اعلیٰ واولیٰ واعز واجل واھم واعظم واکبر

دنیا میں اسلام کی ترقی

(مسٹر محمد مار ما ڈیوک پکتھال کی باطل شکن تقریر)

مسٹر محمد مار ما ڈیوک پکتھال نے ۲۶ جنوری کو لال ہال مدراس میں ایک ہند و لیڈر کی صدارت میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میرا خیال ہے کہ آپ کو اس کا علم ہوگا کہ اسلام کی تاریخ حصوں میں منقسم ہوتی ہے اور ہر حصہ میں دنیا کی ایک بڑی قوم اسلام کی علمبردار رہی ہے۔ پہلا دور عربوں کے ہاتھ میں تھا دوسرا دور ایرانیوں کے ہاتھ میں تیسرا دور ترکوں کے ہاتھ میں۔

کیا اسلام تلوار کے زور سے پھیلا؟

آپ لوگوں نے یہ بھی بارہا سنا ہوگا کہ اسلام کی تبلیغ تلوار سے ہوئی لیکن قرآن شریف کا حکم ہے:۔

"مذہب میں اکراہ درست نہیں ہے۔ اب صحیح راستہ غلط راستہ سے ممتاز ہوگیا جو شخص غلط توہمات کو چھوڑ کر اللہ پر ایمان لاتا ہے ایک مضبوط رسی کو پکڑ لیتا ہے جو ٹوٹنے والی نہیں ہے اللہ ہر چیز کو دیکھنے والا اور ہر چیز کو سمجھنے والا ہے"

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے:۔

"اللہ کے راستہ میں ان لوگوں کے خلاف لڑو جو تمہارے خلاف لڑیں لیکن جنگ کی ابتدا اپنی طرف سے مت کرو اللہ جارحانہ کارروائی کرنے والوں کو عزیز نہیں رکھتا"

قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی جنگی خدمات نے اس زمانہ کی آدھی دنیا کو فتح کر کے اس مضبوطی کے ساتھ مسلمان بنایا کہ وہ عقیدہ آجتک قائم ہے ان کے اعلیٰ اخلاق ان کی پرہیزگاری اور دوسرے انسانوں سے برتری نے دوسری اقوام کو مسلمان بنایا۔ اس زمانہ کی قوموں کا خیال کرو۔ مصری شامی عراقی اور ایرانی ۹۰ فیصدی غلام تھے اور ہمیشہ سے غلام رہے تھے اسلام نے ان کو مصائب سے نجات دلائی۔

اسلام کا آئین جنگ

دنیا کی تمام تاریخ میں مفتوح فاتح کے رحم و کرم پر رہا ہے خواہ اس کی اطاعت کی تمدن کمل اور اس کا مذہب کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ غیر اسلامی آئین جنگ اب بھی یہی ہے لیکن اسلام کا طریقہ یہ نہیں ہے وہ مفتوح جو اسلام قبول کر لیتے ہیں مسلمان فاتح کی ہر نوعیت سے برابر ہو جاتے ہیں جو لوگ اپنے مذہب پر قائم رہنا چاہتے ہیں ان کو اپنے دماغ کا خرچ برداشت کرنے کے لئے ایک خراج دینا پڑتا ہے اور اس کے بعد وہ ضمیر کی آزادی کے حقدار ہو جاتے تھے اور اپنے نظام داخلی کو برقرار رکھتے ہیں۔

اسلامی تمدن کی برکات

اسلام سے مفتوح قوم کو نہ صرف سیاسی ترقی نصیب ہوئی تھی بلکہ دماغی ترقی بھی اس لئے کہ اسلام نے بنی نوع انسان کے خیالات سے پجاریوں اور راہبوں کے نقصان رساں اثر کو زائل کر دیا۔ ایران کے علاوہ عربوں کے مفتوحہ ممالک کی زبان ابتک عربی ہے اور اگر ان کے باشندوں سے پوچھو کہ تمہاری قوم کیا ہے؟ تو وہ کہیں گے کہ ہم ابن عرب ہیں۔ وہ ابتک اسلامی سلطنت کو زمین پر خدائی سلطنت کا مرادف خیال کرتے ہیں۔ ان اقوام کی آزادی کا جنھوں نے پہلے خواب میں بھی آزادی نہ دیکھی تھی یہی اثر ہو سکتا تھا تمدن کے بعد تو ایسے پھول کھلے کہ بعد کے علوم و فنون انھیں کے ثمار شیریں ہیں۔ جنگوں کے باوجود تاریخ کا یہ زرین زمانہ ہے آپ کو چاہیئے کہ یورپین مصنفین کی ہر بات کو باور نہ کریں۔ اس لئے کہ دشمنان اسلام ہمیشہ اسلام کے خلاف پروپیگنڈا کرتے رہے ہیں۔

بنو امیہ کی حکومت

اسلامی حکومت کی سادہ معقول اور عربی خصوصیات آخری بنی امیہ خلیفہ کے ساتھ ہسپانیہ کو منتقل ہوگئی مشرق کی حکومت بنی عباس کے سپرد ہوئی جو پہلے ہی سے ایرانیوں کے زیر اثر تھے انہوں نے اپنا دارالخلافہ شام سے بغداد کو منتقل کر دیا۔ اس زمانہ کا بغداد موجودہ بغداد سے کہیں زیادہ شاندار اور فن تعمیر، تجویز آبادی، حفظان صحت، پولیس کے انتظامات اور سڑکوں کی روشنی کا کمال تھا۔ وہاں پر تین صدی میں اسلامی علوم کو وہ ترقی ہوئی کہ پھر نصیب نہ ہوسکی لیکن ہسپانیہ کے علاوہ سلطنت اسلام کے کسی گوشہ میں عربوں کی سادگی باقی نہ رہی بلکہ عجمی شان و شوکت پیدا ہوگئی۔ مسٹر گائی لے اسٹرینج کا قول ہے کہ دنیا میں اس زمانہ میں صرف قرطبیہ۔ قاہرہ، بغداد اور دمشق ہی ایسے شہر تھے جہاں پولیس اور شہر کی روشنی کا انتظام تھا۔ خلفائے عباسیہ نے اپنی ایسی عزت کرانی شروع کی کہ خلفائے راشدہ اور خلفائے امیہ اسے خلاف مذہب خیال کرتے۔

اس زمانہ میں باقی دنیا کا کیا حال تھا

دوسرے ممالک میں جتنی کہ یورپ میں کاشتکار غلام تھے اور جس زمین کی وہ کاشت کرتے تھے اس سے جدا نہیں ہو سکتے تھے۔ صناع کی حالت اب بھی غلامی کی تھی اور سوداگر اقوام خوشامد اور رشوتوں سے کچھ حقوق حاصل کر رہی تھیں مسلمان ممالک میں سوداگر کاشتکار اور صناع تمام آزاد تھے۔

اسلامی ممالک میں غلاموں کی حالت

مسلمانوں میں غلام بھی تھے لیکن غلام تمام آبادی میں سب سے زیادہ خوش قسمت تھے غلام اس گھرانے کے بیٹے شمار ہوتے تھے جن سے ان کا تعلق ہوتا تھا۔ اسی طرح کنیزیں بیٹیاں شمار ہوتی تھیں اور اگر وارث نہیں ہوتے تھے تو جائداد کے وہ مالک ہوتے تھے۔ اسلامی تاریخ میں بادشاہوں کے غلاموں نے سلطنتیں تک سعودیہ میں حاصل کیں یہ کوئی غیر معمولی بات نہ تھی کہ کوئی شخص اپنی بیٹی سے اپنے غلام کا نکاح کر دیتا۔ اور پھر وہ خاندان کا وارث ہو جاتا اور خاندان کے نام کو برقرار رکھتا۔ آقاؤں اور غلاموں کے درمیان محبت ضرب المثل ہوگئی۔

کالے گورے کی تمیز

میں نہیں کہتا کہ اس زمانہ کی اسلامی دنیا عیوب سے پاک تھی لیکن وہ خرابیاں ایسی نہ تھیں جیسا یورپین مصنفوں نے سمجھ رکھا ہے۔ وہاں میں اور مسیحی دنیا کی اسی قسم کی چیزوں میں کسی قسم کا تشابہ تھا۔ بالکل جس طرح اسلامی دنیا کی غلامی کا اس غلامی سے کوئی علاقہ نہیں ہو سکتا جو امریکہ میں رائج تھی اسلام میں کوئی نسلی امتیاز موجود نہ تھا نہ رنگ کا تعصب تھا کالے گندمی سفید اور زرد رنگ کے لوگ اسلامی بازاروں اور مسجدوں میں مساوی حیثیت سے ملتے تھے اور دوستانہ تعلقات رکھتے تھے۔ اسلام کے بعد سب سے بڑھ کر حکمران، اولیاء اور فلسفی سیاہ رنگ کے تھے۔ خلفائے عباسیہ کے آخری دور میں یمن کا بزرگ بادشاہ جس کا نام حباش تھا مصر کا بڑا مورخ الجبرتی سیاہ رنگ کا آدمی تھا اور اگر کسی شخص کا یہ خیال ہو کہ اس برادری میں سفید رنگ انسان نہ تھے تو اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ اناطولیہ اور قاف کے باشندوں سے زیادہ کسی کا سفید ہونا دشوار ہے۔

بعض اور خصوصیات

اسلامی تمدن کا ایک خاصہ یہ تھا کہ جب یورپ تقدس

کے ساتھ طہارت کو ضروری سمجھتا تھا تو اسلام نے صفائی سکھائی۔ ہر شہر میں حمام اور وضو کرنے کا سامان تھا۔ مسلمان شہر آباد کرنے سے پہلے شفاف اور عمدہ پانی کی بہم رسانی کا انتظام کر لیتے تھے۔ سوسائٹی کے تمام مدارج میں تعلقات عام تھے اسی طرح آپس میں شادی بھی ہوتی تھی اور ہر شخص ہر شخص سے گفتگو کرتا تھا۔ اسلامی سلطنت میں کوئی شخص ننگا بھوکا کسی کے دروازے پر نہیں مرتا تھا۔

اسلام کے ماتحت علوم کی ترقی

مسلمانوں کے تمدن کا ایک محافظ اور تھا اور وہ علمار کی جماعت تھی۔ اس زمانہ کے مسلم دار العلوم و تحقیقات میں دنیا کی قیادت کرتے تھے۔ اس زمانہ میں جو علم نصیب ہو سکتا تھا اس کی سب سے زیادہ مقدار انہی دار العلوم کے دروازوں سے تقسیم ہوتی تھی۔ موجودہ یونیورسٹیوں میں اور ان میں کچھ فرق ضرور تھا لیکن اس زمانہ میں ان کا کوئی مقابل نہ تھا کسی مذہب کا جز و اس قدر روشن خیال تو سات کسی زمانہ میں پیدا نہ کی ہوں گی۔ ان عرب دار العلوم کے استاد موجودہ یورپ کے استاد تھے۔

علمار کا اقتدار و اثر

ان علمار کی برابر اس زمانہ میں کوئی روشن خیال نہ تھا پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کے مطابق وہ عوام کی فلاح کا خیال رکھتے تھے اور اگر کسی طرح ان کے حقوق کو نقصان پہنچتا تھا تو وہ خلیفہ کی توجہ اس طرف مبذول کراتے تھے۔ وہ مذہبی دیوانہ فریق کو ظلم سے باز رکھتا تھا۔ مذہبی رائے کے سبب کسی کو تکلیف پہنچانے کا مخالف تھا اور اسلامی تمدن کو لاکھوں طرح نقصان سے بچاتا تھا۔ غیر اسلامی جنگوں میں وہ بادشاہوں کو اپنے پاس خدمات حاصل کرنے سے روک دیتے تھے اور غیر محارب آبادی کے فصلوں اور جانوروں کی حفاظت کرتے تھے وہ اپنی رائے سے اور عوام پر اپنے اثر سے ان حاکموں تک کو سزا دے دیتے تھے جو اسلامی قوانین کی خلاف ورزی کرتے تھے۔ اور ان سے تاوان وصول کر لیتے تھے۔

(+)

مسجد غوثیہ حیدر آباد دکن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ تین اعمال دنیا میں ایسے باقیات الصالحات سے ہیں کہ جس کا ثواب کبھی منقطع نہیں ہوتا اور مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون سے تین اعمال ہیں، فرمایا ایک تو وہ عمارت جو اللہ کے واسطے بنائی جائے اور وقف کی جائے یعنی مسجد، مسافر خانہ، سرائے، مدرسہ، تالاب، کنواں، وغیرہ۔

دوم، وہ کتاب جو مسلمانوں کی بھلائی اور اصلاح کے لئے لکھی جائے۔

سوم، وہ نیک اولاد یا شاگرد جو عالم اور دیندار و متقی ہو دنیا میں اپنے پیچھے چھوڑ جائے۔

عالیجناب۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔

گزارش ہے کہ کمترین نے ایک غیر آباد مسجد کو جس کا نام مسجد غوثیہ رکھا گیا ہے جو بیرون دبیر پورہ عقب دوا خانہ سرکار عالی واقع ہے، آباد کیا ہے۔ جس میں بانگ و صلوٰۃ جاری ہے۔ مسجد کی موجودہ عمارت خستہ حالت میں ہے اور اس کے علاوہ اس میں سائبان حوض حصار، مینار اور اس کی توسیع کی ضرورت ہے۔ ان سب امور کی تکمیل میرے بساط سے باہر ہے۔ قطع نظر اس کے خیال ہے کہ مسجد کے متصل ایک مدرسہ تعمیر کیا جائے جس میں مذہبی تعلیم کے دوش بدوش تصوف کی بھی تعلیم ہوا کرے اس واسطے میں جناب سے امید کرتا ہوں کہ اس کار خیر کی تکمیل میں براہ ہمدردی میری مدد فرما کر دارین میں ثواب حاصل فرمائیں گے۔ اور نیز اپنے احباب کو اس خیر جاریہ میں حصہ لینے کی ترغیب دیکر ان کو بھی مستحق ثواب بنائیں گے۔

الداعی الی الخیر

ڈاکٹر قمر الدین اہلائی شاہ نظامی، بیرون دبیر پورہ حیدر آباد دکن۔

مرقاۃ العربیہ

اس وقت عربی تعلیم کے دو طریقے رائج ہیں قدیم و جدید لیکن سچ پوچھئے تو دونوں ناقص ہیں ایک میں غیر ضروری علوم الٰہیہ پر اس قدر زور دیا جاتا ہے کہ مقصود اصلی بہت دور جا پڑتا ہے دوسرے میں ان سے اس قدر استغنا برتا جاتا ہے کہ طالب العلم کو عربی لیکر بجز مشقت کے سوا اکثر کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ یہی لئے طلبار طرز قدیم میں طرح طرح کی کوتاہی سب میں پائی جاتی ہے کہ ترجمہ کرنے اور عربی لکھنے پر قادر نہیں ہوتے اسکولوں میں جس طرز پر کام لیا جاتا ہے اگر صرف و نحو سے اس قدر استغنا نہ برتا جائے تو طلبار یقیناً کم و بیش عربی لکھنے پر قادر ہو سکتے ہیں لیکن سب سے بڑی کوتاہی جو ان طلبار میں پائی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ آخر تک ان کو فعل کا صحیح استعمال نہیں آتا۔

ان کوتاہیوں اور کمزوریوں کا خیال کرتے ہوئے جناب مولانا مولوی عبد الہادی خاں صاحب مولوی فاضل و منشی فاضل، شاہجہاں پوری لکچرار اینگلو عربک کالج دہلی نے ایک ابتدائی عربی تعلیم کا سلسلہ مرقاۃ العربیہ کے نام سے تصنیف کیا ہے اور حتی الامکان سہل ترین طریقوں سے ان کوتاہیوں کو دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ کتاب کی ترتیب اس طرح رکھی ہے کہ بالکل مبتدی اور متوسط درجہ کے طلبار دونوں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ صرف و نحو ادب و ترجمہ سب کچھ ساتھ ساتھ ہے لیکن تدریجی طریقہ سے کام لیا ہے یہ نہیں کہ ایک ساتھ طالب العلم کے سامنے مختلف مسئلے پیش کر دیئے ہوں جب تک ایک مسئلہ ذہن نشین نہیں کر لیا ہے دوسرے کی طرف ہاتھ نہیں بڑھایا ہے۔ ان تمام خوبیوں کے باوجود ہر حصص کی قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ ہے۔ عہر

غزالی خاں منیجر رسالہ درویش دہلی

اصول تعاون

مسلمان اور عمل بالاشتراک

(از مولوی عبدالکریم خاں کسلیہ ڈاکخانہ داسنہ ضلع میرٹھ)

مسلمان کاروباری دنیا میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے کوئی ایسا ذریعہ نہیں رکھتے جس سے تجارت کو چمکائیں یا زراعت وصنعت میں لگائیں اور اہل سرمایہ کے لئے منافع کا کوئی وسیلہ بہم پہنچائیں۔

مسلمان ہنوز خواب خرگوش میں مست ہیں۔ فضول خرچی اور ایک دوسرے کی تباہی کی فکر میں سرگرم رہتے ہیں بلا نہ فخر کیا کرتے ہیں مسلمان کسب دولت عاقلانہ سعی ومحنت۔ صنعت وتجارت سے کوسوں دور ہیں مگر سود در سود کی فکر میں اگر روز بروز کمزور ہوتے جاتے ہیں یہ بھی دشوار نظر آتا ہے کہ وہ اپنی خاص قومیت اور موجودہ حیثیت کو بھی دوسری قوموں کے مقابلہ میں برقرار رکھ سکیں۔

مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ وہ ہمیشہ سے نہیں تو عرصہ سے روپیہ کو ٹھیکری کے برابر سمجھتے رہے ہیں۔ ان کی خصوصیات میں سے ہے کہ وہ باوجودیکہ اپنی محنت سے روپیہ پیدا کرتے ہیں بلکہ بعض وقت تھکا دینے والی محنت کرتے ہیں مگر بالعموم دوسری قوموں کا سرمایہ استعمال کرتے ہیں اور اپنی جانفشانی کے ثمرہ کا ایک حصہ تقریباً ۲ ایشہ سود کی شکل میں دیتے رہتے ہیں۔

روپیہ مسلمانوں میں مفقود ہے روپیہ ہوتا ہے نیک چلنی سے کفایت شعاری سے روپے کو روپیہ سمجھنے سے۔ مگر اب مسلمانوں میں تمام دنیا کی بدچلنی اور فضول خرچی نے ۔۔۔ لیا ہے۔ عوام تو عوام علماء کرام کی تعلیم یہ ہے کہ روپیہ لغو بلکہ مضر چیز ہے حالانکہ

ترک دنیا بمردم آموزند　　خویشتن سیم وغلہ اندوزند

اکثر مسلمانوں کی زبان پہ یہ سنا اور دیکھا جاتا ہے ؎

چکھ ڈال مال ودھن کو کوڑی نہ رکھ کفن کو　　جس نے دیا ہے تن کو دیگا وہی کفن کو

ہزاروں اشخاص خود بھی تباہ وبرباد ہوئے اپنی اولاد کو بھی مبتلائے آفات کر گئے سات سو برس سلطنت کرنے کے بعد اس قدر محتاج ہونا ظاہر کرتا ہے کہ انھوں نے خدا کی بخشی ہوئی دولت کی جو اپنی عنایت سے اس نے انھیں دی تھی کس طرح بے قدری کی۔

مسلمانوں میں بالعموم اعلیٰ درجہ کا کھانا کھانے کی ضرورت ہے خواہ اپنی قوت بازو سے ہو خواہ قرض سے خواہ خفیہ یا علانیہ خیرات سے۔ ایسی دعوت کے کھانے کو معیوب نہیں سمجھا جاتا جس کا کوئی بدل نہیں ہو سکتا۔ مگر ہندوستان کی دوسری قومیں جو حقیقی طور پر دن دونی رات چوگنی ترقی کر رہی ہیں انھیں ان نمائشی اور رسمی امور کی کچھ پروا نہیں۔

ضرورت ہے مسلمانوں میں کھانے پینے کے حد سے بڑھے ہوئے مذاق کو کم کیا جائے یہ نہ ہو کہ غریب بھائیوں کے لئے تکلیف دہ مثال قائم کی جائے۔

مسلمانوں میں پرخوری نمائش پسندی کا شوق مذاق زیادہ ہے وہ دولت کو امانت الٰہی نہیں سمجھتے جس سے نیک اور پائدار کام کئے جائیں اس کو ذاتی ملکیت اور حظ نفس کا آلہ سمجھتے ہیں کوئی دینی و دنیوی لیڈر اعتراض نہیں کرتا مسلمانوں کا مروجہ مذہب اور تمدن دونوں عملاً خود غرضی سکھاتے ہیں لہذا قوم کی قوم عدالت وکفالت کے اصول سے بھاگتی ہے۔

مذہبی جنون میں وہ وقت بہت نازک ہوتا ہے جبکہ لوگ رسمی مذہب میں مشغول ہو کر اعمال صالح کو معطل کر دیتے ہیں۔ یہ صداقت ہم مسلمانوں پر بالکل منطبق ہے۔

ہمارے ہمسایہ برادران وطن کی خصوصیات میں سے ہے کہ وہ کوئی پیشہ کیوں نہ کرتے ہوں کچھ نہ کچھ ضرور پس انداز کرتے ہیں اور اس کو نفع بخش کام میں لگاتے ہیں بڑے بڑے طرم باز خاں مسلمانوں کو دیکھا گیا ہے کہ خفیف نقصان کے بھی متحمل نہیں ہو سکتے اور معمولی بیکاری میں ہاتھ مل مل کر رونے لگتے ہیں۔ مدت العمر دولت پیدا کرنا اور کچھ پس انداز نہ کرنا ایک تھکا دینے والی محنت کرنا ہے۔ یہی مسلمانوں کا شیوہ ہے۔

ہندوستانیوں کے پاس عموماً اور مسلمانوں کے پاس خصوصاً دولت نہیں ہے جو ہے وہ بوجہ افلاس واسراف کے روز بروز کم ہوتی جاتی ہے۔ تعلیم ضرور بڑھ رہی ہے مگر ذرائع معاش کو محدود کر رہی ہے اور اسراف کی بلا کو مہیب صورت میں سر پر چڑھا رہی ہے۔ ملازمت کا دروازہ روز بروز تنگ وتاریک ہوتا جاتا ہے اگر جلد خبر نہ لی گئی تو تجارت وزراعت کا دروازہ بھی بیس تیس برس میں بند ہو جائیگا۔

تمام ترقیات سارے فوائد ہندوؤں کے لئے مخصوص ہیں مسلمانوں کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ ہندو کوشش کر رہے ہیں مگر اپنے محدود دائرہ میں۔ یہ قدرتی امر ہے کہ وہی قوم متمتع ہو مسلمان صرف مزدوروں کی فوج مہیا کرتے ہیں کیا وہ وقت نہیں آیا کہ ہم بھی تجارت کے میدان میں قدم رکھیں۔

ہر چند ہندوستان یورپ کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہے باوجود ہندوستان کے صریح افسوسناک تنزل کے کثرت سے مہاجنی اور تجارتی ترقی ملک میں ہو رہی ہے مگر اس میں سب سے زیادہ اہل یورپ کا حصہ ہے ابعد ہمارے ہموطنوں کے بعض طبقوں کا۔ مہاجنی میں مزارعین ومسلمین کا کوئی شمار نہیں۔

ہماری عادات ایسی پختہ ہو چکی ہیں کہ باوجود کوشش کے خود اپنے اصول پر عمل نہیں کر سکتے ایک قسم کے اخراجات بند کرتے ہیں تو دوسری قسم کے اخراجات کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ خیالی دماغی ترقی کہاں تک فارغ البالی بخش سکتی ہے مدت العمر تھکا دینے والی محنت کے بعد کمزوری ضعیفی میں انھیں کہاں تک بچا سکتی ہے۔

سود کا بہانہ بیجا ہے۔ مسلمانوں میں بعض امور کی شرعاً سخت ممانعت ہے۔ مگر ان کا رواج ہے مسلمانوں کے مذہب میں لہو ولعب رقص وسرود کی جس شدت سے ممانعت ہے دنیا کے کسی مذہب میں نہیں مگر اس وقت ہندوستان میں یہ سررشتہ زیادہ تر انہیں کے ہاتھوں میں ہے۔

یہ کام اور بھی کرتے ہیں پر نہ ایسے　　مسلمان بھائی سے بن آئیں جیسے

مسلمانوں کی تباہی بربادی پریشان حالی کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ان میں تجارتی ذوق کم بلکہ گم ہے۔ اگرچہ مسلمانوں میں ایک قسم کی حرکت پیدا ہوئی ہے اور زمانہ کی رفتار نے مسلمانوں کو گونہ ہوشیار کر دیا ہے مگر افسوس تجارت کی طرف چنداں توجہ نہیں۔ تجارتی بازار بالکل دوسروں کے ہاتھ میں ہے۔

اصلی سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی عملداری میں سرمایہ داری اور تجارت سلطنت کے استحکام کے لئے ضروری نہ تھے بوجہ فاتح ہونے کے ذرایع معاش کی کمی اور تنگی نہ تھی اس لئے وہ متوجہ ہونے پر مجبور نہ ہوئے۔

جب سے مسلمانوں نے ہندوستان میں قدم رکھا تجارت زراعت کو کبھی عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھا انقلاب حالت اور اپنی غفلت سے چاروں طرف سے مسلمانوں پر پریشان حالی اور مصیبت چھاگئی جس طرف دیکھئے نکبت و فلاکت کی گھٹا نے تاریکی پیدا کردی ہے ضرورت ہے کہ تجارت کی جانب خاص توجہ کی جائے۔

تاریخ ظاہر کرتی ہے مسلمان ہندوستان میں بحیثیت فاتح کے آئے اور ملک رانی ہی سے کام رکھا۔ اسلامی تجارتی گروہ بہت کمزور تھا جو کچھ بھی تھا اس کی قدر و منزلت بہت کم ہوئی تجارت کا پیشہ ذلیل و معیوب تھا یہی سبب تھا کہ تین روپے کی نوکری کو ترجیح تھا عزت و آبرو کا پیشہ سمجھا جاتا تھا اور ہزار پتی تاجر کی قدر نہ تھی زمانہ کی ہوا دیکھکر اور "کثیر حکم کل" سب ملازمت کی طرف جھک پڑے جب نظام سلطنت درہم برہم ہوگیا بمانتی طوائف الملوکی کا دور دورہ ہوا تجارت معیوب سمجھی جاتی تھی وسائل معاش میں دستکاری کے سوا کوئی بہتر سلسلہ نہ تھا لہٰذا مسلمان اس طرف جھک پڑے آج ہزار ہا امراء شاہی کی اولاد مزدوری کرکے اپنا پیٹ پال رہی ہے مگر صنعت کو یورپ کی صناعی نے کچل ڈالا مسلمانوں کو کہیں کا نہ رکھا

تعلیم عام نہ تھی جو کچھ تھی تجارت سے کوئی تعلق نہ رکھتی تھی بلکہ باہم ضد یکدیگر سمجھی جاتی تھی۔ پڑھیں فارسی بیچیں تیل یہ دیکھو قدرت کے کھیل عوام اہل اسلام کا بھروسہ فارسی پر تھا فارسی کا رستور بھی محدود تھا یہی وجہ ہے کہ کاروباری دنیا میں فارسی پر ہندی کو ترجیح تھی اب حساب مروجہ مدارس بہت کم کام آتا ہے۔

کاروبار بلا قرض کے نہیں چلتا بازار اس کا ہے جو وقت پڑے بازار میں جس کی ساکھ ہے وہ قلیل سرمایہ سے بہت سا کاروبار کرسکتا ہے۔ معاملہ دار کی بازار میں عزت ایک نواب سے زیادہ ہوگی جس شخص کی ساکھ نہیں ہے اس کی تجارت فروغ نہیں پاسکتی، بدقسمتی سے مسلمانوں میں آبائی اور قومی خصائص کی وجہ سے معاملہ داری بہت کم ہے۔

مالی کساد بازاری کی خاص وجہ یہ ہے کہ قوم میں بدمعاملگی بہت ہے جس قدر بدمعاملگی ہے اس سے بہت زیادہ بدگمانی ہے اور بدگمانی سے بھی بڑھکر ناتجربہ کاری اور ناقابلیتی ہے۔

مسلمانوں کی حالت مالی اور غیرت مندی سخت خطرہ کی حالت میں اور مدت سے خطرہ میں آچکی ہے مقابلتہً وہ نادار مفلس قلاش کہے جاسکتے ہیں، مالی جسم ماؤف ہے مگر ابھی کچھ جان باقی ہے۔ کچھ نہ کچھ روپیہ بعض کے پاس ضرور ہے مگر وہ یا تو زیورات و اسباب میں بند و بیکار ہے یا چہ سنگ و چہ زر کا حکم رکھتا ہے یا غیر قوموں کو فائدہ پہنچا رہا ہے۔

کام کے شائق محتاج اور قابل ملسکتے اور بنائے جاسکتے ہیں مگر کوئی طبقہ کام میں لگانے والا اور کوئی ذریعہ کام میں لگانے کا موجود نہیں ہے پس سخت ضرورت ہے کہ جمہور کو فضول خرچی سے بچایا اور پس انداز کئے ہوئے روپیہ کو ترقی پذیر کام میں لگایا جائے۔

لہٰذا شدید ضرورت ہے کہ ہر جگہ ہر قصبہ اور قریہ میں سرمایہ جمع کرکے ترقی زراعت صنعت تجارت کے وسیلہ سے جمہور کو کسب دولت کی طرف آمادہ کیا جائے۔ ہر جگہ سینکڑوں روپیہ زیور یا کسی دوسری شکل میں بیکار محض ہے اس کو باکار بنایا جائے تاکہ سرمایہ بڑھے اور نفع ترقی پائے اہل کاروبار کو فائدہ پہنچے زمین کی قدرتی پیداوار کو عمدہ شکل میں تیار کرنے کے لئے مشترک کارخانے قائم کئے جائیں بالخصوص مسلمانوں کو دولت حاصل کرنے اس کا صحیح مصرف سمجھنے اپنی ہستی کو خطرہ سے نکالنے کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ عمل بالاشتراک کے اصول پر ہر جگہ ذخائر کھولے جائیں ہر حصہ دار پر لازم کریں کہ وہ اپنی تمام ضروریات اس کمپنی سے بہم پہنچائے کوئی حبہ بیکار نہ بچے بلکہ ترقی میں صرف کیا جائے اور مشترکہ منافع تقسیم ہوکر ہر خاص اشتراک کو فیضیاب کرے کپڑے چمڑے کے علاوہ غلہ کی تجارت بھی نہایت ضروری ہے۔

جب تک ہم اپنی ضروریات و حاجات کے لئے دوسروں کے محتاج رہیں گے ہماری قومی ہستی ہمیشہ خطرہ میں رہے گی غرض نیک نیتی کے ساتھ ذاتی فائدہ کے علاوہ اجتماعی فائدہ کے لئے دیانتداری سے محنت و سعی کی جائے ضروری ہے کہ بہت جلد خواہ ادنی پیمانہ پر کیوں نہ ہو چھوٹی چھوٹی تجارتی مشترکہ کمپنیاں بنائی جائیں اور اپنی بنیاد کو محفوظ و مضبوط کریں غور و فکر جاں فشانی دیانتداری سے کام انجام پائیگا تو کامیابی ضرور ہوگی۔

موجودہ مادی زمانہ میں سرمایہ پر ہی کل دینی و دنیوی قومی و ملکی ترقیاں منحصر ہیں کسی قوم کی خوشحالی آمدنی کی کمی بیشی پر نہیں بلکہ اس سرمایہ پر ہے جو پس انداز ہو۔

اب وقت آگیا ہے کہ مسلمان ہر قصبہ قریہ محلہ میں سب جگہ متفقہ متحدہ منظمہ قوت سے اپنی حالت کو محفوظ مضبوط بنانے کی فکر کریں ورنہ بہت جلد نمائشی ہستی مٹ جائے گی اور آیندہ نسلوں کو اسفل السافلین میں پہنچائے گی۔

جن کی لیاقت و دیانت مسلم ہو جو حساب کے اصولوں اور انتظام کے طریقوں سے واقف ہوں انھیں فی الفور ہر جگہ کھڑا ہو جانا چاہیئے اور اپنی واقفیت و قابلیت سے جمہور کی اقتصادی اصلاح میں منہمک ہو جانا چاہیئے۔ یہ کام نہایت ضروری نہایت مفید نہایت اہم ہے اس کا دیانتداری شوق قلبی قابلیت علمی سے چلانا کسی تعلیمی تمدنی تحریک سے کم مفید نہیں ہے۔ ضرورت ہے کہ قابل اشخاص کی پوری علمی لیاقت انتظامی قابلیت اس میں صرف ہو اور تمام تر وقت صرف کیا جائے۔

شکستہ حالی مفلسی سستی خودغرضی جہالت ایسی خرابیاں ہیں جن کی وجہ سے کم ہمت ہر ملک میں کمزور لوگوں کو دولتمند قوی آدمیوں کے بس میں پڑ جانے کی ضرور توقع رکھنی علاج یہی ہے کہ دور اندیشی پیش بینی کی عادت کو ترقی دی جائے عام تعلیمی اشاعت میں خاص کوشش کی جائے۔ قرض کا کبھی بھول کر بھی نام نہ لیا جائے۔

مغربی قومیں تجارت کی بدولت دولتمند ہوئی ہیں اگر کوئی قوم موجودہ دور میں ترقی کرے گی تو یاد رکھنا چاہیئے کہ تجارت ہی کی بدولت کرے گی۔ آج ہر ایک بین الاقوامی تعلق جنگ و صلح میں تجارتی حقوق مضمر ہیں۔ مصر پر قبضہ کی علت غائی۔ چین و جاپان کی لڑائی۔ سپین امریکہ میں جنگ۔ روس و جاپان کی معرکہ آرائی۔ بالآخر محاربہ اعظم و دیز بخش روم و یونان بہت کچھ تجارتی حقوق کی وجہ سے ظہور میں آئے ہر ایک دانا و بینا قوم کے سامنے تجارت کی قیمت اور قبضہ حکومت میں نہایت گہرا تعلق ہے۔ جب تک تجارت کی جانب خاص توجہ مبذول نہ ہو ہم پنپ نہیں سکتے۔

گرم جوشی سے تجارتی سعی ملک کے لئے آب حیات سے بڑھکر ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو کروروں کی جائدادیں جو زیر بار ہیں اور آئے دن اغیار کے ہاتھ میں انتقال کر رہی ہیں لازمی نتیجہ یہ ہے کہ وہ بک جائیں گی۔ صرف عمل بالاشتراک ہی سے کاروبار کی ترقی اور روپیہ و جائداد کی حفاظت و بیشی ممکن ہے۔

ساتھ ہی ساتھ زبردست کوشش لوگوں کے اخلاق و عادات و معاملات کی اصلاح کے لئے بھی کی جائے تو دس برس میں قوم کی حالت کچھ سے کچھ ہو جائے اور نمایاں تغیر محسوس ہونے لگے۔

تعلیم یافتہ مسلمان اگر اس بڑی قومی ضرورت کی طرف متوجہ نہیں ہوں گے محض اوپری فیشن نمائشی یا بالعکس تمنائے ملازمت کی کشمکش میں گرفتار رہے تو افلاس پیہم بڑھتا ہی چلا جائے گا۔ اور جو کچھ حیثیت اب موجود ہے وہ بھی ضایع ہو جائے گی۔

(سود مند)

بیکاری اور افلاس

یا درفتہ اور مستقبل پر نظر

(از مولانا عبدالصمد صاحب رحمانی)

مسلمان اور تجارت

ابو علی سیرانی کے حلقہ میں ایک دولتمند کا تذکرہ ہو رہا تھا کہ اس کی دولت و ثروت کی تو کوئی حد نہیں۔ مگر کام کاج سے بالکل عاری ہے۔

سیرانی نے نام پوچھا۔ جواب ملا طلحہ بن عبید الخفاجی، کہا نام تو مسلمانوں کے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ لوگوں نے جواب دیا۔ مسلمان ہے اور خاندانی مسلمان، سیرانی کی حیرت کی انتہا نہ تھی۔ کہنے لگا "مسلمان ہے اور تجارت نہیں کرتا۔"

مسلمان کے "تجارتی اخلاق"

مادی حیثیت سے "مسلمان اور تاجر" کسی زمانہ میں ایک ہی لفظ تھے اپنے اسی وصف کی بدولت مسلمان دنیا کے ہر حصہ میں پھیلے ہوئے تھے اور ان کے پاکیزہ "تجارتی اخلاق" کا سکہ دلوں پر بیٹھا ہوا تھا۔

جب وہ تاجرانہ حیثیت سے ہندوستان میں وارد ہوئے اور تجارت کرنے لگے تو ان کے کاروباری اخلاق نے ہندوؤں کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔ جب کسی مسلمان پر جھوٹ بولنے کا شبہ ہوتا تو ہندو کہا کرتے "مسلمان ہو، جھوٹ بولتے ہو؟"

ابھی تھوڑی ہی مدت ہوئی یہ محاورہ زبانوں پر جاری تھا اور مسلمان کا سب سے بڑا وصف اس کی راستگوئی تھی۔ مگر آہ! کہ اب یہ الفاظ کبھی نہیں سنے جاتے تجارت اور سچائی دونوں مفقود ہو گئے ہیں۔

ایثار کی قیمت

ابن بطوطہ دیبۃ المحل (جزائر مالدیپ) کے حالات میں ایک دلچسپ واقعہ کا تذکرہ کرتا ہے۔ ان جزائر کے ہندوؤں کو وہم تھا کہ ہر مہینے یہاں ایک جن آیا کرتا ہے اس سے بچنے کے لئے وہ ایک حسین دوشیزہ جن کی بھینٹ چڑھایا کرتے۔ ابوالبرکات نامی ایک مسلمان تاجر کا ادھر سے گذر ہوا۔ اس نے یہ کیفیت دیکھی تو دوشیزہ کی جگہ خود بھینٹ چڑھنے کی آمادگی ظاہر کی۔ ہندو بڑی مشکل سے رضا مند ہوئے رات کے وقت ابوالبرکات نے جن کے نزول کے مقام پر قرآن پڑھنا شروع کیا۔ اس روز سے جن ہمیشہ کے لئے غائب ہو گیا۔

ابن بطوطہ لکھتا ہے کہ "شنو رازہ (جھنو راجہ) نے تاجر کو انعام واکرام سے مالا مال کرنا چاہا مگر اس نے انکار کر دیا اور کہا کہ مسلمان کے ایثار کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ لیکن قدرت نے اس ایثار کا معاوضہ فیاضی سے دیا اور کچھ عرصہ کے بعد راجہ اور اس کی تمام رعایا مسلمان ہو گئے۔"

"خانہ خالی را دیو می گیرد" کی مشہور ضرب المثل کے پہلو بہ پہلو "دیو بگریزد ازاں قوم کہ قرآن خواند" کی مثل ایسے ہی واقعات کا نتیجہ تھی۔

دور حسرت و رسوائی

مگر اب نہ وہ قرآن خوانی ہے نہ وہ جذبہ تجارت، نہ تجارتی اخلاق ہے نہ وہ جرأت و ایثار اور نہ اب اس کا کوئی صلہ ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ جہاں دولت و ثروت تھی وہاں خاک اڑ رہی ہے اور جہاں شوکت و صولت تھی وہاں الو بول رہا ہے۔

کارنامہ غیرت و محنت

"بطال" عربی زبان میں بیکار اور نکمے کو کہتے ہیں "تاجر" کے مقابلہ میں بطال ایک گالی سمجھی جاتی تھی کوئی خود دار اور شریف انسان "بطال" نہیں کہلانا چاہتا تھا اور یہ جذبہ شرف و خودداری کمسنوں تک میں موجود تھا۔ اپنے ایک مرحوم دوست کے یتیم بچے کو ابوسلیم دینوری نے جب بیکار پھرتے دیکھا تو اس سے کہا کہ بیکاری اچھی نہیں فلاں تاجر سے تمہاری سفارش کئے دیتا ہوں، کام سے لگ جاؤ گے تو اچھا ہو گا۔

لڑکے نے بے پروائی سے جواب دیا مجھے سفارش کی ضرورت نہیں مسلمان لڑکا کبھی بیکار نہیں رہ سکتا اور نہ کوئی شریف آدمی کسی کی غلامی کر سکتا ہے۔

"بطال" کے لفظ نے تازیانہ کا کام دیا اور لڑکا غائب ہو گیا۔ کچھ مدت بعد لوگوں نے بصرہ میں ایک پن چکی چلتے دیکھی۔ چکی کے مالک نے اپنے کاروبار کو ترقی دے کر بغداد میں بھی ایک تجارتی کوٹھی قائم کر لی اور اپنی تجارت کو اس قدر وسعت دی کہ علامہ فخری کے قول کے مطابق وہ روزانہ سو اشرفیاں صدقہ نکالتا تھا۔ یہ وہی یتیم لڑکا ہے جس کے قوائے خفتہ کو ابوسلیم نے "بطال" کہہ کر بیدار کر دیا تھا۔

کہنے کو تو ہم بھی مسلمان ہیں اور اسلام کے ہر ادنیٰ سے ادنیٰ نشان کے لئے لڑنے مرنے کو بھی تیار ہیں۔ مگر ہم میں کتنے ہیں جو بطال کو گالی سمجھتے ہیں، بیکاروں کی قوم میں کسی کو بیکار کہہ دینا گالی ہو بھی کیسے سکتا ہے؟ کیا آپ کو اس حالت میں، جبکہ مسلمان اور تجارت لازم و ملزوم تھے اور سیرانی کو تعجب ہوا تھا کہ "ہائیں مسلمان ہو کر تجارت نہیں کرتا" اور اس حالت میں کہ ہم میں تجارت عملاً مفقود ہے اور ساری قوم، قوم بیکاراں ہے کوئی فرق نظر نہیں آتا؟

تجارت سے نجات

توحید مسلمانوں کی تجارت کے ساتھ ساتھ دنیا میں پھیلی "خدا کے فضل" کی تلاش و جستجو نے جو خود جذبہ توحید ہی کا نتیجہ تھی بت پرستوں اور لامذہبوں کے دلوں میں تلاش حق کا ولولہ پیدا کر دیا۔ اور مسلمانوں کی راہ تجارت نامسلموں کے لئے راہ نجات بن گئی۔

اس عظیم الشان معجزہ کے بعد اب یہ زمانہ ہے کہ ہم کو تجارت کا احساس بھی نہیں رہا اور اس کے ساتھ ہی اسلام کی رفتار ترقی بھی مسدود ہو گئی، کیا ہم اس کے ذمہ دار نہیں ہیں؟

ہم نے قرآن خوانی چھوڑی اور اس کے ساتھ ہی تجارت، تجارتی اخلاق اور فدائیت و ایثار کا جذبہ بھی رخصت ہو گیا اور اس عالم اسباب میں ہم ان نتائج سے محروم کر دیئے گئے جن پر قابو پانے کے لئے تمام وسائل ہم اپنی نادانی سے کھو بیٹھے۔

اپیل

ہمارے علماء ہم کو فقر کی تعلیم دیتے رہے اور اب "سرمایہ داری" کی لعنت ہم کو ڈرا رہی ہے مسلمان کو نہ اس کی ضرورت ہے نہ اس سے ڈرنے کی کوئی وجہ۔ صدقہ اور زکوٰۃ کے بغیر سرمایہ بے شبہ "سرمایہ داری" ہے لیکن ایک قرآن خوان مسلمان کی تجارت "سرمایہ داری" نہیں پیدا کر سکتی۔ اس لئے مسلمانوں کو بے خوف و خطر اس میدان میں کود پڑنا چاہیئے اور ایک دفعہ اور "مسلمان اور تجارت" "مسلمان اور راست گوئی" کے الفاظ کو لازم و ملزوم بنا دینا چاہیئے۔

ایک زرین تجویز

انفرادی کوششیں بے شبہ قوم کی مجموعی حیثیت پر اثر انداز ہوتی ہیں مگر اب وہ زمانہ آگیا ہے کہ ہمیں بیکاری اور افلاس کا خاتمہ کرنے کے لئے منظم تدابیر سے کام لینے کی حاجت ہے۔

"تحفظ حقوق اسلامی" کے لئے کافی اسلامی مجالس موجود ہیں اور تعلیمات اسلامی کی نشر و اشاعت کا میدان بھی کارکنوں سے خالی نہیں اب ملک میں جابجا ایسی مجلسیں قائم ہونی چاہئیں جو مسلمانوں میں تجارت کی صحیح اور سچی روح کلام الٰہی کی روشنی میں پیدا کریں۔ کوئی اور کام ان کے ذمہ نہ ہو۔

کو اپریٹو طریق کا میابی اس بات کا یقین دلاتی ہے کہ اگر مسلمان اپنے کو منظم کر کے ہر شہر اور ہر قریہ میں اس قسم کے حلقہائے تجارت قائم کریں اور زندگی کی تمام ضروریات خود ہی مہیا کرنے کا بندوبست کرلیں تو بیکاری کی لعنت اور افلاس کا بھوت کہیں نظر نہ آئیگا۔ اس کے بعد غیر مسلموں کے غلبہ کا کوئی اندیشہ ہم کو نہیں رہیگا ہم ایک خود دار شریف اور کامیاب قوم کہلانے کے مستحق ہو جائینگے اگر اس وقت ہم کو بدفانہ خلق سمجھ کر دیۂ ظلم و عدوان نے دبوچ رکھا ہے تو اس آنے والے زرین زمانہ میں ہم اس دیو کا کہیں نشان تک نہیں پائیں گے۔

(تنظیم)

تصانیف مولانا سید زاہد القادری رئیس قلم رسالہ مولوی دہلی

حقائق اسلام

مہاشہ جی پریشان ہیں کیونکہ حقائق اسلام کو پڑھکر آریہ سماج اسلام کی طرف حسرت بھری نظروں سے دیکھ رہے ہیں اب کسی پنڈت یا لالہ یا سوامی کو جرات نہیں ہوتی کہ وہ اسلامی تعلیمات پر ایک اعتراض بھی کرسکے حقائق اسلام میں حسب ذیل مضامین ہیں۔ خدا کی ہستی کا عقلی ثبوت سائنس اور فلسفہ اور خدا اور خدا کی ہستی کا عقلی ثبوت۔ خدا کی ہستی کا کس طرح یقین ہوسکتا ہے۔ مادہ پرست جماعت اسلام کے قدموں میں۔ کیا دنیا میں ایک بھی نہیں رہیگا۔ خدا کی ہستی کی ایک ہزار دلیلیں۔ نبوت و رسالت کا مسئلہ۔ کیا درحقیقت دنیا میں پیغمبروں کی ضرورت ہے۔ میں کس طرح یقین کروں کہ رسول اللہ سچے ہیں آفتاب صداقت کی شعاع، محمد رسول اللہ کی صداقت کے عقلی دلائل، کیا ثبوت ہے کہ قرآن خدا کی نازل کی ہوئی کتاب ہے۔ کیا عقل تسلیم کرتی ہے کہ خدا اپنے احکام نازل کرتا ہے، وحی کس طرح نازل ہوتی تھی، قرآن اور عقل، محمد رسول اللہ کا کلام اور قرآن مجید کلام خدا اور کلام رسول کا فرق، قرآن مجید کا طرز بیان طرز اصلاح اب مجھے اقرار ہے کہ قرآن خدا کا نازل کیا ہوا ہے۔ صداقت قرآن کے متعلق سات سو عقلی دلائل۔ ستیارتھ پرکاش پر ایک نظر، سماج کی شرمناک تعلیمات، سوامی جی کی مزاح پرستی آریہ سماج کی حقیقت، جنت و دوزخ، ہدایت و گمراہی، نماز روزہ حج زکوٰۃ قربانی اور گوشت خوری رسول اللہ کی کئی بیویاں، عذاب و ثواب، حساب و کتاب، قبر و نشر روحانیت اور دہریت غرض اس کتاب میں ان تمام اعتراضات کا نہایت مدلل جواب دیا گیا ہے جو آریہ سماج کی پیدائش کے دن سے اب تک اسلام پر کئے گئے تھے خود آریہ سماج کو بھی اقرار ہے کہ اس کتاب سے زیادہ مدلل کوئی کتاب اب تک شائع نہیں ہوئی قیمت ۱۰/

معارف القرآن

یہ اردو زبان میں طرز جدید پر پہلی تفسیر ہے اسمیں حسب ذیل مضامین ہیں: مسلمان اور قرآن۔ بعض متقدمین کی رنگ آمیزیاں موجودہ زمانہ میں کیسی تفسیر کی ضرورت ہے۔ ایمان کامل اور عقل صالح کی حقیقت۔ سورہ والعصر پر ایک نظر قرآن مجید کیوں نازل ہوا؟ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں قسمیں کیوں کھائی ہیں۔ نزول قرآن سے پہلے دنیا کی حالت قرآن مجید نے دنیا میں کیا انقلاب پیدا کیا۔ خسر الدنیا والآخرۃ کے کون مصداق ہیں موجودہ زمانہ کے علماء کی حالت، دوزخی شخص کی۔ ایمان کے مدارج عقائد اسلامیہ پر ایک فلسفیانہ نظر علم کلام اور عقائد اسلامیہ یہ کتاب دہریت کے حملوں سے محفوظ رکھیگی، فلسفہ مغرب کو بے اثر اور مہمل ثابت کرے گی اور آپ کی شمع ایمان کو مغربی آندھی سے بچائیگی اس میں خدا کی ذات و صفات پیغمبروں کی عظمت و صداقت قرآن کی حقانیت اور حشر و نشر اور قضا و قدر کو مدلل طور پر بیان کیا گیا ہے جو کسی کتاب میں ابتک شائع نہیں ہوا اعمال صالحہ کی تفصیل خطرات ایمان کی توضیح اور آنیوالے انقلابات کی تشریح نہایت دلچسپ انداز میں لکھی گئی ہے غرض یہ کتاب ہر ایک اعتبار سے نعمت غیر مترقبہ ہے قیمت ۲/

اسوۃ النبی

کئی سو سال سے یورپ کے متعصب مورخین سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر حملے کر رہے تھے اور مسلمان خاموش تھے آخر غیرت حق جوش میں آئی اور یورپ ہی میں کثیر التعداد محقق پیدا ہوئے جنہوں نے سیرت نبوی کا بنظر غائر مطالعہ کیا اور عربی انگریزی تاریخوں کا موازنہ کیا اور صداقت کو قبول کرلیا فرانس امریکہ جاپان انگلستان اٹلی اور مصر کے عیسائی علماء پکار اٹھے کہ رسول اللہ دنیا کے مصلح اعظم اور آخری پیغمبر ہیں علمائے یورپ کے بیانات کو اسوۃ النبی میں بیان کیا گیا ہے اس میں حسب ذیل مضامین ہیں سر ولیم میور اور دیگر محققین، محمد عربی اور ٹالسٹائی، رسول اللہ کے مقدس کارنامے۔ محمد صاحب اور ہربرٹ وائل، رسول اسلام نے کس طرح دنیا کی اصلاح کی، تاجدار دو عالم کے اخلاق اور یورپ کا اقرار نبوت حضرت محمد کی شخصیت اور سٹینلی لین پول کی تحقیق آخری پیغمبر کی روشنی اور مرقس ڈاڈ کا بیان۔ حضرت محمد اور قرآن۔ ڈاکٹر لیبان فرانسیسی کس طرح مسلمان ہوا کیا پیغمبر اسلام نے بزور شمشیر اسلام پھیلایا۔ جان ڈیون پورٹ اور طامس کارلائل کا دیانتدارانہ اقرار۔ غرض اس طرح کے بہت سے بیش قدر مضامین ہیں قیمت ۱/

مشکوۃ الانوار

ہر مسلمان متقی اور پرہیزگار بن سکتا ہے اور اس کی آسان تدبیر یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس زندگی کو زیر مطالعہ رکھا جائے مشکوۃ الانوار ایک دلچسپ اور مقبول کتاب ہے جس میں رسول کریم کی زندگی کے تمام حالات و واقعات کو سلیس عبارت میں بیان کیا ہے اس میں حسب ذیل مضامین ہیں: میلاد شریف کا صحیح طریقہ غلط روایتوں سے اجتناب رسول اللہ سے پہلے دنیا کی اخلاقی اور اعتقادی حالت، رحمت عالم جلوہ افروز ہوئے۔ نبوت کب ملی اور کس طرح ملی پہلی وحی اور تبلیغ حق۔ نعرہ لبیک، بی بی خدیجہ اور رسول کریم کی زندگی جانبازان اسلام۔ حمایت کی تجلیاں، پہلی ہجرت۔ دشمنان اسلام رسول اللہ کے قدموں میں مدینہ میں اسلام۔ میدان جہاد۔ تبلیغ اسلام۔ رسول اللہ کے اخلاق عظیمہ۔ اسلام کیونکر پھیلا رسول اللہ کی تعلیم کا اثر بدمعاش بدکار کس طرح متقی پرہیزگار بن سکتا ہے، ہر مسلمان کیونکر سچا مسلمان بن سکتا ہے اور بھی بہت سے مضامین ہیں۔ قیمت ۵/

روحانیت کا بادشاہ

طریقت کا وہ علمبردار جس نے پانچویں صدی ہجری میں اسلام کو زندہ کیا جس نے ایک لاکھ فاسقوں کی اصلاح کی جس نے ایکہزار بددینوں اور چھ سو گمراہوں کو مسلمان کیا یعنی سیدنا حضرت غوث اعظم محی الدین عبد القادر جیلانی کی مبسوط و مفصل سوانحعمری اس میں حسب ذیل مضامین ہیں: مجلس کیا رہی ہے، کیا اولیاء اللہ سے کرامتیں ظاہر ہوسکتی ہیں معجزات و کرامات میں کیا فرق ہے، معجزات اور عقل اسلامی معتقدات اور علمائے فلسفہ معجزات اور سحر کی حقیقت تعمہ وحدت اولیاء اللہ کے مراتب حضرت غوث اعظم کے فضائل و مناقب مجلس وعظ میں فرشتے شریک ہوتے تھے حضرت خواجہ معین الدین چشتی کی ملاقات غوث پاک کی مقدس زندگی بعض اہم واقعات، اخلاق عزم و استقلال و جلال آپ کی تعلیمات مسئلہ توحید شریعت و طریقت معارف و حقائق پہلے مولوی نیو پھر صوفی کرامات و خرق عادات تصوف کیا ہے؟ قصیدہ غوثیہ کی شرح۔ پیری مریدی کا مقصد۔ شجرہ عالیہ قیمت ۱۲/

ملنے کا پتہ غزالی منیجر رسالہ درویش دہلی

اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِی الرِّیَاءُ وَالشَّهْوَةُ الْخَفِیَّةُ

ترجمہ۔ ہاں ہاں وہ چیز جس میں میری امت کے مبتلا ہو جانے کا مجھ کو سب سے زیادہ ڈر ہے وہ ریاکاری اور بہت ہی چھپی ہوئی خواہش نفس ہے

درود اور سلام اس نبی پر جس نے ہم کو بتلا دیا کہ وہ چیز جس سے ہم کو سب سے زیادہ ڈرنا چاہیئے کیا ہے۔ گناہ سبھی بُرے ہوتے ہیں لیکن وہ گناہ جو نہ صرف یہ کہ گناہ معلوم نہ ہوتا ہو بلکہ نیکی دکھائی دیتا ہے سب سے زیادہ بُرا ہے ایسے گناہ کو ریا کہتے ہیں۔ ریا کے لغوی معنے دکھلانے کے ہیں اور اصطلاح میں ان نیکیوں کو کہتے ہیں جو دوسروں کو دکھلانے کی خاطر کی گئی ہوں چنانچہ سرور عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے ریا سے خوف دلایا ہے پھر شہوۃ خفیہ کا لفظ استعمال کیا شہوۃ خفیہ سے مراد یہ ہے کہ نیکی کے وجود پذیر ہونے کا ایک سبب یہ بھی ہو کہ اس نیکی کا عمل میں آنا دیکھا جائے گو یہ بات مقصود بالذات نہ ہو لیکن اس کے ظہور کا ایک قوی سبب ہو یا اگر قوی سبب نہ بھی ہو تو کم از کم یہ ہو کہ دوسروں کو اس کا علم ہونا اپنے دل میں یک گونہ خوشی پیدا کرتا اور مزید طاعت و عبادت کو جی چاہنے لگے اور اس مقصد کے تحت عبادت و ریاضت نفس پر آسان گزرنے لگے۔

یہ شہوۃ خفیہ یعنی پوشیدہ ریا وہ چیز ہے کہ جب تک کوئی کمال عقل نہ رکھتا ہو یا اس کو بتلا نہ دیا گیا ہو سمجھ میں نہیں آسکتی اور محسوس نہیں ہوسکتی .. ایک کالی چیونٹی جو تاریک رات کے وقت چل رہی ہو کیا وہ محسوس ہوتی ہے؟ یہی حال اس ریا کا ہے اس کے آفات بڑے بڑے عالموں کو بھی نہیں معلوم ہوتے ایسے ویسے عابدوں اور متقیوں کا تو کیا ذکر ہے جو عالم و عابد کہ آخرت کی راہ چلنا چاہتے ہیں اور اس کے لئے خوب مستعد ہوتے ہیں وہ نفس کے ان خفیہ مکروں میں مبتلا ہوتے ہیں اس کی تفصیل یہ ہے کہ نیک اور عبادت گزار لوگ مجاہدہ کر کے اپنے نفس کو مغلوب کرتے ہیں نفسانی شہوتوں سے علیحدہ رہتے ہیں اور زور و غلبہ کر کے اپنے نفس کو مختلف قسم کی عبادتوں کی تکلیف دیتے ہیں اس کی عادت کر لینے سے ان کے نفوس اس بات سے تو عاجز ہو جاتے ہیں کہ اپنے اعضا ظاہری سے کوئی ظاہری گناہ کریں یا اس عبادت و ریاضت کی مشقت سے خلاصی کی صورت ڈھونڈیں غرض ان کے نفوس جب اس امر میں عاجز ہو جاتے ہیں اور مشقت کے معاوضہ پر آخر کار راضی تو ہو جاتے ہیں لیکن ... ساتھ ہی اس مشقت کے دعویدار بن جاتے ہیں یہ معاوضہ کیا ہے ان کے مجاہدہ کی قدر و قیمت۔ تعظیم و وقعت اس لئے وہ اس بات کے منتظر ہوتے ہیں کہ لوگ ان کو ماننے لگیں اور ان کی توقیر و عزت کرنے لگیں اگر یہ مقصد حاصل ہو گیا تو نفس کو ایک لذت ملتی ہے اور اس مشقت و مجاہدہ کی تکلیف ان کو آسان معلوم ہونے لگتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسا عالم یا عابد و زاہد شخص اپنے اظہار علم و طاعت میں بہت رغبت کرتا ہے اور وہ طریقے ڈھونڈتا ہے جس کے سبب خلق اس کے حالات سے مطلع ہو جائے ایسا شخص جب یہ دیکھتا ہے کہ دنیا میں وہ مشہور ہو گیا ہے کہ یہ تارک الشہوات ہے اور محنت ریاضت کیا کرتا ہے جب لوگ اس کی تعریف کرنے لگتے ہیں اور اس کو بہت مانا جانے لگتا ہے جب لوگ اس کے دیدار و ملاقات کو تبرک جاننے لگتے ہیں اور دعا منگواتے لگتے ہیں جب اس کی رائے اور حکم پر چلنے لگتے ہیں اور اس کو ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں جہاں دیکھتے ہیں اول سلام کرتے ہیں اور صدر مقام پر جگہ دیتے ہیں کھانے پینے اور لباس وغیرہ میں اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں عاجزی اور تواضع کے ساتھ ملتے ہیں اور خدمت و اطاعت کرنے کو ثواب سمجھتے ہیں"

تو اس کے نفس کو ایک ایسی لذت حاصل ہوتی ہے جو ساری لذتوں سے بڑھکر اور تمام شہوات پر غالب ہے۔ گناہوں میں جو لذت ہے وہ ظاہر ہے لیکن یہ لذت ان سے زیادہ خوشگوار ہے اس لئے گناہ کا ترک کرنا نفس کو گراں نہیں گزرتا حتی کہ عبادت و ریاضت کی تکلیف بھی سہل ہے جبکہ یہ معاوضہ مل رہا ہو۔

وہ یہ تصور کرتا ہے کہ میری زندگی اللہ کے لئے ہے اور اس کی مرضی حاصل کرنے کے لئے عبادت کر رہا ہوں لیکن درحقیقت اس کی ریاضت ان شہوات مخفی کے لئے ہے جس کو اس نے پہچانا نہیں ہے۔ لیکن افسوس کہ جو خوشی اس کو اپنی منزلت و وقار سے حاصل ہو رہی ہے وہ اس کی تمام طاعتوں کے اجر کو برباد کر رہی ہے وہ خیال کر رہا ہے کہ میں خدا سے نزدیک ہوتا جا رہا ہوں لیکن وہ خدا سے دور ہوتا جا رہا ہے۔ یہ نفس کا ایک ایسا مکر ہے جس سے وہی بچا جس کو اللہ نے بچایا۔ ریا نفس کا سب سے بڑا باطنی مرض ہے اور شیطان کا سب سے بڑا اور سب سے آخری حربہ ہے اسی لئے حضرت "اخوف ما اخاف" کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔

ریا سے بچنے کے لئے ان چیزوں کا علم مقدم ہے جن سے ریا پیدا ہوتی ہے اس لئے ہم اس کا پہلے ذکر کرتے ہیں۔ ان چیزوں میں سب سے بڑی چیز شہرت پسندی ہے چنانچہ حضرت انس سے مروی ہے کہ رسول علیہ السلام نے فرمایا۔

بحسب المرء من الشر الا من عصمه من السوء ان یشیر الناس الیه بالاصابع فی دینه و دنیاه ان الله لا ینظر الی صورکم ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم۔	جس کو خدا نے بچایا سو بچا لیکن آدمی کی بربادی کے لئے اس قدر کافی ہے کہ اس کے دین یا اس کی دنیا کو مراد لیتے ہوئے لوگ عموماً اس کی طرف اشارہ کرتے ہوں اور وہ عام طور پر مشہور ہو گیا ہو۔ یاد رکھو کہ اللہ تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھا کرتا اس کی نظر تمہارے دلوں اور اعمال کی طرف ہے۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو جب بیان فرمایا تو لوگوں نے کہا کہ لوگ آپ کی طرف بھی اشارہ کرتے ہیں کہ یہ حسن ہیں تو آپ نے فرمایا کہ فی دینه و دنیاه سے یہ اشارہ مراد نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ لوگ اس کے زہد و اتقا کی خبر دیتے ہوئے اس کو بتلا رہے ہوں یا اس کا دنیا میں منہمک رہنا یا اس کا فسق و فجور مراد لے رہے ہوں غرض وہ اپنی دنیا یا دین کے بارے میں خاص طور پر مشہور ہو گیا ہو۔

شہرت کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے بھائی تو خرچ کر اور اپنے خرچ کو مشہور نہ کر یعنی اپنے سلوک احسان خیر خیرات کی کسی کو خبر نہ ہونے

وہ اپنے وجود کو اس قدر نہ بڑھا کہ لوگ مجھ کو میری عبادتوں سے پہچاننے لگیں تو اپنے کو چھپا اور زبان بند کر لے کیونکہ اسی میں نجات ہے جیسا کہ حضرت علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ من صمت نجا یعنی نجات اس نے پائی جس نے زیادہ گوئی سے اجتناب کر لیا۔

حضرت ابراہیم بن ادہم اس بارے میں کہتے ہیں کہ جس شخص کے دل نے اپنے مشہور ہونے کو پسند کیا اُس نے خدا کو پہچانا نہیں ہے۔ حضرت خالد معدان کا یہ طریق تھا کہ اگر آپ کے پاس تین سے زیادہ آدمی جمع ہو جاتے تو آپ شہرت کے خوف سے اس مجلس سے اُٹھ جاتے۔

حضرت حسن رحمتہ اللہ علیہ ایک روز اپنے گھر سے نکلے تو کئی لوگ آپ کے ہمراہ ہو گئے اپنی اس طرح کی عزت آپ کو اچھی نہیں معلوم ہوئی آپ نے فرمایا کہ تم لوگ کیوں میرے پیچھے پیچھے ہو اگر مجھ سے کچھ کام ہے تو کہدو ورنہ میری بزرگی کا تمہیں وہم ہو اور تم میری عزت کے خیال سے ایسا کر رہے ہو تو یاد رکھو کہ تمہاری اور میری دونوں کی معرفت سلب ہو جائے گی۔

ایک شخص نے ابن محیریز سے عرض کیا کہ مجھ کو کچھ نصیحت فرمائیے تو آپ نے فرمایا کہ دیکھو اگر تم سے ہو سکے تو ایسا کرو کہ تم تو دوسروں کو جان لو لیکن تمہیں کوئی نہ جانے۔ تم چلنے لگو تو تمہاری بزرگی اور معیت کے خیال سے کوئی تمہارے پیچھے نہ چلے اور تم کو کوئی بزرگ نہ جانے۔

حضرت ایوب رح جب چلنے لگے تو لوگ ان کے ساتھ ہو گئے آپ نے فرمایا کہ میں اس کو برا جانتا ہوں کہ کسی کی عظمت کے خیال سے لوگ اس کے پیچھے آئیں۔ مجھے غضب الٰہی کا خوف ہو۔

حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ دو چیزیں بہت بڑی ریاکاری ہیں عام لباس سے گذر کر عمدہ عمدہ لباس پہننا اور عام لباس سے کم پھٹے پرانے کپڑے پہننا کیونکہ ان دونوں صورتوں میں لوگوں کی نظریں ایسے شخص پر اُٹھ جاتی ہیں۔ قیمتی کپڑے پہننے اور اسراف کرنے کے سبب بحیثیت دنیا وہ مشہور ہو جاتا اور پھٹے پرانے کپڑے پہننے سے وہ دیندار اور صوفی سمجھا جانے لگتا ہے ایسے لوگ خرقہ پہنتے ہیں جو پھٹا ہوا ہوتا ہے اور اس پر مختلف کپڑوں ...... اور مختلف قسم کے پیوند ہوتے ہیں جس کو دیکھ کر لوگ صاحب خرقہ کو کوئی ولی اور بزرگ سمجھنے لگتے ہیں۔

ایک بڑے بزرگ کامل صاحب علم و عمل خدا رسیدہ شخص سے ہماری ملاقات ہوئی وہ پاؤں میں بوٹ سر پر ترکی ٹوپی اور جسم میں شیروانی پہنے ہوئے تھے۔ ہم نے ان کو اپنی طرح پایا تو کہا حضرت آپ کی بندگی تو نظروں میں کچھ بھی نہیں جچتی۔ فرمایا کہ بھائی لوگ کسی کے باطن کا صحیح اندازہ نہیں کر سکتے اس لئے کہ لباس سے باطن کا اندازہ کرنا سخت غلطی ہے بزرگوں کا لباس بزرگوں کا حق ہے مجھے یہ نہیں معلوم کہ میں خدا کے پاس بزرگ ہوں یا نہیں جب میں یہ نہیں جانتا تو دوسرے کا حق کیونکر حاصل کروں اور جب میں خود نہیں جانتا تو آپ لوگ کیونکر جان سکتے ہیں کہ میں بزرگ ہوں اور جب یہ نہیں جان سکتے تو پھر کیوں مطالبہ فرمایا جاتا ہے کہ میں ایسا لباس اختیار کروں جو بزرگی کو ظاہر کرتا ہو بزرگ وہ ہے جو خدا کے پاس بزرگ ہے اور اس کا علم خدا ہی کو حاصل ہے کہ وہ کس کو بزرگ سمجھتا ہے اس لئے میں بھی ایک خاص لباس اختیار کرنے کا ارتکاب کر کے دھوکہ کھانے اور دھوکہ دینے سے بچنا چاہتا ہوں اور آپ بھی بچتے رہئے ہم نے کہا انشاء اللہ آپ کے مشورہ پر عمل کیا جائیگا۔

ہم نے یہ اس لئے کہا کہ ان کی تقریر سے ہمیں ان کی طبیعت کا اندازہ ہو گیا۔ ہم نے یہی مناسب جانا کہ انھیں معلوم نہ ہو جائے کہ ہم ان کے معتقد ہیں تاکہ وہ ہم سے بے تکلف رہیں اگر انھیں معلوم ہو جائے کہ ہم بھی ارادتمند ہیں تو پھر ہم میں اور ان میں تکلف پیدا ہو جائے گا۔ اور ان کی صحبت سے جو فیض ہم ان سے بے تکلف رہکر حاصل کر سکتے تھے وہ پر تکلف رہکر ہرگز نہ حاصل کر سکتے غرض یہ کہ اگرچہ ہم ہر لحظہ ان سے زیادہ عقیدتمند بنتے گئے لیکن یہ تمام عظمت ہمارے دل ہی میں رہی اگر ہم ایسا نہ کرتے تو یقین تھا کہ وہ ہم سے بھاگ جاتے اور اپنے چھپانے کی کوشش کرتے جس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ ہم مزید فیضان صحبت سے محروم ہو جاتے۔

جو لوگ پوشیدہ عبادت کرتے ہیں اور اپنی نیکیوں کے بارے میں گمنام رہتے ہیں ان کے بارے میں سرور کائنات علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:-

رب اشعث اغبر ذی طمرین لا یوبہ لہ لو اقسم علی اللہ لابرہ

اکثر پراگندہ مو غبار آلود چہرے والے صرف دو کپڑے اوڑھے ہوئے لوگ ایسے ہیں کہ کوئی ان کو پوچھتا بھی نہیں ان کی بات پر دھیان نہیں کرتا لیکن اگر یہی خدا پر قسم کھا بیٹھیں اور اڑ جائیں تو خدا ان کی بات کو پوری کر کے رہے۔

کسی نے سچ کہا ہے ؎

خاکساران جہاں را بحقارت منگر
تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

ایک دوسری حدیث ہے جو حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں کہ اہل جنت وہ چھپے ہوئے لوگ ہیں جن کے بال ژولیدہ ایک تہہ باندھے ہوئے دوسرا اکندھے پر اوڑھے ہوئے ان کے آنے کا کوئی اپنے پاس روادار نہیں وہ نکاح کرنا چاہیں تو کوئی ان کو اپنی بیٹی نہ دے وہ بولنا چاہیں تو کوئی ان کی بات پر دھیان نہ دے لیکن اگر ان کا نور قیامت کے روز بانٹ دیا جائے تو سارے محشرستان کے لئے کافی ہو۔

دنیا بہت ظاہر پرست ہے لوگ دین کو ڈھونڈتے وقت بھی نمائش اور ظاہری شان و شوکت پر مٹ جاتے ہیں اگر وہ غریبوں کی وقعت کرنے لگیں اور امرا کی خوشامد کے بجائے غریبوں کی دلجوئی اور خاطر داری میں مشغول رہیں تو انھیں لوگوں میں ان کو ایک ایسا جوہر نایاب مل جائے گا جو ان کو منزل مقصود تک پہنچا دیگا۔

ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں داخل ہوئے دیکھا کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آنحضرت علیہ السلام کی قبر شریف کے پاس روتے ہیں آپ نے رونے کا سبب دریافت فرمایا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ تھوڑی سی ریا بھی شرک ہے اور اللہ تعالےٰ ایسے چھپے ہوئے متقیوں کو دوست رکھتا ہے کہ اگر غائب ہو جائیں تو کوئی ان کی تلاش نہ کرے اور اگر سامنے آئیں تو کوئی ان کو نہ پہچانے ان کے دل چراغ ہدایت ہیں جو ہر تاریک و غبار آلود سرزمین کو روشن کر دے سکیں۔

حدیث قدسی ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

ان اغبط اولیائی عبد مومن خفیف الحاذ ذو حظ من صلوٰۃ احسن عبادۃ ربہ واطاعہ فی السر وکان غامضا فی الناس لا یشار الیہ بالاصابع ثم صبر

میرے برگزیدہ بندوں میں سب سے زیادہ قابل رشک وہ مومن ہے جس کا کنبہ اور گھرانا بہت کم اور جس کو میری نماز میں ایک خاص سرور ملتا ہو رب کی عبادت اس نے اچھی طرح انجام دی ہو چھپ چھپ کر بندگی کی ہو۔ لوگوں میں

علیٰ ذٰلک ؕ　گمنام رہا ہو کوئی اسے پہچانتا نہ ہو اور ان سب باتوں پر اس نے صبر کیا ہو۔

ان امور کی بنا پر بزرگانِ دین اس بات کو بہت ہی بُرا جانتے تھے کہ کوئی انھیں پہچانے یا ان کی عبادت کو جانے یا ان کی بزرگی کے گمان سے ان کی عزت و تکریم کرے۔

حضرت ابراہیم بن ادہم ایک رات گاؤں کی کسی مسجد میں لیٹ رہے انہیں وست آرہے تھے اور بیار تھے مسجد کے موذن نے ان کی ٹانگ پکڑ کر انہیں گھسیٹا اور مسجد سے باہر نکال دیا۔ حضرت موصوف فرماتے ہیں کہ میرا لحاظ نہ کرنے کی وجہ سے مجھے خنکی چشم جس قدر اس رات حاصل ہوئی اور کسی وقت حاصل نہ ہوئی تھی۔

حضرت فضیل رحمتہ اللہ علیہ و برکاتہٗ فرماتے ہیں کہ اگر تم سے یہ ہو سکے کہ کوئی تمہیں جانے تو ضرور ایسا کرو اس میں کوئی حرج نہیں کہ کوئی تمہیں نہ پہچانے اور نہ اس میں کوئی حرج ہے کہ کوئی تمہاری تعریف نہ کرے اور نہ اس میں کوئی برائی ہے کہ تم لوگوں کے نزدیک برے ہو بشرطیکہ خدا کے ساتھ تمہارا معاملہ اچھا ہے۔

غرض یہ تمام اخبار و آثار اس لئے درج کئے گئے ہیں کہ آپ سے شہرت پسندی کی عادت دور ہو جائے اور گمنامی کی فضیلت ذہن نشین ہو جائے اس لئے ہم نے شروع ہی میں عرض کیا ہے کہ یہی شہرت پسندی اور جاہ طلبی ریا کی جڑ ہے یہیں سے ریا اگتی ہے اور آخر کار نشو و نما پا کر انسان کی آخرت کو تباہ کر دیتی ہے۔

اب یہاں ایک اعتراض یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انبیاء علیہ السلام اور خلفاء راشدین اور ائمہ و علماء وغیرہ سبھی کو شہرت حاصل تھی اور ان سے بڑھکر کوئی کیا مشہور ہوگا۔ انھیں عدم شہرت کی فضیلت حاصل نہ ہو سکی تو اس کا جواب یہ ہے کہ شہرت وہ مذموم ہے جو بنا بر شہرت طلبی و جاہ پسندی حاصل ہوئی ہو۔ اگر شہرت کا پایا جانا منجانب اللہ ہو جس میں بندے کی پیروی کا دخل نہ ہو تو یہ بُرا نہیں اور اس کو ریا میں شمار نہ کیا جائیگا۔ حضرت ابراہیم بن ادہم سے بڑھکر اور کس ولی کو اس بات کی فکر ہوگی کہ شہرت نہ ہونے پائے اور بزرگی کے خیال سے کوئی عظمت نہ کرے لیکن باوجود اس کے امت میں ان کی جو بزرگی اور شہرت حاصل ہے وہ ظاہر ہے بات یہ ہے کہ ان کی نیک نامی ان کی طرف سے نہیں ہے انہوں نے حتی الامکان اپنے کو چھپانے کی کوشش کی لیکن خدا ان کو پسند کرتا تھا اور فرشتے ان کو پسند کرتے تھے اور جس کو خدا اور فرشتے پسند کرتے ہیں از روئے حدیث مبارک اللہ تعالےٰ اس کے ذکر خیر کو لوگوں میں جاری کر دیتا ہے تاکہ لوگ اس سے فیض حاصل کر سکیں اور اس کو فیض رسانی کی بندگی بھی حاصل ہو سکے۔ نیز شہرت سے نقصان ضعیفوں کو ہوتا ہے جو کامل ترین افراد ہیں انہیں ضرر نہیں غرض جہاں تک ہو سکے اپنی شہرت اپنی نیک نامی کے آوازے اور اپنی عبادت کے ذکر کو توڑنا چاہیئے اور ممکنہ کوشش چھپ کر عبادت کرنے کی کرنا چاہیئے باوجود اس کے اگر خدا کو منظور ہو اور آپ کی نیکیوں اور عبادتوں کا علم ہو جائے تو اس کو منجانب اللہ سمجھنا چاہیئے اور جہاں تک ہو سکے لوگوں کو فیض پہنچانے میں کوتاہی نہ کرنا چاہیئے ایسے شخص کا پہچانا جانا اور لوگوں میں اس کا از خود مشہور ہونا اس کے لئے نقصان رساں نہیں بلکہ ایسا شخص ڈوبتوں کو بچانے کا سبب بنے گا۔ اس کی مثال بزرگوں نے یوں دی ہے کہ جیسے کوئی شخص پانی میں ہاتھ پاؤں مارنا جانتا ہے اور اس کے گرد بہت سے لوگ ڈوبتے بھی ہوں ایسی صورت میں بہتر یہی ہے کہ اس کو کوئی نہ جانے ورنہ ڈوبتے لوگ اس کو آچمٹیں گے اور یہ بھی ان کے ساتھ ڈوب جائیگا ہلاک ہو جائیگا۔ لیکن جو زبردست تیراک ہو اس کی شان کے مناسب یہ ہے کہ اس کو لوگ پہچانیں تاکہ ڈوبتے لوگ اگر اس سے التجا کریں تو وہ اس کو بچا سکے

اور ان کی دستگیری کا ثواب حاصل کر سکے۔

اب تک شہرت پسندی اور اس کی بُرائیوں پر نظر ڈالی اب جاہ و شوکت کی محبت اور اس کی بُرائیوں پر روشنی ڈالتے ہیں۔

جاہ کے معنے یہ ہیں کہ جن کے دلوں سے اپنی تعظیم و طاعت مطلوب ہے ان کا مالک ہونا۔ صاحب جاہ وہ شخص ہے جو لوگوں کے دلوں کو اس طرح قابو میں رکھے کہ جو مطلب و حاجت ان سے چاہے یا امید رکھتا ہو وہ حاصل کر سکے لوگوں کے دل اقسام کے معاملات سے اپنی طرف رجوع کئے جا سکتے ہیں اور ان میں سے ہر معاملہ میں کمال کا کمال کا ہونا ضروری ہے۔ ضروری ہونے کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کے ذہنوں میں یہ بات ضرور ذہن نشین رہے کہ وہ صاحب کمال ہے یہ ضرور نہیں کہ فی الحقیقت بھی اس میں یہ کمال موجود ہے اور سب کمالوں میں وہ کمال جو زیادہ تر لوگوں کو اپنی طرف مائل کر لیا کرتا ہے وہ دینداری کا کمال ہے خواہ یہ کمال دینداری کو ظاہر کرنے والے مرد میں موجود ہو یا نہ ہو لیکن لوگ یہ سمجھتے ضرور ہوں کہ یہ بڑا دیندار ہے چنانچہ جب کوئی شخص کسی کے دل میں اعتقاد اور اس کے بارے میں حسن ظن رکھتا ہوگا تو اب اس کا دل مسخر ہو گیا اور وہ شخص اس کا آپ ہی آپ غلام بن گیا وہ جو کہیگا یہ سنے گا اپنے پر اس کو ترجیح دیگا۔ خود تکلیف اٹھائے گا لیکن اپنا مال اس پر خرچ کرنے کو عین سعادت سمجھیگا۔ مال کی محبت رکھنے والا شخص یہ بھی چاہتا ہے کہ میرے پاس لونڈی غلام جمع ہو جائیں۔ اسی طرح جاہ کا طالب یہ چاہتا ہے کہ سب لوگ مجھ کو اپنا مرشد اور معتقد علیہ جانیں اور ان کے دلوں پر مجھ کو اختیار کلی ہو جائے ایسے شخص کو بہت بڑی قیمتی عزت حاصل ہوتی ہے۔ مالدار شخص لونڈی غلام نوکروں چاکروں کا زبردستی مالک ہوتا ہے وہ اگر اس کی خدمت اطاعت عزت و عظمت کرتے ہیں تو صرف مجبور ہو کر کرتے ہیں اپنی طبیعت اور خواہش سے ہرگز نہیں کرتے اگر ان کو قابو دیا جائے تو وہ آج اپنے آقا کے خواہشات کی پیروی چھوڑ دیں اور اس کی اطاعت سے آزاد ہو جائیں۔ لیکن ایک صاحب جاہ جس کو لوگوں کی نظروں میں مرشدیت حاصل ہے اس کی اطاعت لوگ خوشی سے کرتے ہیں اور آزاد لوگ اپنی خواہش سے اس کے غلام بنتے جاتے ہیں اور اس غلامی کو سعادت جانتے ہیں اور فخر کرتے ہیں۔ اس بیان سے ظاہر ہوگا کہ طالب جاہ انسان طالب مال انسان سے کس قدر زیادہ دولتمند ہے اس کا قبضہ مال پر ہے اور اس کا قبضہ دلوں پر ہے اگر منجانب اللہ لوگوں کے دلوں پر قبضہ ہو جائے تو یہ کچھ بُرا نہیں لیکن ساری مذمت اس بات کی ہے کہ ایسا قبضہ کرنے کی اپنی طرف سے کوشش کی جائے اور اپنے لباس اور اپنے عادات کو عوام کے سامنے اس کیفیت میں پیش کیا جائے جس سے لوگوں کے دلوں میں اس کی جگہ ہوتی جائے۔ صرف یہی نہیں کہ دھوکہ دیکر اپنے کو بزرگ ظاہر کرنا بُرا ہے یہ بات بھی سخت مذمت کے قابل ہے کہ باوجود نیک اور حقیقتاً بزرگ ہونے کے "جاہ" کے وقعیہ کی کوشش نہ کرے پہلی صورت دھوکہ کی ہو جائے گی اور دوسری صورت ریا کی ہوگی۔ یعنی حقیقتاً اگر کوئی شخص بزرگ ہے عبادت گزار اور نیک شعار لیکن اپنی عبادتوں کے مشتبہ ہونے کی روک تھام نہ کرتا ہو ایسا شخص بھی جاہ پسند اور ریاکار کہا جا سکتا ہے۔

یہ جاہ کی مختصر تعریف اور اس کا بیان تھا اب اس کے نتیجہ پر آپ غور کریں تو معلوم ہوگا کہ جس شخص کو جاہ حاصل ہو جاتی ہے لوگ اس کی تعریف کرنے لگتے ہیں اس کو حد سے بڑھانے لگتے ہیں ایک دوسرے سے اور دوسرا تیسرے سے کہتا چلا جاتا ہے اس طرح اس کی جاہ اور اس کی نسبت اعتقاد کا دائرہ پھیلتا جاتا ہے لوگ اس کی خدمت اور اعانت کرنے لگتے ہیں اور غلاموں کی طرح اس کے مسخر ہو جاتے ہیں

لوگوں کے دلوں میں جب اس طرح اس کی عظمت ہونے لگتی ہے تو ضرور ہے کہ صاحب جاہ یہ خیال بھی کرتا ہو کہ وہ اس عظمت کا مستحق بھی تھا یا نہیں سے اس میں غرور و تکبر پیدا ہوگا اور جب ذرا بھی وہ اپنے کو اس تعظیم کا مستحق سمجھنے لگے اور ذرا بھی غرور و نخوت پیدا ہو جائے تو اگر حقیقت میں بھی وہ بزرگ اور صاحب کمال ہو تو اب اس کے کمال کو زوال شروع ہونے لگے گا آخر کار اس کی آخرت برباد ہو جائے گی اور دین کے لحاظ سے حسب سابق مفلس بنجائیگا۔ اس بارہ میں اللہ تعالے ارشاد فرماتا ہے

تلك الدار الاخرة نجعلها للذين لا يريدون علوا في الارض ولا فسادا ؕ	آخرت کی بھلائی ہم انھیں لوگوں کو نصیب کرینگے جو دنیا میں نخوت و غرور اور جاہ پسندی بالکل نہ رکھتے ہوں اور زمانہ کے چلن میں بگاڑ نہ ڈالتے ہوں۔

یہاں "علوا فی الارض" سے مفسرین نے جاہ پسندی ہی مراد لی ہے۔ ایک دوسری جگہ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:-

من كان يريد الحيوة الدنيا وزينتها نوف اليهم اعمالهم فيها وهم فيها لا يبخسون اولئك الذين ليس لهم في الاخرة الا النار وحبط ما صنعوا فيها وباطل ما كانوا يعملون ؕ	جو دنیا کی زندگی اور رونق دار زندگی کے خواہاں ہیں ہم ان کے تمام نیک عملوں کا بدلہ پورا پورا ان کو دنیا ہی میں دیدیں گے وہ دنیوی اعتبار سے کبھی گھاٹے میں نہ رکھے جائینگے لیکن آخرت میں ان کا حصہ صرف آگ ہے جو کچھ انہوں نے کیا تھا اس کا بدلہ انہیں دنیا میں دیدیا گیا اس لئے آخرت کے لحاظ سے وہ ضبط ہوگیا۔

یہ آیت بھی اپنے عموم پر محبت جاہ کو شامل ہے اس لئے کہ یہ محبت تمام لذات حیات دنیوی سے بڑھ کر ہے اور سب زینتوں سے یہ زینت زیادہ ہے جس کا ذکر اوپر کی آیت شریفہ میں ہوا ہے۔

ذیل میں ہم ایک دو حدیثیں نقل کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ یہ جاہ جو ریا کی بنیاد ہے کس قدر تباہ کرنے والی چیز ہے۔

المال والجاه ينبتان النفاق في القلب كما ينبت الماء البقل	مال اور جاہ نفاق کو اس طرح دل میں اگاتے ہیں جس طرح پانی ترکاریوں کو نمو دیتا ہے
ما ذئبان ضاريان ارسلا في زريبة غنم باكسر فسادا من حب الشرف والمال في دين الرجل المسلم	دو نقصان پہنچانے والے بھیڑیئے جو بکریوں کے گلے میں چھوڑ دیئے جائیں اس قدر نقصان نہیں پہنچاتے جس قدر نقصان کہ ایک مسلم کے دین میں مال کی حرص اور جاہ پسندی پیدا کرتی ہے۔

غرض ایک مسلمان اور نیکوکار انسان کو چاہیئے کہ وہ جاہ پسندی سے بہت خوف کھائے اس لئے کہ یہ چیز ہر انسان کے دل میں ہوتی ہے کوئی فرد ایسا نہ ہوگا جو جاہ کو پسند نہ کرتا ہو لیکن عام لوگ اس کے آفات میں بہت کم مبتلا ہوتے ہیں اس لئے کہ انہیں جاہ حاصل ہی نہیں ہوتی اس لئے وہ اس کے نتائج بد سے محفوظ بھی رہ سکتے ہیں جو عابد و زاہد یا عالم و واعظ ہوتے ہیں یا مرشد و مشائخ ہوتے ہیں وہ عموماً اس میں زیادہ مبتلا ہو جاتے ہیں یہی ایک چیز ہے جس کے ذریعہ ایسے حضرات پر شیطان اپنا جال بہت جلد اور بہت آسانی کے ساتھ بچھا سکتا ہے اور مبتلائے معصیت ریا کر سکتا ہے خدا اس سے سب کو محفوظ رکھے۔

والسلام علی خیر الرسل وآله وصحبه اجمعین وعلی من اتبع الهدی

من امته علیه السلام (واعظ حیدرآباد)

عظیم الشان بشارت

قرآن شریف کے بعد جس کتاب کو سب سے بڑا مرتبہ حاصل ہے وہ بخاری شریف ہی جس میں مکمل اسلام موجود ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ قرآن شریف کی تفسیر روزہ نماز حج زکوٰۃ غرضیکہ اسلام کے تمام مسائل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری وغیرہ غرضیکہ اسلام کی مستند تاریخ ہے۔ خوشی کی بات ہے کہ مولانا ابو البرکات صاحب جانشیں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ نے اس کا ترجمہ شایع کرنا شروع کر دیا ہے اور اب تک تین پارے ترجمہ ہو کر شایع ہو چکے ہیں جو ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہے ہیں اور ہر ماہ ایک پارہ شایع ہوتا رہیگا اس طرح ناظرین کو آہستہ آہستہ مکمل کتاب بخاری عربی معہ زیر وزبر تحت اللفظ و ترجمہ بامحاورہ اردو حاصل ہوتا رہیگا اور کتاب کی قیمت بھی آسانی سے ادا ہو سکے گی قیمت فی پارہ عـہ ر اول پارہ اور دوسرا پارہ ۱۲ ہے جس کی قیمت عـہ ہے اور تیسرا پارہ الگ اس کا ہدیہ عـہ ر جو صاحب نمونہ کا پارہ منگانا چاہیں وہ یا تو اول و دوم دونوں ساتھ منگائیں۔ یا پھر تیسرا پارہ منگائیں۔ ملنے کا پتہ:- غزالی مینیجر رسالہ درویش دہلی۔

ایک عجیب تاریخ

تمام اسلامی تاریخوں کو مطالعہ کر کے ایک کتاب کذابوں کا انجام تصنیف کی گئی ہے جس میں ۴۲ ۳ اسلامی فرقوں کے نام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبی مسیح اور مہدی کا دعویٰ کرنیوالے، مدعیوں کے حالات اور انجام درج کئے ہیں اور جس جس کتاب میں ان کا ذکر ہے ان کتابوں کے نام بلکہ صفحہ تک درج کر دیا گیا ہے تقریباً چار سو کتابوں کا لب لباب اس میں درج ہے اس لئے ہر مسلمان کو یہ کتاب مطالعہ کرنی چاہیئے۔ قیمت عہ ملنے کا پتہ:- غزالی خاں مینیجر رسالہ درویش دہلی۔

حسن نظامی کا روزنامچہ

۲۳ رمضان ۱۳۴۵ھ پیر ۲۸ مارچ ۱۹۲۷ء

دن شام کے چار بجے تک مسلسل کام کرتا رہا۔ ملاقاتیوں سے بھی اسی اثنا میں ملا۔ پھر چہل قدمی کی۔

رات چینی کی مسجد میں نماز پڑھی پھر لکھنے بیٹھا۔ دس بجے تک کام کیا۔ سو گیا ایک بجے بیدار ہوا۔ پھر سو گیا۔ پانچ بجے اٹھکر نماز و ختم سے فارغ ہوکر کام شروع کیا

سرگذشت گرمی آئی پنکھیاں لائی۔ اور آج رات کو مچھر بھی اس نے بھیجدیئے چراغ کے پروانے بھی آنے لگے۔

چھت میں ایک چپ چاپ چھپکلی کو دیکھکر بھوکی چھپکلی مضمون لکھا۔ جنرل عبد الحمید صاحب پرائیویٹ سکرٹری ریاست کوروائی ملنے آئے۔ شام کو نواب صاحب کوروائی اور ان کی والدہ بھی درگاہ کی زیارت کو آئینگے۔ یہ ریاست بھوپال کے قریب ہے۔ نواب صاحب کوروائی کی شادی نواب صاحب بھوپال کی لڑکی سے ہوئی ہے۔ اور ابھی حال میں وائسرائے نے تقریر کی کہ اگر نواب حمید اللہ خاں کے ہاں لڑکا نہ ہوا تو ان کی بڑی لڑکی بیگم بھوپال ہوگی۔ گویا نواب صاحب کوروائی کی اہلیہ صاحبہ۔

ہندی اخبارات کا ترجمہ سنا۔ سوامی شردہا نند کے بیٹے پروفیسر اندر کے اخبار ارجن نے انگریزو جاگو والے پوسٹر پر سخت اعتراض کیا ہے جو میں نے منادی میں شایع کیا تھا مگر ارجن کا طرز تحریر غیر شریفانہ نہیں ہوتا مگر گرو گھنٹال پرتاب ملاپ کی تحریریں نہایت فحش اور دل آزار ہوتی ہیں اور ستیہ وید م پرچارک تو فحش نویسی میں سب سے بڑھ گیا ہے۔ گوالیار کا ہندی اخبار جیاجی پرتاب بھی آیا ہے وہ بھی سب کا سب میری ہجو اور فحش نویسی سے بھرپور ہے۔

میں روزانہ ہندی ترجمہ و تفسیر قرآن مجید سنتا ہوں جو میں نے تیار کرایا ہے آج بھی سنا اور اصلاحات کیں۔

پانچ بجے نواب صاحب کوروائی اور بیگم صاحبہ درگاہ کی زیارت کو آئے۔ اور فوراً واپس چلے گئے۔ میں نے کل شام کو ان کی قیام گاہ پر ملنے کا وعدہ کیا ہے۔

ایک مسلمان جاٹ ملنے آئے۔ سونی پت کے قریب کسی گاؤں میں رہتے ہیں ہندو مذہب کے خلاف ان کو گاؤں کی زبان میں بڑی دلچسپ نظم یاد ہے۔ میں نے رات کو ٹھیرالیا۔ اور تخلیہ میں باتیں کیں۔ فتح محمد نظامی آج چلے گئے۔

آج منشی نذیر حسین صاحب کے لڑکے کا جلسہ ختم قرآن تھا میں بھی جانے والا تھا مگر موٹر اوکھلے سے ۹ بجے واپس آئی۔ بھائی محمد صادق پانچ مچھلیاں شکار کر کے لائے اس لئے نہ جاسکا۔

ابر آیا ہے۔ خبر نہیں اب اس کے آنے کی کس کو ضرورت ہے۔ یا دل بے ضرورت آتے ہیں تو کسی کو خوشی نہیں ہوتی۔

آج درگاہ کے ایک بخاری درویش کا انتقال ہوگیا۔ عرصہ دراز سے یہاں رہتے تھے۔

ٹیلیفون میں کسی آریہ نے فرضی آواز بناکر ترکی زبان بولی۔ میں سن رہا تھا کہ کئی آدمی ہنس رہے ہیں۔ آخر میں دوسرا آدمی اردو میں بولا کہ ایک کابلی آپ سے ملنے کابل سے آئے ہیں۔ میں نے کہا پہلے لالہ لاجپت رائے سے ملاقات کرادو۔ بارہ بجے رات کو یہاں بھیجدینا۔ یہ جواب نشتر بن کے لگا ہوگا۔

---

۲۴ رمضان ۱۳۴۵ھ منگل ۲۹ مارچ ۱۹۲۷ء

دن مسہل لیا تھا اس کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے دوران سر ہو رہا ہے دس بجے تک بمشکل کام کیا پھر لیٹ گیا۔ مولا جاٹ صاحب چلے گئے۔ نور محمد نظامی کوئٹہ سے ملنے آئے۔ سیتاپور میں رہتے ہیں کھڑے کھڑے ملنے آئے تھے۔ محبت سے بھرپور ہیں۔

امروہہ کے بڑے عربی مدرسہ کے مہتمم صاحب مولانا نعمت اللہ ملنے آئے سچے مخلص اسلام ہیں۔ دیرینہ تعلق میرے ساتھ رکھتے ہیں۔

انہی کے ساتھ دو بجے دہلی گیا۔ واحدی صاحب سے ملا۔ پھر بیگم صاحبہ کوروائی سے ملنے گیا وہاں سے سردار دیوان سنگھ صاحب اور لالہ دینا ناتھ صاحب سے ملنے گیا۔ مغرب کے وقت گھر میں آگیا۔

رات دس بجے تک ڈاک پڑھی اخبارات پڑھے پھر سو گیا چار بجے بیدار ہوا۔ ختم پڑھکر کام شروع کیا۔

سرگذشت آج مسٹر محمد علی نے پھر ۹ کالم کا مضمون سید حبیب صاحب ایڈیٹر سیاست کے خلاف لکھا ہے اور اس میں خواہ مخواہ مجھکو اور بقائی صاحب کو بھی دو چار گالیاں دیدی ہیں۔

اگرچہ اب میرا اور بقائی صاحب ایڈیٹر رسالہ پیشوا کا کچھ تعلق نہیں رہا اور بقائی صاحب نے میرے ساتھ کام کرنا اور میرے ہاں آنا بھی ترک کردیا ہے۔ پھر بھی مسٹر محمد علی لکھتے ہیں کہ پیشوا رسالہ حسن نظامی کی پیشوائی میں شایع ہوتا ہے۔

جس شخص کو کسی بات کی عادت ہوجاتی ہے پھر مشکل سے یہ عادت ترک ہوتی ہے۔ ۹ کالم کے مضمون میں لکھنا سیاست کے خلاف تھا مگر تمام پنجاب اور سب پنجاب کے اخبارات اور ظفر علی خاں وغیرہ کو گن گن کر گالیاں دی ہیں اور آخر میں ارشاد ہوا ہے کہ ہم نے آج سے سیاست کا تبادلہ ہمدرد سے بند کردیا۔ گویا جہاں پناہ نے اپنے ممالک محروسہ میں اسلامی اخبار سیاست کو بھی ممنوع الاشاعت قرار دیدیا۔ اللہ تعالے مسٹر محمد علی کے دماغ پر رحم کرے۔

قادیان کے اخبار الفضل نے بھی ایک لمبا چوڑا لیڈر میرے خلاف لکھا ہے خلاصہ یہ ہے کہ حسن نظامی شردہا نند کے قتل سے ازحد ڈر گیا ہے تاکہ وہ کسی بلا میں نہ پھنس جائے۔

قادیان کا الفضل بھول گیا جب قادیانی ڈپوٹیشن وائسرائے کے پاس گیا تھا اس وقت ایڈریس میں لکھدیا جاتا کہ شردہا نند کا قاتل حسن نظامی ہے۔ اخبار کے مضامین سے کیا فائدہ ہے۔

جی ہاں حسن نظامی بہت ڈرپوک آدمی ہے اور اہل قادیان رستم ہیں۔ سہراب ہیں چنگیز ہیں ہلاکو ہیں۔ نادر ہیں۔ نپولین ہیں۔ کچھ نہیں۔ نوشیرواں ہیں۔ ہندوان بزرگ ہیں کیونکہ ان کے پیشوا مہدی بھی تھے مسیح بھی تھے اور کرشن بھی تھے۔

قادیانی مذہب حملہ مذہب ہے۔ طعن مذہب ہے۔ پروپیگنڈہ مذہب ہے مسلمانوں کی خانہ جنگی مٹانے کے لئے اس کے خلاف کتنا ہی خاموش رہوں وہ نہیں چاہتا کہ میری خاموشی قائم رہے کیونکہ اس کے عقائد کی اشاعت غل و شور اور بحث و مباحثہ پر منحصر ہے۔

آج حور بانو نے بغیر سحری کے روزہ رکھا تھا دن بھر اس کا اثر رہا۔ مگر ان کی عبادت

و تہجد و تلاوت میں فرق نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ اس کے صبر کے طفیل مجکو بھی صبر کی ہمت دے۔

۲۵ رمضان ۱۳۴۵ھ بدھ ۳۰ مارچ ۱۹۲۷ء

دن دس بجے تک کام کیا۔ بیگم صاحبہ کور وائی خواجہ بانو سے ملنے آئیں۔ ساڑھے دس بجے خواجہ بانو مسز سہروردی سے ملنے رائے سینا گئیں میں بھی ساتھ گیا آنریبل محمود سہروردی صاحب اور انیس احمد صاحب بی۔ اے سے باتیں ہوئیں۔

بارہ بجے درگاہ میں واپس آیا۔ چار بجے تک کام کیا۔ پھر دہلی گیا۔ واحدی صاحب سے مل کر رائے سینا گیا۔ راجہ غضنفر علی خاں صاحب سے مخلوط انتخاب پر گفتگو کی آنریبل نواب سید مہر شاہ صاحب سے ملا۔ ان کے ہمراہ بیگم صاحبہ کور وائی سے ملنے گیا بیگم صاحبہ نواب سید مہر شاہ کے والد ماجد حضرت پیر سید حیدر شاہ صاحب جلال پوری کی مرید ہیں۔

بیگم صاحبہ کے ہاں روزہ افطار کیا۔ مغرب کی نماز پڑھی۔ بلگرامی صاحب سے باتیں کیں۔

رات | ابن عربی ساتھ ہیں۔ آٹھ بجے درگاہ میں واپس آیا۔ دس بجے تک ڈاک پڑھی پھر سو گیا چار بجے بیدار ہو کر ختم پڑھے۔ کام شروع کیا۔

سرگذشت | لیڈروں نے مسٹر محمد علی کی سعی سے ہندوؤں کا مطالبہ مخلوط انتخاب کا قبول کر لیا ہے۔ اس کے برخلاف بکثرت خطوط آرہے ہیں۔ مسلمانوں کی عام رائے اس فیصلہ کی مخالف ہے۔

بیگم صاحبہ نانا ودود نے ایک جھولا بھیجا تھا۔ آج اس پر سونے کے لئے روحہ اور دونوں بھائی آپس میں لڑے اور سب رو دئے۔ میں نے باریاں مقرر کردیں بچے جلدی لڑتے ہیں اور جلدی ملاپ کر لیتے ہیں۔

۲۶ رمضان ۱۳۴۵ھ جمعرات ۳۱ مارچ ۱۹۲۷ء

دن | آج تمام دن طبیعت خراب رہی۔ ڈاکٹر سید محمود کو پانچ صفحہ کا ایک خط لکھا۔ ریاست بجاور۔ اور بریاد اور علی گڑھ سے ملاقاتی ملنے آئے۔ کراچی سے نصر اللہ نظامی بھی آگئے۔ شام کو جمعرات کے آنے والے جمع ہوئے۔

رات | آٹھ بجے سب سے رخصت ہو کر زنانہ میں آیا اور دس بجے تک خطوط کے جواب لکھے۔ ہمارا نامہ نگار نصر اللہ خاں صاحب کا تار آیا کہ انہوں نے لاہور کے جلسہ کی صدارت قبول کر لی ہے۔

کسی مقبول احمد نے اسلام ترک کر کے آریہ مذہب قبول کر لیا ہے آریہ اخبارات مقبول احمد نظامی لکھ رہے ہیں۔ لوگوں کو مغالطہ ہو رہا ہے کہ میرے پرانے رفیق مولوی مقبول احمد نظامی سیوہاروی آریوں کا شکار ہو گئے۔ مگر وہ تو آریوں کے شکاری اور اسلام کے پجاری ہیں یہ کوئی فرضی مقبول احمد ہوگا۔

سرگذشت | روحہ کے خلاف اخبار بندے ماترم نے ایک نوٹ شائع کیا ہے اس کی دعاؤں کا مذاق اڑایا ہے۔ روحہ سے حسین نے کہا جو مشہور ہوتا ہے وہ بدنام بھی ہوتا ہے۔ روحہ نے کہا دعا کو برا کہنے والے پر اللہ میاں خفا ہو جاتے ہیں۔ جیسے محمد علی سے اللہ میاں خفا ہو گئے۔

دس بجے سویا۔ ڈیڑھ بجے بیدار ہوا۔ شب قدر کے سبب خواجہ بانو اور حور بانو تمام رات بیدار رہیں۔ مولود حور بانو نے پڑھا۔ تلاوت بھی جاری رہی۔ میں سو گیا چار بجے ختم پڑھے۔

منشی نذیر حسین صاحب تاجر کتب کے لڑکے نے پہلی بار قرآن مجید سنایا تھا انہوں نے اس کی بہت دھوم دھام سے خوشی کی۔ مطبوعہ رقعے تقسیم ہوئے۔ طشتریوں سمیت مٹھائی بانٹی۔

اصلی شادی یہی ہے۔ خدا ہر باپ کو یہ سعادت دے کہ اس کی اولاد حافظ قرآن ہو عامل قرآن ہو۔ عارف قرآن ہو۔

میں بھی روحہ کو حافظ بناؤں گا۔ لڑکوں کو ترجمہ پڑھاؤں گا۔ ان کو معاش کا علم زیادہ پڑھانا ہے کہ مسلمان بہت غریب ہو گئے ہیں۔

ہر مقام سے خطوط آرہے ہیں۔ مسلمان عہد کر کے محضر نامے بھیج رہے ہیں کہ آیندہ وہ کھانے پینے کی چیزیں صرف مسلمانوں سے خریدیں گے۔ کیونکہ غیر مسلم لوگ طہارت کی شرائط نہیں جانتے۔

عید آرہی ہے۔ ترک رسوم مشرکانہ و مسرفانہ کی تیاریاں کر رہا ہوں۔ عید کے بعد اپنی ساری قوت اس کام میں خرچ کرونگا اور دیکھوں گا کہ جن کو میری مریدی کا دعویٰ ہے۔ میری محبت کا دعویٰ ہے۔ میری اطاعت کا دعویٰ ہے۔ میری رفاقت کا دعویٰ ہے کہ وہ کس حد تک اس جنگی میدان میں میرے ساتھ کام کرتے ہیں۔ میں مر مٹنے والے آدمی لیکر میدان میں جاؤں گا یا میدان میرا ہوگا۔ یا میری قبر میدان کی ہوگی۔

دیکھتا ہوں نئے نئے کام نکلتے آتے ہیں اگر اس ایک ہی کام کا ہو گیا تو دوسرے کام کیونکر ہوں گے۔ مگر آواز غیب کہتی ہے کہ ان سب کاموں کی کفالت بھی اللہ کی مدد سے ہو جائے گی۔ تو اس ضروری کام کے لئے جھنڈا کھڑا کر دے۔

آج ۳۱۔ مارچ کو تنخواہیں بانٹ دیں تاکہ الوداع اور عید کی ضروریات لوگوں کی پوری ہو جائیں۔

آج ایک گمنام خط آیا ہے حیدرآباد کی مہر ہے غالباً سندھ حیدرآباد ہے۔ لکھا ہے اپریل کے پہلے ہفتہ میں تم کو قتل کر دیا جائے گا۔

لکھنے والے کو یہ معلوم نہیں کہ ہر آدمی ایک ہی ہفتہ میں کسی نہ کسی دن مر جاتا ہے اور موت کا کوئی نہ کوئی سبب بھی ہوتا ہے اور قتل بھی ایک سبب ہو سکتا ہے۔ بس خط کے راقم کا ارادہ اور اطلاع کوئی غیر معمولی چیز نہیں ہے۔

۲۷۔ رمضان ۱۳۴۵ھ جمعہ یکم اپریل ۱۹۲۷ء

دن الوداع | کا جمعہ ہے سارا گھر رات بھر جاگا اب دہلی جانے کی تیاریاں ہیں۔ جمعہ کی نماز عورتیں بھی دہلی میں پڑھیں گی۔

گیارہ بجے سب کو لیکر دہلی گیا۔ عورتوں نے بھیا کے مکان میں نماز پڑھی جو جامع مسجد کے قریب ہے۔ میں نے بابو خاں صاحب مرحوم ٹھیکہ دار عمارات شاہی حضور نظام کے مکان پر نماز پڑھی جو جامع مسجد سے متصل ہے۔ بھیا احمد واحدی صاحب اور قلندر جنگ نظامی اور جمالی صاحب اور دونوں لڑکے بھی ہمراہ تھے۔

تمام سڑکیں اور باغ اور پریڈ کا میدان نمازیوں سے بھرا ہوا تھا۔ غیر اقوام کے آدمی حیرت سے اس عظیم الشان عبادت کی سیر دیکھ رہے تھے۔

نماز کے بعد بھیا کے مکان پر آیا۔ لیٹ گیا باتیں کیں۔ عصر کے بعد درگاہ میں واپس آیا۔ ڈاک پڑھی۔ مغرب بچوں کے ساتھ پڑھی۔

رات | ساڑھے آٹھ بجے تک کام کیا۔ پھر ایک صاحب ملنے آئے جن سے گیارہ بجے تک ایک خاص مشورہ کیا۔ وہ دہلی چلے گئے میں سو گیا۔

سرگذشت | روحہ سے میں نے کہا حکیم سید محمد صاحب کو تم نے یاد نہیں کیا دعا نہیں مانگی ان کا شکایتی خط آیا ہے۔ بولی ان کی تسبیح تو روز

بڑا ہنتی ہوں اور دعا کو آپ نے نہیں کہا تھا۔ میری دعا تو جب قبول ہوتی ہے کہ آپ بیٹھتے جائیں میں مانگتی جاؤں۔ میری اکیلی دعا اللہ میاں قبول نہیں کرتے۔ میں نے کہا نہیں تمہاری اکیلی کی دعا قبول ہو جاتی ہے۔ تم خود دعا مانگا کرو۔

کوئٹہ سے خبر آئی محمد اسلم نظامی کا گذشتہ جمعہ کو انتقال ہوگیا۔ دہلی ہی میں ان کی حالت خراب ہوگئی تھی۔ ان کے والد کی عمر ۹۷ سال کی ہے ان کو جس قدر صدمہ ہو کم ہے۔ والدہ غم کے مارے دم بخود اور نیم مجنون ہوگئی ہیں۔ ایک خط محمد اسلم کی بیوہ کا آیا ہے بڑا دردناک ہے دو بچے خورد سال چھوڑے ہیں۔ بڑے بھائی کا خط بھی دل ہلانے والا ہے دنیا میں ایسے واقعات ہر جگہ ہو رہے ہیں یہ بڑی عبرت اور تکلیف کی دنیا ہے۔

ابدالی نظامی نے بڑا کام کیا دہلی سے کوئٹہ تک دو رات جاگتے رہے اور حفاظت کے ساتھ کوئٹہ پہنچایا خود بیمار ہوگئے۔

محمد اسلم کی خبر سے میرے گھر کے سب آدمیوں کو از حد صدمہ ہوا۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اور مرحوم کے وارثوں کو صبر دے۔

اپریل فول کے مضامین اخبارات شایع کر رہے ہیں۔ تبلیغ دہلی نے مہاراجہ بھرت پور کی نسبت شایع کیا ہے کہ وہ مسلمان ہوگئے۔

میں انگریزوں کے اس دستور کو پسند نہیں کرتا جاہل عوام اخباری خبروں سے بدگمان ہو جاتے ہیں۔ ایسی خبریں عارضی خوشی پیدا کرتی ہیں بعد میں مایوسی اور غصہ پیدا ہوتا ہے۔

آج میرے پڑوس میں رمضانو عورت کے ہاں چوری ہوگئی۔ سقہ قوم کی عورت ہے جمعہ کی نماز کو گئی تھی بعد میں دن کے وقت چوری ہوگئی۔

۲۸۔ رمضان ۱۳۴۵ھ ہفتہ۔ ۲۔ اپریل ۱۹۲۷ء

دن | گیارہ بجے تک کام کیا۔ نصر اللہ خاں نظامی سے باتیں کیں۔ جو کل کراچی سے آئے ہیں۔ صوبہ بہار کے رہنے والے ہیں۔ دہلی گیا۔ ڈاک پوسٹ ماسٹر کو دیکر نواب صاحب کوروائی سے ملنے گیا۔ ایک گھنٹہ بات چیت کرکے واپس آیا۔ واحدی صاحب کے ہاں بیٹھکر ڈاک دیکھی۔ دہلی کے ایک صاحب ملنے آئے۔ گوجرانوالہ کی ایک شادی ایجنسی کی شکایت کرتے تھے کہ اس کے ذریعہ جہلم کے ایک سپرنٹنڈنٹ سے اپنی کسی عزیز عورت کا نکاح کیا اور ان سب نے مل کر ایک رات کے بعد ان کو اور عورت کو نکال دیا۔

خبر نہیں اصلیت کیا ہوگی مگر اشتہاری شادیاں یقیناً قابل اعتبار نہیں۔ مجکو بھی ایک تلخ تجربہ ہو چکا ہے۔

مولانا ابوالکلام صاحب کا روزانہ اخبار پیغام جاری ہوگیا۔ آج میں نے بھی دیکھا جتنی دھوم تھی وہ بات نہیں ہے۔ اردو اخبار پنجاب کے سوا کوئی صوبہ اچھا نہیں نکال سکتا اور لیڈر لوگوں سے تو اخباری قابلیت سلب ہو چکی ہے۔

میرزا مبارک شاہ صاحب تیموری اور سردار دیوان سنگھ صاحب اور لالہ دینا ناتھ جی ملنے آئے۔

پھر ہفتہ کی دعوت کے احباب جمع ہوئے۔ اخبار گرو گھنٹال نے منادی کے مقابلہ کی باقاعدہ تیاری شروع کردی ہے۔ صوفی انجمن پرشاد کو مجھپر وار کرنے کے لئے منتخب کیا ہے۔ لالہ شام لال مالک و ایڈیٹر گرو گھنٹال خود بھی پچاس روپے ماہوار میرے خلاف جنگ کرانے کے لئے دینگے۔ پرچارک کے نام سے ایک اخبار جاری کیا جائیگا شام لال صاحب کو فکر ہے اور انہوں نے لکھا ہے کہ حسن نظامی کے سے دل و

دماغ والے ہندوؤں میں نہیں ملتے۔ اور پھر پھر کر ان کی نگاہ صوفی انجمن پرشاد پر پڑتی ہے اور صوفی صاحب نے لاہور کے ہندو اخبارات کے ہاں گشت شروع کردیا ہے۔

پہلے بھی لالہ شام لال نے مجکو اخبار کیسری کے ذریعہ گالیاں دیکر تیرہ ہزار روپے کمائے تھے اب پرچارک کے ذریعہ وہ اور صوفی صاحب کچھ کمانا چاہتے ہیں۔

چشم ما روشن دل ما شاد اگر یہ لوگ مجکو گالیاں دیکر کچھ کمالیں اور ہندو قوم کو احمق بنالیں تو میرا کچھ نقصان نہیں ہوگا۔

رات | سب نے مل کر کھانا کھایا۔ پھر سب کے ساتھ پیدل روانہ ہوا۔ ایڈورڈ پارک کا چکر لگایا۔ بھیا کے ہاں آیا۔ واحدی صاحب بقائی صاحب۔ جمالی۔ غزالی۔ ڈاکٹر محمد عمر صاحب۔ میرزا محبوب بیگ صاحب۔ پروفیسر حیدری صاحب وغیرہ احباب جمع ہوئے ملنسار نظامی بھی آئے ان کی بہن کا ہارڈنگ اسپتال میں اپریشن ہوا ہے۔ شفاعت اللہ خاں صاحب فیروزپور سے تشریف لائے انہوں نے برار کی تاریخ نہایت عمدہ لکھی ہے۔ آجتک ایسی جامع کتاب برار و دکن کی نسبت نہ لکھی گئی ہوگی۔ قلندر جنگ نظامی ملنے آئے ڈاکٹر محمد عمر صاحب ڈاکٹر بانو کی طرف سے منادی کی قیمت اور فطرہ کی رقم تبلیغ کے لئے لائے۔

ڈاکٹر بانو دو روپے سال قیمت کی پہلی خریدار ہیں اور ان کے بعد نواب تلاوت جنگ بہادر کے صاحبزادے دوسرے خریدار ہیں جنہوں نے اضافہ قیمت کا اعلان دیکھنے سے پہلے خود ہی دو روپے منادی کی قیمت کے بھیجے ہیں۔

مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیت علمائے ہند ملنے آئے۔ میں دروازہ کے باہر تک لینے گیا مسٹر محمد علی کے جھگڑے کے بعد مولانا سے یہ پہلی ملاقات تھی انہوں نے خود سبقت کی تو میں نے بھی سبقت کی۔

ڈھائی بجے رات تک احباب جمع رہے۔ پھر سو گیا۔ علی الصباح مستری عشقی نظامی اور ان کی بیوی نیچے آئے۔ عید کرنے گھر جاتے ہیں۔ میرے بچے بھی ابن عربی کے ساتھ دہلی آئے

۲۹ رمضان ۱۳۴۵ھ اتوار ۳۔ اپریل ۱۹۲۷ء

دن | بھیا کے ہاں ہیں۔ رمضان جا رہا ہے آج آخری دن ہے۔ گیارہ بجے تک بھیا کے ہاں رہا احباب آتے رہے۔ میرے حقیقی مرحوم بھائی کا ایک ہی لڑکا ہے۔ حسن مثنیٰ نام ہے وہ بھی ٹوپی اور جوتی کے لئے آیا ہے۔ میں زرد بانات کی جوتی پہنتا ہوں اس کے لئے بھی بنوائی تھی مگر ماشاءاللہ ۸ سال کا ہوا اس کا پاؤں میرے پاؤں سے بڑھ گیا ہے۔ جوتی چھوٹی ہوگئی۔ حسن مثنیٰ کو بہت ہی رنج ہوا۔ اور اس کے رنج سے مجھے صدمہ ہوا۔ اس کے والد نے مجھے پالا تھا اور وہ میری نازبرداری کرتے تھے مجھے بھی اس کی نازبرداری کا خیال رہتا ہے۔ فوراً نئی جوتی منگادی۔ میرے بعد اس کا نازبردار کون ہوگا۔

ملنسار نظامی ملنے آئے۔ ان کے والد خاکسار صاحب کچھ علیل ہیں حکیم نابینا صاحب سے ملنے گیا۔ پھر بازار جاکر بچوں کو ٹوپیاں دلوائیں۔ ایک بجے بھیا کے ہاں آیا۔ جمالی صاحب سے مضامین لکھوائے۔ تازہ اک پڑھی۔ درگاہ میں واپس آیا۔

شام تک لکھتا رہا۔ حور بانو کو آج روزہ کے سبب بہت پیاس ہے نڈھال ہوئی جاتی ہیں۔

محمد حسن صاحب ریاست بیکانیر سے ملنے آئے۔ علی گڑھ بی۔ اے کا امتحان دینے جا رہے ہیں۔ روح کو بلاکر دعا کرائی۔ زنانہ میں آکر جھولے میں لیٹ گیا۔ پانچ منٹ سویا۔ پھر اٹھا غسل کرکے چہل قدمی کی۔ رمضان کے چند منٹ باقی رہ گئے ہیں۔

بنوں سے سلطان علی نظامی کا خط آیا ہے کہ وہاں آج اتوار کو عید ہوگی۔

چھت پر چہل قدمی کی آج سردی بڑھ گئی ہے۔ صبح پارہ ۴۳ ڈگری پر تھا۔

سرگذشت تین چار دن سے روزنامچہ کی ترتیب گڑبڑ تھی آج اس کا بھی پروگرام بنادیا۔ مسلمان مہارانا کے خیرمقدم کے انتظامات کے لئے آج اپنے قلم سے ایک سو خط لکھے صحت ابتک درست نہیں ہوئی۔

حاجی شمس الدین نظامی رنگون میں ٹھیکہ داری کرتے ہیں۔ سیالکوٹ کے رہنے والے ہیں بڑے مخلص اور دانشمند مرید ہیں تبلیغ کی اعانت میں سرگرمی سے حصہ لیتے ہیں بات چیت کرکے سیالکوٹ چلے گئے۔

نواب صاحب کوروائی آج اپنی ریاست کو جارہے ہیں بہت نیک اور جوان صالح رئیس ہیں۔ مولانا عبداللہ سیلی کی قرأت سنکر بہت خوش ہوئے۔

ان کی والدہ سے ہولی کی نسبت گفتگو ہوئی میں نے کہا نواب صاحب بھوپال نے ہندو رعایا کی ہولی میں حصہ لیا اس پر بعض لوگوں نے اعتراض کیا ہے مگر میرا خیال ہے کہ ہولی موسمی تہوار ہے اس میں مسلمان حکمران کو اپنی رعایا کی دلجوئی کے لئے حصہ لینا گناہ نہیں ہے۔

بیگم صاحبہ نے کہا میری ریاست میں بھی ہندو مسلمانوں کو اولاد کی طرح سمجھا جاتا ہے۔

ہز ہائینس مہاراجہ صاحب نابھہ نے دہرہ دون سے ٹیلیفون ویکر میری کتاب سی پارۂ دل منگائی ہے ان کو اردو لٹریچر کا بڑا شوق ہے۔

چیف کمشنر صاحب دہلی کے حکم سے ڈپٹی کمشنر صاحب دہلی نے واحدی صاحب ایڈیٹر منادی کو اپنی کچہری میں کل کا بلاوا بھیجا ہے۔

اصلاح رسوم مشرکانہ و مسرفانہ کا کام شروع ہوگیا مشرکین کے ہاتھ کی چیز پر نہ کھانے کی تحریک کامیاب ہورہی ہے۔ روزانہ محضرنامے آرہے ہیں ان کو ایک علیحدہ کتاب میں شایع کیا جائیگا۔

لاڑکانہ میں فساد ہوگیا تھا آریہ اخبارات حسب عادت مسلمانوں پر الزام لگا رہے ہیں۔

آگرہ سے افسوسناک خبر آئی کہ میرے مرید مہاشہ عبدالکریم نظامی ایڈیٹر مسلم سیوک آگرہ کو ایک نظم کی اشاعت کے جرم میں تین مہینہ کی قید ہوگئی دو سو روپیہ جرمانہ بھی ہوا۔ یہ قید گویا مجکو ہوئی کہ عبدالکریم میرا ہی فرزند ہے۔ پہلے آریہ لکچرار تھا مسلمان ہوکر مرید ہوا۔ آگرہ میں نو مسلم آشرم قائم کیا۔ ہفتہ وار اخبار جاری کیا اس کی تکلیف میری تکلیف ہے۔ مگر دین کی حمایت میں جو تکلیف ہو وہ عین راحت ہو اس سے ہماری ہمتیں بلند ہوجائینگی۔

۴۔ شوال ۱۳۴۵ھ جمعرات ۷۔ اپریل ۱۹۲۷ء

دن صبح سے چار بجے تک کام کرتا رہا۔ ملاقاتیں کیں پھر دہلی گیا۔ واحدی صاحب اور ابن عربی کے ہمراہ کرم اللہ صاحب کی شادی میں شریک ہوا۔ مغرب کے وقت واپس آیا۔

رات جمعرات کے آنے والوں سے باتیں کیں۔ ۹ بجے زنانہ میں آیا ڈاک پڑھی دس بجے سوگیا۔ نیند بہت اچھی آئی۔ چار بجے بعد بیداری ختم ہونے کے بعد چہل قدمی کی کام شروع کیا۔

سرگذشت خان بہادر حبیب الرحمن خاں صاحب موجد آلہ برق الہی اور ان کے صاحبزادہ عبدالغفور خاں صاحب ملنے آئے تھے تبلیغی امور پر مفصل باتیں ہوئیں۔ احمد آباد سے عبدالرحمن ملنے آئے۔ متھرا سے ہنا طوائف ملنے آئی۔ یہ پچیس سال پہلے اپنی ماں اللہ بندی سکھو کے ساتھ درگاہ کے لنگر خانہ میں رہتی تھی بہت غریبی حال تہا۔ متھرا جاکر عروج ہوا۔ لاکھوں روپے کی مالک ہوگئی اب پیشہ اور ناچ گانا چھوڑ دیا ہے خانہ نشین ہے درگاہ میں چادر چڑہانے آئی تھی پچھلے زمانہ کی غریبی کو اب تک یاد کرتی ہے۔ جو گذشتہ تکلیف کو یاد رکھے اس کو موجودہ راحت بہشت معلوم ہونے لگتی ہے۔

محمد کرم اللہ صاحب حیدرآباد سے آئے ہیں جن کی آج شادی تھی۔ نواب کرامت جنگ افسر تعمیرات حضور نظام کے برادر زادہ ہیں خود بھی انجنیر ہیں۔ بہت لائق اور اسلام کے مخلص ہیں تبلیغ کو امداد دیتے ہیں جب نوکر ہوئے تو پہلی تنخواہ کا ایک حصہ تبلیغ کو دیا تھا۔

نواب خواجہ مصلح الدین کی لڑکی سے عقد ہوا ہے جو سرسید کے خاندان میں ایک مشہور شخص ہیں دہلی کے تمام امرا و شرفا و مشائخ جمع تھے۔ فوٹو بھی لیا گیا میں بھی شریک ہوا۔

دولہا نے سہرا نہ باندھا تھا قوال نے نکاح کے بعد سہرا گایا۔ ایک صاحب نے کان میں کہا جس سہرے کی تعریف ہے وہ ہے کہاں۔ میں نے ہنسکر جواب دیا عالم تصور میں۔

مولانا عبدالسلام صاحب نے آج تصوف پر خوب تقریر کی ابتدا روحی باتوں سے ہوئی تھی۔ میں نے اس سے پوچھا تم روز یا اللہ کا وظیفہ پڑہتی ہو کبھی تم نے اللہ میاں کی آواز بھی سنی۔ بولی ہاں برسات میں سنی تھی بڑی گرج دار آواز تھی۔

واحدی صاحب اور حکیم خسرو شاہ نظامی وغیرہ احباب بھی آئے تھے۔

آج تمام دن مہارانا صاحب کے خیرمقدم کی تیاریوں میں صرف ہوا۔ آٹھ ہزار اشتہارات آٹھ شہروں کو بھیجے اور سب کو خطوط بھی لکھے۔ دفتر کا تمام عملہ بھی اسی کام میں مصروف رہا۔

رات کو تار آیا کہ مہارانا کو بخار ہے وہ نہ آسکینگے اس مارے بڑی پریشانی ہوئی خدا کرے اچھے ہوجائیں ورنہ لاکھوں مسلمانوں کو مایوسی ہوگی۔ میں نے ایک طویل تار بھیجدیا۔ انجمن حمایت اسلام کا تار بھی آیا تھا اس کو بھی جواب دیدیا۔

آج یکایک سردی بڑھ گئی ابر گھرا ہوا ہے۔ کہیں برف پڑی ہے۔ پارہ صبح ۶۹ ڈگری پر تھا۔

دہلی کے بے فکر مسلمان ابتک عید کی خوشیوں میں مصروف ہیں آج درگاہ میں بھی تیس چالیس ہزار آدمی آئے ہوں گے ساری سڑک موٹروں اور تانگوں سے بھری ہوئی تھی۔

زید کو منادی اخبار کی ڈاک کی ٹوکری میں بٹھا دیا۔ ٹوکری پر لیبل لگا ہوا ہے منادی کی ڈاک۔ علی نے اعلان کیا یہ منادی کی ڈاک آئی ہے۔ بڑا پارسل ہے۔ زید بہت خوش ہوا وہ چینی کی مسجد میں روز سجدے کرتا ہے۔

۵۔ شوال ۱۳۴۵ھ جمعہ ۸۔ اپریل ۱۹۲۷ء

دن جمعہ تک کام کیا درگاہ میں بچوں سمیت جمعہ کی نماز پڑہی۔ پھر رات کے دس بجے تک کام کرتا رہا۔

رات دس بجے کام ختم کرکے سوگیا۔ چار بجے بیدار ہوکر ختم پڑہے پھر کام شروع کیا۔

سرگذشت پرسوں احمد آباد جانا ہے۔ حضرت سید سیف اللہ شاہ صاحب کے لڑکے کی شادی میں شریک ہونا ہے۔ اس لئے آج بہت زیادہ کام کرنا پڑا۔ کمر دکھ گئی تو لیٹ گیا۔ پانچ منٹ کے بعد پھر لکھنے لگا۔

ابر آیا خوب کڑاک چمک سے بارش ہوئی۔ دن کو چراغ جلائے۔ دہلی میں مرزا محبوب بیگ صاحب کے چھاپہ خانہ کے برقی کھمبہ پر بجلی گری سب تار جل گئے مکان و جان کا نقصان نہیں ہوا۔

۶۔ شوال سنہ ۱۳۴۵ھ ہفتہ ۹ اپریل سنہ ۱۹۲۷ء

دن آج بھی صبح سے شام کے پانچ بجے تک لگاتار کام کیا۔ مولانا وحشی صاحب اپنے ہندو احباب کے ہمراہ ملنے آئے۔ چھ بجے دہلی گیا۔ درگاہ کے قریب واحدی صاحب اور جمالی صاحب آتے ہوئے ملے ان کو واپس دہلی لے گیا۔ آج واحدی صاحب کی لڑکی رابعہ بھی ۳ میل پیدل آئی۔ سات آٹھ سال کی عمر ہے کمال کیا۔

واحدی صاحب کے ہاں ہفتہ کی دعوت کے احباب جمع ہوئے

رات کھانا کھا کر بھیا کے ہاں گیا۔ وہ میرٹھ گئے ہوئے ہیں عشقی بانونے سب انتظامات ٹھیرنے کے کر دیئے۔ محمد فضل الرحمٰن بھیا کے برادر زادہ نے مدار المہام کی نزلت کے بارہ بجے تک احباب جمع رہے۔ بارش ہوتی رہی۔

سرگذشت آج احمد آباد سے تار آگیا کہ شادی بدھ کو ہے اور میں جمعرات کو مہارانا آمود کے ہمراہ لاہور جانا چاہتا ہوں۔ اس لئے سفر احمد آباد ملتوی کر دیا۔ آج اور کل تمام دن اخبار منادی کی تیاری اور خطوط کے جوابات اور مہاراناآمود کے خیر مقدم کے انتظامات میں مصروف رہا۔ مہارانا صاحب کے لئے دہلی سے لاہور تک ہر مقام پر خیر مقدم کا بندوبست کیا ہے۔ آٹھ ہزار اشتہار ہر شہر کے علیحدہ علیحدہ تقسیم کئے ہیں۔ خطوط علیحدہ لکھے ہیں تاکہ نو مسلم راجپوت بکثرت جمع ہوں اور مہارانا سے ملیں۔

آج روحہ کی نسبت محمد یعقوب قریشی نظامی نے حیدرآباد سے لکھا تھا کہ آپ کی روحانیت کی جانشین روحہ ہوگی۔ میں نے روحہ سے کہا بولی ہاں انہوں نے لکھا ہے مگر ایسا ہوگا نہیں۔ روحہ کی یہ بات بڑی عمر والوں کی سی تھی۔

بے موسم کی بارش نے لوگوں کو بیمار کرنا شروع کر دیا ہے۔

۷۔ شوال سنہ ۱۳۴۵ھ اتوار ۱۰۔ اپریل سنہ ۱۹۲۷ء

دن صبح بھیا کے ہاں کھانا کھا کر واحدی صاحب کے ہاں آیا۔ مسلمان مہارانا کی نسبت دہلی کے جو پوسٹر تیار ہوئے ہیں ان کو خطوط کے ذریعہ بھجوایا چسپاں کرنے کا بندوبست کیا۔ پھر واحدی صاحب اور سمیع صاحب وغیرہ احباب کے ہمراہ سبزی منڈی گیا ایک بیمار کو دیکھنا تھا۔ ابن عربی بھی ساتھ تھے۔

عصر کے وقت بھیا کے ہاں کھانا کھایا ان کی بڑی لڑکی بیمار ہے میرٹھ سے لائے ہیں۔

قریب مغرب درگاہ میں آیا۔ مستری عشقی اور ان کے لڑکے آج عید کر کے وطن سے آگئے۔

رات چینی کی مسجد میں مغرب کی نماز پڑھی پھر ڈاک دیکھی دس بجے سویا۔ بارش آج بھی ہوئی چار بجے بیدار ہوا۔ کام شروع کر دیا۔

سرگذشت مہارانا کے استقبال کے لئے پوری کوشش ہو رہی ہے۔ مختلف شہروں سے تیاریوں کی اطلاعات آگئی ہیں۔

آج دہلی کے ایک بڑے مسلمان لیڈر کی نسبت معلوم ہوا کہ وہ میرے تبلیغی کام سے ناخوش ہیں اور چاہتے ہیں کہ میں اس کو ترک کر دوں۔

مفتی محبوب علی شہید کے قتل کا جن ہندوؤں پر الزام تھا ان کو صاف بری کر دیا گیا۔

تیرہ دن تک پولیس بے خبر رہی اور تیرہ دن کے بعد جب میں نے پوسٹر شائع کیا اور چیف کمشنر صاحب کو پوسٹ کارڈ بھجوائے تب گرفتاریاں ہوئیں اور مقدمہ چلا ایسی حالت میں عدالت کو کیا ثبوت مل سکتا تھا۔ قصور عدالت کا نہیں سب تحقیقات میں دیر ہونے کی وجہ ہے۔

میں اس ایجی ٹیشن کو ختم نہ کروں گا۔ ہر مسلمان کے دل پر محبوب علی کی مظلومیت نقش کر دوں گا۔ انگریز دیکھ لیں گے کہ میں ایسا ہی کروں گا۔ کیونکہ ایک بے گناہ کا خون محض اس لئے کہ وہ مسلمان تھا رائیگاں نہیں جا سکتا۔

آج جب ہم سب چینی کی مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے۔ زید نے ضد کی اور وہ بھی مسجد میں آیا اور چار پانچ سجدے کئے۔

خدا نے ان سجدوں کو بڑی پیاری نظروں سے دیکھا ہوگا۔ کہ ایک سال عمر کا نمازی اس کے سامنے جھک رہا تھا۔

آج ایڈیٹر صاحب رسالہ دستکاری ایک سلیٹ لائے تھے جو انہوں نے ایجاد کی ہے۔ یہ لوہے کی بنائی ہے پتھر کی سلیٹ بچوں سے ٹوٹ جاتی تھی ایڈیٹر صاحب نے لوہے کی چادر پر سلیٹ کا مسالہ لگا دیا ہے۔ جرمن والوں نے کاغذ کی سلیٹ بنائی تھی۔ مگر اس پر سے مسالہ جلدی اتر جاتا ہے۔ معلوم نہیں لوہے کی چادر پر مسالہ قائم رہے گا یا نہیں۔ اس کی قیمت چار آنے مقرر کی ہے۔

۸۔ شوال سنہ ۱۳۴۵ھ پیر ۱۱۔ اپریل سنہ ۱۹۲۷ء

دن ایک بجے تک کام کر کے دہلی گیا۔ مہارانا کی آمد کے انتظامات کئے۔ عصر کے بعد درگاہ میں واپس آیا۔ ڈاک پڑھی مغرب کی جماعت چینی کی مسجد میں ہوئی۔

رات دس بجے تک خطوط کے جوابات لکھے ۲۴۔ اپریل کے مضامین تیار کئے پھر سو گیا۔ ایسی نیند آئی کہ چھ بجے بمشکل بیدار ہوا۔

سرگذشت موسم میں پھر خنکی پیدا ہو گئی ہے پارہ صبح ۶۵ ڈگری پر تھا۔ حکیم محمد احمد خاں صاحب کی دوا استعمال کر رہا ہوں۔ اس سے بھوک اور نیند بڑھ گئی ہے۔ لاہور جانا ہے۔ پھر حضرت امیر خسرو کے سالانہ عرس کے انتظامات کرنے ہیں مگر خطوط کے انبار لگے ہوئے ہیں دیکھئے کیونکر پورے ہوں گے۔

مجی ملازم عید کے دن سے پھر آگیا ہے۔ کتاب ہراول فوج تقسیم ہونے لگی۔ پوسٹروں کی تقسیم بھی شروع ہو گئی۔ اب منادی سے علیحدہ جا رہے ہیں۔

ملاقاتی مسلسل آتے ہیں۔ ایک نابینا صاحب اپنی ناراض بیوی کے لئے تعویذ لینے آئے تھے کہ راضی ہو جائے میں نے دیدیا پھر دوسرا تعویذ مانگا کہ دوسری بیوی کرنا چاہتا ہوں اس کے لئے بھی نقش دیجئے۔ میں نے انکار کیا۔ بولے جب مجھ میں دو بیویاں کرنے کی طاقت ہے تو آپ کیوں انکار کرتے ہیں میں نے کہا مسلمانوں کا فکر اور خرچ گھٹانا میرا مشن ہے اور دو بیویوں سے خرچ اور فکر بڑھتا ہے۔

حکیم مسیح الملک کے صاحبزادہ کی اہلیہ بہت سخت بیمار ہیں آج خبر آئی حالت بہت نازک ہے۔ دق کا مرض ہے۔

آریہ اخبارات مہارانا کی آمد سے سراسیمہ ہیں اور لکھ رہے ہیں کہ کوئی مہارانا مسلمان نہیں ہے۔

۹۔ شوال سنہ ۱۳۴۵ھ منگل ۱۲۔ اپریل سنہ ۱۹۲۷ء

دن آج جسم بہت افسردہ ہے کام کیا مگر زیادہ نہ ہو سکا۔ لیٹا رہا۔ ملنے والے بھی بہت سے آئے۔ بہاولپور، درفت آباد اور دہلی اور بلند شہر سے ملاقاتی آئے۔ مستری عشقی نظامی نے عرس کے انتظامات شروع کر دیئے۔ عمارت صاف کرا رہے ہیں۔ مغرب کی نماز چینی کی مسجد میں پڑھی۔

رات دس بجے تک کام کر کے سو گیا۔ تین بجے بیدار ہوا۔ خواجہ بانو اور حور بانو

حسب معمول تہجد پڑھ رہی تھیں۔ میں نے بھی ختم پڑھا۔ پھر کام شروع کیا۔ سردی زیادہ ہے مچھر بھی بڑھ گئے ہیں۔

سرگذشت | عبد الباسط بدایونی پیڑے لائے تھے میں نے بھی آدھا پیڑا کھا لیا۔ [illegible] نہیں آتی۔

فرخ آباد کے [illegible] دوگھنٹہ صحبت کی [illegible] معلوم ہوتے [illegible] صاحب کچھ کہنے آئے تھے آج منادی روانہ کر [illegible] روانہ ہوگا۔ مہاراناکے خیر مقدم کی تیاریوں کی ہر مقام سے خبریں آرہی ہیں۔ دہلی میں بھی استقبال کا بہت جوش ہے میرزا محبوب بیگ صاحب مالک محبوب المطابع نے پچیس روپے اس خرچ کے لئے دیئے۔ دہلی سے خبر آئی کہ حکیم مسیح الملک اجمل خاں صاحب کے صاحبزادے کی اہلیہ کا انتقال ہوگیا۔

۲۴۔اپریل کے منادی کے مضامین لکھے [illegible] کیونکہ سفر لاہور وغیرہ کے سبب پھر فرصت نہ ہوئی

۱۰۔شوال ۱۳۴۵ھ چہارشنبہ ۱۳۔اپریل ۱۹۲۷ء | دن مہاراناکی آمد [illegible] کل

لاہور جانا ہے [illegible]

پرسوں ریلوے اسٹیشن کے افسر [illegible] فارم معاف کرنے کے متعلق خط لکھا تھا۔ آج خلاف امید جواب آیا [illegible] سے کہ ملاقات میں سے بھی کوئی راضی نہ ہوا آخر ۷ بجے [illegible] بوجودی [illegible] صاحب نے غیر معمولی ہمدردی [illegible] اور [illegible] ایسے لوگوں کا میرے دل پر بڑا گہرا اثر ہوتا ہے [illegible] احسان اور اخلاص کی غلام بن جاتی ہے۔

دہلی میں سمجھا [illegible] کہ مسلمان مہارانا کوئی شخص نہیں ہے [illegible] کوئی ریاست [illegible] اعلان کر دیا ہے۔ اخبار [illegible] ایک [illegible] صاحب کے خلاف شائع کیا ہے۔ [illegible] ہندوستان ٹائمز [illegible] مضامین لکھے [illegible] پنجاب کے آریہ اخبارات بھی سرگرمی سے مہارانا کی [illegible] مخالفت کر رہے ہیں [illegible] مرزا حیرت نے بھی میرے اعلان کی تردید میں کچھ لکھا ہے۔ دہلی کے مسلمان [illegible] ہیں کس کو سچ جانیں۔ [illegible] گی

[illegible] صاحب کے ہاں کھانا کھایا [illegible] انتظامات کئے۔ [illegible] کے محمد اسمٰعیل صاحب اور [illegible] مولانا [illegible] صاحب اور [illegible] غزالی اور [illegible] صاحب اور مرزا محبوب بیگ صاحب [illegible] صاحب [illegible] رہے تھے۔

رات | مغرب کے بعد [illegible] صاحب تشریف لائے [illegible] ڈاکٹر بانو نے دو زرین ہار مہارانا کے لئے تیار کئے ہیں امام صاحب جامع مسجد بھی تیاریاں کر رہے ہیں اور دوسرے مسلمانوں کو صبح ریل پر جانے کی ترغیب دلا رہے ہیں رات کے ۱۲ بجے تک انتظامات میں مصروف رہا۔ پھر [illegible] صاحب کے ہاں سو گیا۔ ۵ بجے بیدار ہو [illegible] سب کے ساتھ ریل پر گیا۔ وہاں جا کر دیکھا کہ ہزارہا مسلمان پہلے سے موجود ہیں۔ ہر ایک کے ہاتھ میں [illegible] کھڑے ہیں۔ حاجی عبد الغنی صاحب [illegible] محمد انوار صاحب [illegible] لئے موجود ہیں۔

۱۱۔شوال ۱۳۴۵ھ پنجشنبہ ۱۴۔اپریل ۱۹۲۷ء | دن ساڑھے چھ بجے مہارانا

کی ٹرین آئی مہارانا فرسٹ کلاس میں تھے۔ میں اور امام صاحب جامع مسجد اور حاجی [illegible] الغنی صاحب اور [illegible] صاحب مبلغ گاڑی کے اندر جاکر ملے پھر مہارانا کو باہر [illegible] تکبیروں کے نعرے بلند ہوئے ہار پہنائے گئے۔ اسٹیشن کے اندر پانچ ہزار کے قریب مسلمان جمع تھے۔

میرے دفتر کے سب آدمی اور آدمہ کے بابو اللہ بخش نظامی و محمد اسرائیل نظامی پچھلی رات سے ریل پر آگئے تھے۔ پلیٹ فارم پر جگہ نہ ہونے کی وجہ سے پانچ ہزار مسلمان باہر کھڑے تھے اس لئے مہارانا کو ایک اسٹیشن کے باہر کھڑے تھے اس لئے مہارانا کو لیکر اسٹیشن کے باہر آیا اور ایک بلند مقام پر کھڑا کر کے ڈاکٹر محمد عمر صاحب کے ہاں کے زرین ہار مہارانا کو پہنائے اور مہارانا کا چھپا ہوا پیغام سب مسلمانوں کو سنایا۔ اس کے بعد امام صاحب جامع مسجد نے مہارانا کے لئے نہایت موثر الفاظ میں دعا مانگی خواجہ بانو اور حور بالو اور ڈاکٹر بانو اور [illegible] بھی مہارانا کو دیکھنے ریل پر آئے تھے انہوں نے موٹر میں سے یہ سیر دیکھی۔

یہاں سے فارغ ہوکر ریلوے مسلم ہوٹل میں آئے یہاں مسلم ہوٹل کے مالک صاحب نے مہارانا اور سب ممتاز مسلمانوں کے ناشتہ کے لئے پر تکلف سامان تیار کیا تھا۔ ناشتہ کے بعد تھوڑی دیر کے لئے مہارانا کو کرسی پر کھڑا کیا گیا تاکہ بعد کے آئے ہوئے ہزار ہا مسلمان بھی ان کو دیکھ لیں۔ اس کے بعد مہارانا ٹرین میں تشریف لائے اور جوق جوق مسلمان ملنے آتے رہے۔ پولیس کا بہت اچھا انتظام تھا۔ یورپین پولیس بھی موجود تھی۔ مولانا عبد اللہ صاحب سیفی نے مہارانا کو قرآن مجید سنایا مہارانا نے پانی کا گلاس منگا کر مجھے پلایا۔ اس کے بعد میرا جھوٹا پانی سب کے سامنے خود پیا مسلمان جوق جوق ملنے آرہے تھے۔ دو گھنٹہ میں دس ہزار مسلمانوں سے ملاقات کی سوا آٹھ بجے گاڑی روانہ ہوئی تکبیروں کے نعرے دو گھنٹہ تک گونجتے رہے۔

دہلی سے روانہ ہوکر غازی آباد پر گاڑی ٹھیری وہاں بھی غازی آباد کے اور اطراف کے دیہات کے مسلمان کئی ہزار کی تعداد میں جمع تھے۔ بینڈ بج رہا تھا یا نبی سلام علیک کا ترانہ بجا رہا تھا۔ پھولوں کے ہار اور پان اور میوہ پیش کیا گیا۔

اس کے بعد غازی آباد سے میرٹھ تک گاڑی نہیں ٹھیری مگر درمیانی اسٹیشنوں پر مسلمان قطاریں بنائے ہوئے کھڑے ملتے تھے میں نے مہارانا کا پیغام گاڑی سے باہر پھینکدیا۔ [illegible] ہزار کاپیاں چھپوا کر ساتھ لیچلا ہوں۔

میرٹھ شہر کے اسٹیشن پر ٹرین پہنچی تو ایک میل سے آدمیوں کا ہجوم نظر آنے لگا سب پلیٹ فارم بھرے ہوئے تھے۔ بیس ہزار آدمیوں کا مجمع تھا۔ میرٹھ کے نامی مسلمانوں کی طرف سے ایڈریس اور قصیدے پیش ہوئے۔ کئی بار پھولوں کے اور ریشمی اور سات آٹھ خوان مٹھائی اور میوہ کے مسلمانوں نے ساتھ کئے۔

یہاں سے ٹرین میرٹھ چھاؤنی پہنچی اس جگہ بھی بیس ہزار کے قریب مسلمان جمع تھے لال کرتی [illegible] بازار کے سب بڑے بڑے رئیس بھی آئے تھے۔ خان بہادر بھیا بشیر الدین صاحب رئیس لال کرتی اور میرٹھ کے رئیس اور خان بہادر حاجی وجیہ الدین صاحب اور خان بہادر شیخ وحید الدین صاحب کے صاحبزادے بھیا رفیع الدین صاحب وغیرہ تمام عمائد موجود تھے۔ یہاں بھی سینکڑوں ہار پھولوں کے اور متعدد ٹوکرے پھلوں اور مٹھائی کے مہارانا کو دیئے گئے۔ بھیا بشیر الدین صاحب کے ہاں سے تکلف کھانا بھی آیا تھا۔ محمد الٰہی صاحب نے ٹھنڈے پانی کی صراحی ایک خوبصورت تپائی اور

چوبی کٹگر میں رکھکر نذر کی۔ یہیار فیع الدین صاحب مظفر نگر تک ساتھ رہے حاجی حفیظ الدین صاحب کے لڑکے غلام نظام الدین باوجود کمسنی کے کنٹھے لئے ہوئے ہمراہ تھے۔ میرٹھ شہر اور میرٹھ چھاؤنی کا اسلامی جوش دہلی سے بہت بڑھا ہوا معلوم ہوتا تھا۔

یہاں سے روانہ ہوکر گاڑی منصور پور پر ٹھیری وہاں بھی مسلمان جمع تھے۔ ایک بوڑھی عورت کسی گاؤں سے مہارانا کو دیکھنے آئی تھی مگر ہجوم کی وجہ سے آگے نہ آسکتی تھی مہارانا نے سب آدمیوں کو ہٹا کر اس کا سلام لیا اور خود اس کو سلام کیا اس کا حاضرین پر بہت اثر ہوا۔ چھوٹے بچوں اور عورتوں کے ساتھ مہارانا بڑی مہربانی کا برتاؤ کرتے تھے۔

اس کے بعد ٹرین مظفر نگر پہنچی وہاں بھی پندرہ ہزار مسلمان جمع تھے اور ٹرین کے دونوں طرف آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے۔ میوہ اور پھول یہاں بھی بہت سے مسلمان لائے تھے۔

میرٹھ میں ایک صاحب نے میوہ کا پارسل چلتی گاڑی میں پھینکا جو میرے بازو پر لگا میں نے کہا یہ بہت ہی مزیدار پھل ہے جس کو میرے بازو نے کھایا۔

مظفر نگر کے بعد دیوبند کے مقام پر عظیم الشان مجمع مسلمانوں کا موجود تھا تمام علماء اور مدرسے کے طلباء بھی آئے تھے۔ اس کے بعد سہارنپور پر تو آدمیوں کا جنگل نظر آتا تھا تیس چالیس ہزار آدمی جمع تھے۔

دیوبند سے سہارنپور تک انجمن اصلاح المسلمین کے والنٹیر حافظ عبد الغفار صاحب کے ہمراہ استقبال کے لئے آئے تھے جو سہارنپور تک ساتھ رہے سہارنپور کے رؤسا بھی آئے تھے یہاں بکثرت میوہ اور پھول اور مٹھائی اور قصائد پیش کئے گئے۔ اس کے بعد انبالہ چھاؤنی پر تیس چالیس ہزار مسلمانوں نے استقبال کیا ہر اک اسٹیشن پر بینڈ باجے جھنڈے اور نشانات ملتے ہیں اور تکبیروں کے نعروں سے اسٹیشن گونج جاتے ہیں۔ انبالہ شہر پر بھی دس بارہ ہزار مسلمان موجود تھے۔ انجمن تبلیغ الاسلام کے اراکین اور سب نامور مسلمان آئے تھے۔ اس کے بعد جگادھری راجپورہ سرہند پر بھی ہزارہا مسلمان خیر مقدم کے لئے موجود ملے۔ راجپورہ پر پٹیالہ کے مسلمان بھی آئے تھے اور ہر بڑے اسٹیشن پر اطراف کے اور قصبات کے بڑے بڑے مسلمان جمع ہو جاتے تھے۔ لدھیانہ پر مولانا حبیب الرحمن صاحب صدر خلافت کمیٹی اور ڈاکٹر محمد شریف صاحب منتی اور انجمن اخوان الصفا وغیرہ اراکین اسلام نے اسٹیشن کے باہر ایک شاندار اسٹیج بنایا تھا جہاں مہارانا کو اتار کر لے گئے اور ان کو اڈریس دیا گیا اور پھولوں کی ایک چادر اڑھائی گئی۔ ایک نفیس کپڑے پر پھول سئے گئے تھے۔ یہاں فضل محمد نظامی وغیرہ بھائی بھی ملے۔ بیس پچیس ہزار مسلمانوں کا مجمع تھا سہارنپور پر محمد صادق نظامی پان اور مشہودی نظامی مٹھائی لیکر آئے تھے جالندھر چھاؤنی پر تیس ہزار مسلمان جمع تھے۔ تمام ہوشیارپور اور جالندھر کے قصبات کے راجپوت آگئے تھے۔ میرے بیس سال کے دوست فدائی صاحب بھی آئے تھے۔ یہی حال جالندھر شہر کا تھا۔ وہاں بھی بیس پچیس ہزار آدمی تھے۔ دوراہا اسٹیشن پر مولوی عبد القادر صاحب عرشی بھی آئے تھے اور تمام چھوٹے اسٹیشنوں پر مسلمانوں کے ہجوم ملتے تھے۔

رات آٹھ بجے کے بعد گاڑی امرتسر پہنچی ایک میل سے آدمیوں کا ہجوم شروع ہوا۔ پچاس ہزار آدمی اسٹیشن کے اندر اور چاروں طرف جمع تھے۔ اور معلوم ہوا کہ پچاس ہزار کے قریب مسلمان باہر رہ گئے اندر آنے کی جگہ نہ ملی۔ شہر کے تمام رئیس موجود تھے۔ لوگ ٹرین کی چھتوں پر چڑھ گئے۔ شیشے توڑ کر اندر گھس آئے بہت سے زخمی ہوئے۔ ہر مقام پر عجیب و غریب اسلامی جوش پایا جاتا تھا۔ ½۹ بجے لاہور چھاؤنی پر گاڑی پہنچی وہاں بھی بیس پچیس ہزار آدمی جمع تھے۔ دس بجے کے بعد ٹرین لاہور پہنچی۔ آدمیوں کا جنگل نظر آتا تھا۔ اندر اور باہر ایک لاکھ آدمی سے زیادہ جمع تھے۔ ہر چند انتظام کیا گیا لیکن ٹرین سے اترنا دشوار ہوگیا۔ بہزار دقت مجھکو اور مہارانا کو اتارا گیا۔ مہارانا مجھے گود میں لئے ہوئے تھے جب ریل کے پل پر چڑھے تو ایسا معلوم ہوا کہ پل صراط پر جا رہے ہیں چند منٹ تک سانس نہ آسکا۔ ہجوم نے مجھکو تو بالکل ادھ موا کر دیا۔ ریل کے پل کی درمیانی چوبی اور آہنی دیوار ٹوٹ کر پاش پاش ہوگئی۔ آخر آدمیوں کے سیلاب میں مہارانا مجھکو لئے ہوئے غوطے کھاتے موٹر تک پہنچے اور موٹر پر کھڑے ہوکر دیکھا کہ سامنے کے سب عمارات ان میدان آدمیوں سے بھرے ہوئے تھے سوائے آدمیوں کے کوئی چیز نظر نہ آتی تھی۔ اس ہجوم سے موٹر کا نکالنا دشوار ہوگیا اور موٹر ڈیڑھ دو گھنٹہ کی کشمکش کے بعد بہزار دقت قیام گاہ تک پہنچی۔ میاں عبد العزیز صاحب بیرسٹر کے مکان پر قیام ہوا۔ کھانا کھایا عشا پڑھی ڈیڑھ بجے سو گیا۔ مستری حبیب خاں نظامی اور محمد شفیع صاحب سوداگر دہلوی میرے ساتھ آئے ہیں۔

مہارانا کے دل پر آج کے ہر مقام کا بڑا اثر ہے۔ آج وہ تمام دن سلام کرتے کرتے تھک کے چور ہو گئے ہوں گے ان کو ٹرین کے دونوں طرف جانا آنا اور سلام کرنے پڑتے تھے اور جوش میں بھرے ہوئے ہجوم سے مصافحہ بھی کرنے پڑتے تھے۔ ایسا جوش اور ایسی بیتابانہ محبت میں نے تمام عمر کبھی مسلمانوں میں نہیں دیکھی۔

۱۲ شوال ۱۳۴۵ھ جمعہ ۱۵ اپریل ۱۹۲۷ء

دن - ۷ بجے بیدار ہوکر قضا نماز پڑھی۔ اس کے بعد ناشتہ کیا۔ ½۸ بجے جلوس کے لئے مہارانا کے ساتھ روانہ ہوا۔ موٹر میں دائیں طرف مہارانا ہیں بیچ میں میں ہوں میری برابر میاں سر محمد شفیع ہیں سامنے پیر صاحب ہیں جو بہروچ سے مہارانا کے ساتھ آئے ہیں اور بہروچ کے جاگیردار اور مجسٹریٹ اور نامور پیرزادہ ہیں۔ ان کے برابر انجمن حمایت الاسلام کے سکرٹری صاحب ہیں۔

مسلمانوں نے جھنڈیوں اور کپڑوں اور ریشمی پاندانوں اور بندنواروں اور نقرئی زرق چمکدار ہلالوں اور شامیانوں سے بازار آراستہ کئے ہیں آگے آگے مسلمانوں کی انجمنیں نظمیں پڑھ رہی ہیں گو یہ جوش رہی ہیں۔ کابلی پٹھان تیس چالیس جمع ہوکر رقص کرتے جاتے ہیں چاروں طرف سے پھولوں کی بارش ہو رہی ہے۔ بار بار پھولوں سے موٹر بھر جاتی ہے تو ہار اور کنٹھے مسلمانوں کو تقسیم کرکے موٹر کو خالی کیا جاتا ہے تھوڑی دیر کے بعد پھر اتنے پھول آتے ہیں کہ سواریاں سینے تک پھولوں میں چھپ جاتی ہیں۔ ½۱۲ بجے جلوس روانہ ہوا اور ایک بجے کے بعد جلسہ گاہ میں پہنچی۔ کم سے کم دو لاکھ آدمی جلوس میں شریک ہوئے۔ لاہور کے بڑے بڑے آدمیوں نے کہا کہ ہم نے کبھی اتنا بڑا اور ایسا شاندار جلوس نہیں دیکھا تھا۔

جمعہ کی نماز انجمن کے خیموں میں میں نے پڑھائی۔ پانچ چھ ہزار آدمی جمع تھے۔ خطبہ اردو میں پڑھا۔

نماز کے بعد مکان پر جاکر کھانا کھایا اس کے بعد مہارانا کے ساتھ جلسہ میں آیا۔ میاں سر محمد شفیع کی تقریر ہوئی۔ اس کے بعد مہارانا تقریر کے لئے کھڑے ہوئے دو چار جملے بولنے پائے تھے کہ ہجوم ایک دم آگے کو بڑھا۔ جلسہ گاہ کی دیواریں ٹوٹ گئیں اور جلسہ میں ایک عام ابتری پھیل گئی مجبوراً جلسہ ملتوی کرکے مہارانا جلسے سے باہر آگئے۔

میں بیگم سر محمد شفیع کو دیکھنے گیا اور مہارانا گورنر پنجاب سے ملنے گئے راستہ میں مہارانا کو کسی مسلمان کی میت ملی اس کو دیکھ کر مہارانا موٹر سے اترے اور جنازہ کو کندھا دیا اس کا مسلمانوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔

آج مہارانا اپنے وطن کو واپس جانا چاہتے تھے اور میں بھی دہلی جانا چاہتا تھا مگر

اراکین انجمن نے اصرار کر کے روک لیا۔

رات | دس گیارہ بجے تک جوق جوق ملنے والے آتے رہے۔ اس کے بعد سو گیا۔ نیند بہت اچھی آئی۔

۱۳۔ شوال ۱۳۴۵ھ شنبہ ۱۶۔ اپریل ۱۹۲۷ء | دن | ۹ بجے تک ملاقات

کرنے والے آتے رہے اس کے بعد ناشتہ کر کے مہاراتا کے ساتھ جلسہ میں گیا آج مہاراتا کی تقریر بہت اطمینان سے سنی گئی۔ حفیظ صاحب کی نظم اور خواجہ دل محمد صاحب ایم اے کی نظم اہل جلسہ نے بہت پسند کی میں نے بھی آدھ گھنٹہ تقریر کی۔ پھر مولینا سید سلیمان صاحب ندوی کا لکچر ہوا اس کے بعد اسلامیہ کالج کو دیکھ کر مکان پر واپس آیا معلوم ہوا مرزا ظفر علی صاحب جج ہائیکورٹ اور ذکا مالدین صاحب سشن جج ملنے آئے تھے اور ایک گھنٹہ انتظار میں بیٹھے رہے۔ پانچ بجے تک ملاقاتی آتے رہے۔ کل سے برابر اخباروں کے نمایندے سوالات کرنے آ رہے ہیں ۵ بجے مرزا ظفر علی صاحب اور ذکا مالدین صاحب سے ملنے مہاراتا کے ساتھ گیا وہاں سے ڈاکٹر سر اقبال کے ہاں آیا پھر قیام گاہ پر آیا۔ سید بڈھے شاہ صاحب سول جج امرتسر اور مولینا ثناء اللہ صاحب امرتسری وغیرہ حضرات بھی ملنے آئے تھے۔

رات | مغرب کے بعد میاں سر محمد شفیع کے ہاں دعوت میں گئے انہوں نے مہاراتا کے اعزاز میں نامور رؤسائے لاہور کو بھی مدعو کیا تھا۔ کھانا کھا کر ریل پر آئے میاں عبدالعزیز صاحب بیرسٹر کے صاحبزادے میاں عبدالمجید اور بھانجے میاں محمد سمیع نے بہت آرام سے سوار کرایا۔ اور بھی بہت سے مسلمان ریل تک آئے تھے مگر زیادہ ہجوم نہ تھا۔ پولیس کا بہت معقول انتظام تھا۔ ½ ۹ بجے گاڑی روانہ ہوئی۔ ۱۱ بجے تک مہاراتا اور پیر صاحب سے باتیں کرتا رہا پھر سو گیا۔ بھٹنڈہ پر آنکھ کھل گئی اور ایک گھنٹہ تک نیند نہ آئی۔

۱۴۔ شوال ۱۳۴۵ھ یکشنبہ ۱۷۔ اپریل ۱۹۲۷ء | دن | بجائے سات بجے کے گاڑی

پونے نو بجے دہلی پہنچی میرے بچے ابن عربی اور خواجہ بانو کے والد دہلی اسٹیشن پر موجود تھے۔ مہاراتا دہلی سے بہروچ چلے گئے اور میں بچوں کے ساتھ واحدی صاحب کے ہاں آیا اور دو گھنٹہ ٹھیر کر تبلیغی چھپائی اور منادی کا کام کیا چونکہ دفتر بند تھا خود کاتبوں کے مکان پر جا کر مضامین لکھنے کو دیئے جو ریل میں تیار کئے تھے بارہ بجے گھر پہنچا نہا کے کھانا کھایا سو گیا۔ تین بجے پھر دہلی گیا۔ شام تک واحدی صاحب کے ہاں بیٹھ کر کام کیا کھانا کھا کر درگاہ میں واپس آیا۔

رات | گیارہ بجے تک منادی کے مضامین لکھے۔ پھر حسین خانہ کی چھت پر سو رہا کیونکہ یہاں گرمی بڑھ گئی ہے۔ لاہور میں اتنی سردی تھی کہ دو گرم دُھسّے لا کر اوڑھتا تھا۔ یہاں سردی نہیں ہے۔

آج روحہ مغرب کی جماعت میں میری برابر کھڑی ہو گئی۔ نماز کے بعد علی نے کہا کہیں مقتدی بھی امام کی برابر کھڑے ہوتے ہیں۔ روحہ نے کہا اگر امام باپ ہو تو بچوں کو اس سے مل کر کھڑا ہونا چاہیئے۔ میں نے کہا کیوں بی روحہ! یہ مسئلہ تم نے کہاں پڑھا بولی مسئلہ پڑھا نہیں کرتے سنا کرتے ہیں اور سنایا بھی کرتے ہیں۔ جب آپ کی بیٹی ہول نماز میں میرا جی چاہا کہ آبا جان کے برابر کھڑی ہو جاؤں مجھے اس جواب سے بڑی خوشی ہوئی۔

آریہ اخبارات میں میری اور مہاراتا کی نہایت سخت مخالفت ہو رہی ہے وہ سب ایک زبان ہو کر لکھ رہے ہیں کہ مہاراتا نئے مسلمان نہیں ہیں بلکہ پرانے مسلمان ہیں مجھے ان اخباروں کی شرارت پر غصہ نہیں آتا ہنسی آتی ہے۔

آج ایک صاحب نے پوچھا کہ اب تو مولانا احمد سعید صاحب سے آپ کا ملاپ ہو گیا ہے وہ بھی مہاراتا کے استقبال کے لئے دہلی اسٹیشن پر گئے تھے یا نہیں؟ میں نے کہا مولینا کے ملازم سے معلوم ہوا تھا کہ ان کو تانگہ وقت پر نہیں ملا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ سوائے لدھیانہ کے جہاں مولانا حبیب الرحمن صاحب صدر خلافت کمیٹی نے نہایت مخلصانہ حصہ اس خیر مقدم میں لیا باقی ہر جگہ خلافت کمیٹی اس خیر مقدم سے علیحدہ رہی اگر گاندھی جی سفر کرتے تو خلافت کمیٹی ضرور ان کا خیر مقدم کرتی مہاراتا کے استقبال سے اسے کیا تعلق کیونکہ اب مہاراتا ہندو نہیں ہیں پھر خلافت کمیٹی ان کے استقبال میں کیونکر حصہ لیتی۔ ایک دوست نے از راہ خوش طبعی کہا۔ کہ از کم پنجاب کے مسلمانوں نے مہاراتا کا خیر مقدم کر کے اور آپ کے ایک معمولی اشتہار ہی بلاوے سے نو دس لاکھ کی تعداد میں جمع ہو کر یہ ثابت کر دیا کہ یقیناً مسٹر محمد علی نے آپ کی خواجگی ختم کر دی ہے اور آپ کے تبلیغی رسوخ کا دھڑ توڑ دیا ہے۔ میں نے کہا یہ جو کچھ کامیابی ہوئی اس کو میرے رسوخ سے کچھ تعلق نہ تھا بلکہ مہاراتا صاحب کی کشش مسلمانوں کو کھینچ لائی تھی ورنہ مجھ جیسے ہیشیا آدمی جوتیاں چٹخاتے اور ڈھیلے پجامہ کے پائنچے ہلاتے بازاروں میں پڑے پھرتے ہیں۔

خواجہ بانو سے معلوم ہوا کہ جب میں لاہور گیا ہوا تھا تو میرزا حیرت نے اپنے اخبار میں ایک مضمون شایع کیا جس کی سرخی یہ تھی کہ "خواجہ حسن نظامی مر گئے" اخبار فروش یہی سرخی پکارتے پھرتے تھے یہ خبر سبزی منڈی میں گئی تو منڈی والی حجن بوا کے ہاں عورتیں جمع ہو گئیں۔ اور حجن بوا بھی روئیں اور سب عورتیں بھی روئیں۔ آخر منڈی سے ٹیلیفون دیکر پوچھا تب میں نے تبلایا کہ یہ اخبار کی شرارت ہے۔

بعض دوستوں نے کہا کہ دہلی میں چند مسلمانوں نے آواز لگانے والے اخبار فروشوں کو زد و کوب بھی کیا۔ معلوم ہوتا ہے مرزا حیرت کو میرے مرنے کی بہت جلدی ہو رہی ہے اور وہ میری موت کی خبر شایع کرنے کے ہر وقت مشتاق رہتے ہیں مگر مجھے مرزا حیرت کا شوق پورا کرنے کے لئے ابھی مرنے کی کچھ جلدی نہیں ہے۔

۱۵۔ شوال ۱۳۴۵ھ دوشنبہ ۱۸۔ اپریل ۱۹۲۷ء | دن | عرس کے

انتظامات ہو رہے ہیں۔ مستری ستی نظامی مکانوں کی صفائی اور تیاری میں کئی دن سے مصروف ہیں رمضان کے آخر میں مجی بھی اپنے کام پر واپس آ گئے تھے وہ بھی کام کر رہے ہیں۔ ایک نیا ملازم غلام رسول نامی بھی رکھا گیا ہے جو پہلے تین چار سال میرے پاس رہ چکا ہے۔

دوپہر تک کام کر کے دہلی گیا۔ منادی اخبار کے مضامین اور روزنامچہ مکمل کر کے بھیج دیا۔ کوشش یہ ہو رہی ہے کہ منادی بدھ کے دن روانہ ہو جائے اگرچہ وہ عرس کا دن ہوگا اور سب آدمی عرس کے انتظامات میں مصروف رہیں گے۔ تاہم میاں عزیز محمد خاں حسن پوری کے ذمہ منادی اور پوسٹروں کی روانگی لگا دی ہے وہ یہ سب کام کریں گے۔

مسلمان مہاراتا پر حملہ کے عنوان سے ایک بڑا پوسٹر کثیر مقدار میں چھپا کر آج تمام پنجاب کے شہروں میں بھیج دیا گیا۔ اس کے بعد عرس کے بقیہ انتظامات کے لئے بازار گیا اور مغرب کے وقت گھر میں واپس آ گیا اور بی۔ این۔ آر سے اللہ بخش نظامی اور محمد اسمٰعیل نظامی آئے ہوئے ہیں۔

رات | گیارہ بجے تک تحریری کام کر کے تکمیل ہوا پھر سو گیا چار بجے بیدار ہو کر ختم پڑھا پھر کام شروع کر دیا۔

سرگذشت | دن کو گرمی ہوتی ہے رات کو سردی بڑھ جاتی ہے تو لوگ جھول پر رہا۔ تیز ہوا چلتی ہے۔

۱۶۔ شوال ۱۳۴۴ھ سہ شنبہ ۱۹ اپریل ۱۹۲۶ء

دن — کل سے دفتر بند ہو جائے گا اس لئے آج زور شور سے کام ہو رہا ہے۔ خواجہ بانو نے میرے تمام کاغذات جمع کر کے واحدی منزل میں بھیج دیئے کیونکہ زنانہ مکان میں مہمان عورتوں کی آمد شروع ہو گئی ہے۔ میرے سونے کا انتظام بھی واحدی منزل میں کر دیا گیا ہے۔ ۱۲ بجے تک تحریر کا ضروری کام پورا کر کے دہلی گیا۔ وہاں کے انتظامات کئے۔ پھر درگاہ میں واپس آگیا۔ مہمان جوق جوق آ رہے ہیں۔ تنور گڑ گیا۔ لنگر جاری ہو گیا۔ کشفی شاہ نظامی کا تار آیا کہ انہوں نے اپنے لڑکے کی علالت کے سبب چار مہینے کے لئے ہندوستان آنا ملتوی کر دیا ہے۔

رات — آج بھی دس بجے تک کام کرتا رہا۔ اور پھر تین بجے بیدار ہو کر کام کیا درگاہ میں رات بھر قوالی ہوتی رہی۔

سرگذشت — سلطان مہارانا کے سلسلہ میں آریہ اخبارات کی شورش حد سے بڑھتی جاتی ہے۔ ہر روزانہ اخبار میں خوفناک عنوانوں سے میرے خلاف ہندوؤں کو بھڑکایا جاتا ہے۔ اور چھوٹی چھوٹی باتیں میری نسبت مشہور کی جاتی ہیں آج یہ شایع ہوا ہے کہ حسن نظامی اور مہارانا ریل میں بے ٹکٹ سفر کرنے کے سبب پکڑے گئے اس خبر کو ہر آریہ اخبار نے بہت موٹے موٹے حروف کی سرخیوں سے شایع کیا ہے حالانکہ یہ واقعہ بالکل جھوٹ ہے نہ میں نے بے ٹکٹ سفر کیا نہ مہارانا صاحب نے۔ ان کے پاس بھی امرتسر سے لاہور تک فرسٹ کلاس واپسی کا ٹکٹ تھا اور میرے پاس بھی دہلی سے لاہور تک فرسٹ کلاس واپسی کا ٹکٹ تھا۔ البتہ مہارانا کے ملازم تھرڈ میں تھے اور مصاحب سکنڈ میں تھے جب وہ مہارانا کو فرسٹ کلاس میں کھانا کھلانے آئے تو استقبال کے ہجوم کے سبب فرسٹ کلاس سے تھرڈ کلاس میں واپس جانے کی جگہ ان کو نہ ملی اس لئے دو تین اسٹیشن تک مجبوراً فرسٹ کلاس میں رکے رہے ایک سکھ ٹکٹ چیکر نے لدھیانہ پر مہارانا سے نوکروں کا فرسٹ کلاس چارج کر لیا میں اس وقت غسل خانہ میں وضو کر رہا تھا۔ مہارانا نے بلا تامل روپے دیدیئے میں ہوتا تو ہرگز نہ دیتا۔ یہ سکھ چیکر غالباً آریہ خیالات رکھتا ہے۔ اس نے خود آریہ اخبارات کے پاس جاکر یہ اطلاع شایع کرائی ہے اور آریہ اخبارات نے توہین آمیز طریقہ سے اس خبر کو شایع کیا کہ مہارانا اور حسن نظامی بے ٹکٹ سفر کرتے ہوئے پکڑے گئے۔ میں ان اخبارات کا قانونی انتظام کرنے کی فکر میں ہوں۔

۱۷۔ شوال ۱۳۴۴ھ چہار شنبہ ۲۰۔ اپریل ۱۹۲۶ء

دن — آج دفتر بند ہے

ایوان خانہ میں بیٹھا ہوں۔ مہمان آ رہے ہیں۔ سہارنپور سے محمد صادق نظامی اور فہودی نظامی وغیرہ بہت سے بھائی آئے ہیں۔ توہانہ ضلع حصار سے بھی آئے ہیں۔ ریاست پٹیالہ سے بھی آئے ہیں۔ احمد آباد سے پیر جی اہل و عیال سمیت آئے ہیں۔ متھرا اور آگرہ اور چکل سے بھی آئے ہیں۔ الور سے محمد عظیم پریم راگی قوال بھی آگئے۔ حیدرآباد سے صوفی محمد علی بخش واعظ قوال بھی آگئے۔ شاہ پور ضلع مظفر نگر سے محمد بشیر نظامی قوال کی جھکی بھی آگئی۔ رامپوری قوال بھی آگئے۔ امرتسر سے ایک سکھ دوست ملنے آئے۔ واحدی منزل میں تین گھنٹہ تخلیہ میں ملاقات کی۔

شام کو واحدی صاحب اور بہیا وغیرہ دہلی کے احباب بھی آگئے۔

رات — نو بجے درویش خانہ میں گیا مجمع بہت تھا تمام درویش خانہ بھر گیا تھا۔ آدھ گھنٹہ تک مسلمان مہارانا کی نسبت میں نے ایک تقریر کی۔ پونے دس بجے واعظ قوال نے بغیر مزامیر کے گانا شروع کیا کیونکہ بہت سے اہلحدیث بھائی بھی آئے تھے جو مزامیر کے بغیر گانا سننا چاہتے تھے۔ دس بجے سے باقاعدہ مزامیر کے ساتھ قوالی شروع ہوئی۔ پولیس کافی تعداد میں موجود ہے۔ مجلس خانہ کے ہر حصہ میں سپاہی کھڑے ہوئے ہیں دروازہ کے باہر بھی پولیس موجود ہے۔ اس سال میں نے خود پولیس کو بلایا ہے کیونکہ دس بارہ روز سے مرزا حیرت اپنے اخبار میں میرے ہاں کی مجلس کے خلاف مسلمانوں کو فتنہ فساد کی رغبت دلا رہے تھے۔ اگرچہ میں یہ جانتا تھا کہ مرزا حیرت کا اثر دہلی میں بالکل نہیں ہے۔ دہلی کے سب لوگ مرزا حیرت کو جھوٹا اور ہیکڑ باز سمجھتے ہیں۔ تاہم احتیاطاً میں نے انتظام کر لیا تھا۔ اور عرس کے اعلان میں بھی پولیس کا ذکر کر دیا گیا تھا تاکہ مفسدین فساد کا ارادہ ہی نہ کر سکیں۔

باوجود مرزا حیرت کی لگاتار کوشش کے مجلس میں اس کثرت سے آدمی آئے کہ کہیں جگہ نہ رہی لوگ دیواروں پر چڑھ گئے آخر مجبوراً مجلس کے دروازے بند کر دیئے اور پولیس نے آنے والوں کو روک دیا کیونکہ کھڑے ہونے کی جگہ بھی باقی نہ تھی۔ ہجوم کی زیادتی سے بعض لوگ پریشان ہو گئے اور مجلس میں غل و شور ہونے لگا۔ کئی بار قوالی ملتوی کرنی پڑی۔ عوام میں صبر و خاموشی کا مادہ بہت کم ہوتا ہے۔ تعجب یہ ہے کہ خود مرزا حیرت کے لڑکے بھی مجلس میں آئے تھے۔

چار بجے تک قوالی رہی مگر لطف نہ آیا۔ غل و شور برابر جاری رہا۔ سکھ اور ہندو حضرات بھی آئے تھے چار بجے مجلس برخاست کر کے ایوان خانہ میں آیا اور سو گیا۔

سرگذشت — دو بجے کلکتہ سے محبوب احسن نظامی عرس کی شرکت کے لئے آئے۔ مسٹر ولی محمد مومن پرائیویٹ سکرٹری ریاست مانا ودر بھی آئے۔ بمبئی سے میمن بیرسٹر بھی آئے۔ تبسم صاحب نظامی بھی آئے موسم بہت اچھا ہے۔

آج تجویز ہوئی کہ آئندہ سے دو مجلسیں کی جائیں۔ ایک عام اور ایک خاص کیونکہ عام لوگ اہل ذوق کو اطمینان سے سننے نہیں دیتے۔ انشاء اللہ آئندہ عرس کی دو مجلسوں کا انتظام کیا جائے گا۔ عوام کے لئے عام پسند قوال ہوں گے۔ خواص کے لئے خاص پسند۔

نواب کنور تحسین علی خاں صاحب بھی اہل و عیال کے ساتھ آئے ہیں۔ زنانہ میں مہمان مستورات کا ہجوم ہے۔ خواجہ بانو سب کی خدمت کر رہی ہیں۔ وہ آج تمام رات نہیں سوئیں قوالی سے واپس آکر وہ اور حور بانو تہجد میں مصروف ہو گئیں۔ گھر کی چارپائیاں سب مہمانوں کو بھیج دی گئیں آج سب لوگ زمین پر سوئے۔ البتہ میں چارپائی پر سویا کہ میرے جسم میں سوائے ہڈیوں کے گوشت نہیں ہے۔

۱۸۔ شوال ۱۳۴۴ھ پنجشنبہ ۲۱۔ اپریل ۱۹۲۶ء

دن — سات بجے سوتا اٹھا

غسل کر کے ناشتہ کیا۔ آنے والوں سے ملاقاتیں کیں۔ دس بجے مجلس میں گیا۔

دن کو بہت اچھا انتظام رہا۔ اگرچہ ہجوم بہت زیادہ تھا لیکن غل و شور نہیں ہوا واعظ قوال کا گانا بہت پسند کیا گیا۔ مگر محمد عظیم پریم راگی جو ہز ہائنس مہاراجہ صاحب الور کا قوال ہے بہت مقبول ہوا۔ اس سال اُس کا گانا سب سے زیادہ پسند کیا گیا۔ رامپور اور شاہ پور کے قوالوں کا گانا بھی مقبول ہوا۔

پادل سے منولال صاحب ساہوکار بھی مجلس کے لئے آئے ہیں۔ بہت فقیر دوست معلوم ہوتے ہیں۔ تمام دن شریک مجلس رہے۔ شام کو مہنت رام کشن داس صاحب بھی پٹنہ سے تشریف لائے اور شریک مجلس ہوئے۔ پانچ بجے مجلس برخاست ہوئی اور نیاز دلوائی گئی۔ اس کے بعد شام تک درویش خانہ کے اندر لوگ رخصت ہونے کے لئے آتے رہے۔

رات — دس بجے زنانہ میں واعظ قوال کی مجلس ہوئی بہت کیفیت رہی درویش خانہ

کی مجلسوں میں یہ لطف نہ آیا تھا۔ بارہ بجے مجلس برخاست کرکے سو گیا۔ ۵ بجے بیدار ہوا۔

سرگذشت مجلس کے انتظامات میں علاوہ پولیس کے مستری حبیب خاں نظامی مستری عشقی نظامی۔ ماسٹر ابرار احمد صاحب صدیقی۔ جمیل احمد صاحب جمالی اور غزالی وغیرہ احباب نے بھی بہت کام کیا۔ بھیا فقیر عشقی کی ان سب پر نگرانی تھی۔ عرس ختم ہوگیا ایک وقت آنے کا تھا۔ جی بشاش تھا اب جانے کا وقت ہے جدائی سے دل مغموم ہوتا ہے۔

سہارن پور کے بھائی چلے گئے ایک صاحب نے بیعت بھی کی۔

۱۹۔ شوال ۱۳۴۵ھ جمعہ ۲۲۔ اپریل ۱۹۲۷ء | دن

محمد انوار صاحب ہاشمی مالک رسالہ دین و دنیا اور ان کے بھائی حافظ محمد سعید صاحب اور مفتی شوکت صاحب فہمی ایڈیٹر دین و دنیا مستورات سمیت کل ہی چلے گئے تھے۔ باقی مہمان آج جا رہے ہیں۔ دفتر آج بھی بند ہے۔ میں بھی تحریر کا کچھ کام نہیں کر سکا۔ بریلی ابھی ٹھیریں گے۔ اور ... اسکے محمد اسمٰعیل نظامی بھی آج چلے گئے ان کے والد اللہ بخش نظامی ٹھیرے ہوئے ہیں

دو بجے دہلی گیا۔ ۶ بجے تک واحدی صاحب کے ہاں بیٹھکر تحریری کام کیا۔ مسٹر محمد علی نے مسلمان مہارانا کے سلسلہ میں ایک بہت سخت مضمون میرے خلاف شایع کیا ہے جس میں آریہ اخبارات کی کھلم کھلا تائید کی ہے۔ مضمون کی عبارت نہایت دل آزار اور ناشائستہ ہے۔ واحدی صاحب کے ہاں بعض پر جوش احباب بھی موجود تھے انہوں نے اصرار کیا کہ اس کا دندان شکن جواب لکھنا چاہیئے۔ میں نے کہا مسٹر محمد علی کے دانت ہی کہاں ہیں جو دندان شکن جواب دیا جائے اس واسطے صبر مناسب ہے۔ ان کی تحریر سے بیشک آریہ اخبارات کے ہاتھ میں میری اور اسلام کی مخالفت کرنے کا ہتھیار آجائے گا لیکن میں ان سے جھگڑا بڑھا کر مسلمانوں کی قوت کو پراگندہ کرنا نہیں چاہتا۔ قدرت خود ہی ان سے انتقام لے رہی ہے اور وہ مجبور ہو گئے ہیں اور انہوں نے اعلان کر دیا ہے کہ اب وہ مسجد کے کونے میں بیٹھکر بچوں کو پڑھایا کریں گے اور پچاس روپے ماہوار کی نوکری کر لینگے اور ان کی عورتیں سلائی کے ذریعہ بسر اوقات کریں گی۔ یہ اس شخص کا انجام ہے جس نے ایک کروڑ روپیہ مسلمانوں سے چندہ لیکر شاہانہ زندگی بسر کی۔ اور آج دشمنان اسلام کی دوستی کے سبب اس کی یہ حالت ہوگئی ہے کہ اپنی عورتوں سے سلائی کی مزدوری کرانی چاہتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے انتقام سے ہر شخص کو ڈرنا چاہیئے۔ انہوں نے دعوے کیا تھا کہ میں حسن نظامی اور اس کی تبلیغ کو ملیا میٹ کر دوں گا اللہ تعالےٰ کو یہ غرور کی بات پسند نہ آئی اور بڑے بول کا سر نیچا سب نے دیکھ لیا۔ ایک صاحب نے کہا۔ مسٹر محمد علی کا یہ اعلان کہ وہ مفلس اور محتاج ہوگئے ہیں بالکل غلط ہے وہ اس اعلان کے ذریعہ لوگوں سے چندہ لینا چاہتے ہیں ورنہ ان کے پاس کثیر دولت موجود ہے اور اب تک ... روپیہ ان کے پاس آرہا ہے۔ میں نے کہا غیب کا علم اللہ کو ہے۔ میں نہیں جانتا اصلیت کیا ہے۔

بقائی صاحب نے کہا ہم نے رسالہ پیشوا کے تازہ نمبر میں حساب شایع کر دیا ہے کہ مسٹر محمد علی کو اخبار ہمدرد میں معقول بچت ہوتی ہے اور ان کا یہ لکھنا کہ ہمدرد میں ان کو خسارہ ہو رہا ہے بالکل غلط اور جھوٹ ہے۔

مغرب کے وقت واپس آیا۔ واپسی میں مرزا یعقوب بیگ صاحب ٹھیکیدار کے ہاں مجلس میں گیا یہاں حافظ عبد الغفار کا گانا تھا۔

رات دو دن کی ڈاک پڑھی۔ بہت سی باتیں کیں۔ گیارہ بجے سویا جسم بہت افسردہ ہے۔ پانچ بجے بیدار ہوا۔ نیند بھی کچھ بیدار ہے۔

سرگذشت آج موسم میں حرارت بڑھ گئی ہے دہلی میں برف پیسے سیر بک رہی ہے۔ مستری حبیب خاں نظامی کی لڑکیوں کی منگنی کے لئے ان کے سمدھیانہ کے لوگ آئے تھے۔ مہر وغیرہ شرائط کا فیصلہ میرے سامنے ہوگیا اور منگنی قرار پا گئی۔

کل سے انشاء اللہ کتاب مسلمان مہارانا کی لکھائی شروع ہو جائے گی۔ تصویریں بن رہی ہیں دو سو صفحہ کی کتاب ہوگی صدہا فرمائشیں آرہی ہیں۔ پانچ عکسی تصویریں بھی ہوں گی۔ حساب کرنے سے معلوم ہوا کہ فی کتاب ۱۰/ لاگت آئے گی مگر چار آنے قیمت مقرر کی گئی ہے تاکہ ہر مسلمان تک یہ کتاب پہنچ جائے۔ یہ کتاب تبلیغی احساس کے لئے بیحد مفید ثابت ہوگی۔

اخبارات کی مخالفت زور شور سے ہو رہی ہے۔ اسلامی اخبارات اس مخالفانہ جوش کے مقابلہ میں ایک حد تک خاموش نظر آتے ہیں اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ مسلمان اخبار مجکو ہندوؤں کے سامنے اکیلا چھوڑ دینا پسند کرتے ہیں بلکہ اس کی وجہ محض یہ ہے کہ اسلامی اخبارات میں شائستگی اور معقولیت زیادہ ہے اور وہ نامعقول اخباروں کے منہ لگنا خلاف شان سمجھتے ہیں۔

بہر حال میں ان سب مخالف اخباروں سے مرعوب نہیں ہو سکتا اور ہر ایک حملہ کا جواب دینے کی بفضل خدا طاقت رکھتا ہوں۔ ان کی یورش بے فائدہ ہے۔ بنی فاطمہ ڈرا نہیں کرتے۔

مجالس حسنہ

جن عورتوں یا مردوں کو

حضرت خواجہ حسن نظامی

کی روحانی و اسلامی اور حکیمانہ باتیں سننے کا شوق ہو تو یہ کتاب منگا کر پڑھیں جس میں خواجہ صاحب کی وہ تمام باتیں درج کر دی گئی ہیں جو وہ اپنے ملنے والوں سے بطور وعظ و نصیحت یا خوش طبعی کے کرتے ہیں۔ جو شخص اس کتاب کو پڑھے گا ایسا معلوم ہوگا کہ وہ خواجہ صاحب کے سامنے بیٹھا ان کی مجلس کا لطف اٹھا رہا ہے۔

یہ کتاب روزنامچہ کی طرح مقبول ہے۔ خواجہ صاحب کے ہر مرید پر تو لازم ہے بلکہ فرض ہے کہ وہ ضرور ایک ایک کتاب منگا کر اپنے پاس رکھے اور روزانہ اس کو پڑھکر لوگوں کو سنایا کرے۔

ملنے کا پتہ

غزالی منیجر رسالہ درویش دہلی

منادی

خدا اور رسول کا حکم

عورتوں کو سنا دو کہ چھٹی کا لین دین پاپ

گناہ ہے

خدا بچہ دے تو عقیقہ کرو

چھٹی کی ہندوانہ رسم بند کرو ورنہ ہندوؤں کے ساتھ حشر ہوگا

حسن نظامی درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا۔ دہلی ۱۳۔ اپریل ۱۹۲۶ء

بچہ مبارک ہو

چھٹی کا لین دین اسکی جان کیلئے بھاری ہے

بچہ کی سلامتی چاہو تو عقیقہ کرو

چھٹی نہ کرو

کتنے آدمیوں نے چھٹی کا لین دین بند کرنے کا عہد کیا مجھے اس کی اطلاع دو تاکہ ان کے نام شائع ہوں

حسن نظامی درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا دہلی ۱۴ اپریل ۱۹۲۶ء

اصلاح کا پہلا حملہ

چھٹی کے لین دین کی رسم

ہندوانہ ہے اس کو بند کردو

صرف عقیقہ کیا کرو کہ وہ سنت ہے

حسن نظامی درگاہ خواجہ نظام الدین اولیا دہلی

بچہ کے کان میں

پیدا ہونے کے بعد

دائیں طرف اذان بائیں طرف تکبیر

کہا کرو

بلائیں دور ہو جائیں گی

یہ چھٹی کا لین دین کرو گے تو

بلائیں آجائیں گی

حسن نظامی درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاؒ دہلی

تاریخ	نام	رقم	کیفیت
۹ [illegible]	حسین میاں صاحب ٹھاسرا ضلع کیرا	عہ	ٹھاسرا کے اہل اسلام کا چندہ فضل تبلیغ
	منظور احمد صاحب ریاست بیکانیر	صر	زکوٰۃ برائے تبلیغ
	الطاف حسین صاحب کیمپ بہار واڑ لیپٹنٹ	عہ ۱۲ر	فطرہ منجانب اہل اسلام گورنمنٹ کیمپ ہوس بہار واڑ لیسہ چینہ
	سید سردار علی شاہ صاحب گجرات	[illegible]	ذکوٰۃ برائے تبلیغ
	خواجہ محمد منظور حسین صاحب سانگھڑ	صر	قیمت رسید بک از عبدالغنی صاحب عہ / جلال الدین صاحب عہ / محمد الدین صاحب عہ / خواجہ منظور حسن صاحب عہ
	منظور صاحب اودھم پور جموں	عہ	تبلیغ فنڈ
	قاضی سید محمد رمضان علی صاحب نظامی لہوریا بھیر پور	[illegible]	فطرہ برائے تبلیغ
	محمد محسن خاں صاحب سرگودھا	[illegible]	تبلیغ
	سید مہر علی شاہ صاحب برکوٹ سدہانہ جھنگ	عہ	ء
	فضل الدین صاحب سرگودھا شاہ پور	عہ ۱۲ر	ء
	رکن الدین صاحب قادری بٹھوہ	۱۲ر	جمعہ فنڈ داخل تبلیغ
	محمد احمد صاحب عبدالرحمن اسٹریٹ کلکتہ (پتہ ٹھیک معلوم نہیں)	[illegible]	تبلیغ
	عبدالرحمن صاحب ڈاکخانہ زمانیہ غازیپور	صر	ترجمہ ناگری قرآن مجید عہ تبلیغ سے عہ
	فتح محمد صاحب مدرس گوجرانوالہ لوہیانہ	عہ	تبلیغ
	عصمت آرا صاحبہ امرتسر	صر	منت صحت یابی والدہ صاحبہ خود

تاریخ	نام	رقم	کیفیت
	محبوب عالم صاحب چشتی کنیالہ درکان شیخوپورہ	[illegible]	فطرہ برائے تبلیغ
	محمد مشتاق احمد صاحب محل کلاں ضلع برنالہ پٹیالہ	[illegible]	ء
	محمد بخش صاحب ڈاکخانہ نسین جموں	عہ	بروز عید چندہ کیا گیا برائے تبلیغ
	عبداللہ علی محمد صاحب گوہاٹی	عہ	گوہاٹی کے مسلمان سوداگران کا چندہ برائے تبلیغ
	قاضی محمد خلیل صاحب قصبہ مگہر ضلع بستی	[illegible]	تبلیغ
	از مقام سہالا	[illegible]	پتہ و مضمون ہندی میں ہے
	ہدایت علی صاحب جتوگ ضلع شملہ	[illegible]	ترقی سالانہ چندہ سالانہ برائے تبلیغ سے عہ مسلمانان جتوگ صر
	چودھری محمد روشن الدین صاحب پنشنر پان براہ سانگلہ	[illegible]	بروز عید الفطر چندہ ہوا - برائے تبلیغ
	حکیم حافظ عبدالرحمن صاحب حسن گنج لکھنؤ	۶ر	صدقہ فطرہ
	اللہ رکھا اسد الدین صاحب ڈاکخانہ روڑوال سیالکوٹ	[illegible]	چندہ تبلیغ
	قریشہ بیگم صاحبہ آگرہ	[illegible]	صدقہ فطرہ برائے تبلیغ
	مولوی عبدالقادر صاحب غوثی قادری ڈاکخانہ بڑا پنڈا	صر	زکوٰۃ منجانب نظام الدین صاحب
	واجد علی صاحب گرگٹھا پوسٹ لہیری کھیم	۱۲ر	چندہ تبلیغ
	محمد علی صاحب جگنا ناگپور	۱۲ر	صدقہ فطرہ برائے تبلیغ
	سید موسیٰ صاحب ڈگرس	[illegible]	نذر تعویذ عہ تبلیغ ۲
	سالکہ خاتون نظامی حیدرآباد	[illegible]	معرفت خسرو شاہ نظامی تبلیغ
	مستری عشقی نظامی	۶ر	چندہ دو ماہ تبلیغ
	اکرام الحق صاحب عباسی ناندیڑ دکن	۶ر	ء ء ء

دعائے مقبول

کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جس کو اپنی فلاح و بہبود کے لئے ضرورت نہ ہو اس لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کی بہبودی کے لئے بہت سے اسباب پیدا کئے ہیں لیکن ان سب میں بڑھکر صرف دعا ہے انسان جب مادی اسباب سے مایوس ہو جاتا ہے تو بالآخر خدا کی طرف رجوع کرتا ہے دعاؤں میں بڑی طاقت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل مانگنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ ائمہ کا قول ہے کہ فضل وہ چیز ہے جو مقدر سے علیحدہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے اپنے پاس رکھا ہے تو جس کی تقدیر میں بھی فلاح نہ ہو تب بھی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامیاب کر دیتا ہے۔ یہ خوش نصیب وہ دعائیں ہیں جو انسان کو خدا کی بارگاہ میں مقبول بنا دیتی ہیں یہی مناجات مقبول ایسی دعا ہے جس کے بعد کسی اور دعا کی حاجت نہیں رہتی اس میں سات روز علیحدہ علیحدہ دعائیں ہیں گویا ساتوں دن پورے کر دیئے ہیں کوئی دن دعا سے خالی نہ رہے گا۔ ایک طرف تو عربی کی دعائیں ہیں اس کی سات منزلیں ہیں اور ہر منزل ایک دن کے لئے مخصوص ہے دوسری طرف اردو مناجات نظم میں ہے یہ بھی سات روز کے لئے ہے اور ہر دن کی علیحدہ علیحدہ مناجات ہے اس کے علاوہ اس کتاب میں اوعیات کامل بھی ہے اس میں صبح و شام اور ادائے فرض وغیرہ وغیرہ تمام حاجات کے لئے دعائیں جو تعداد میں بہت ہیں اور آخر میں دعائے حزب البحر مترجم بھی ہے اور اس کا اجازت نامہ بھی ساتھ ہے۔ یہ سب چیزیں ایک جگہ مجلد ہیں ضخامت دعائے مقبول ہفت روزہ ۷۲ صفحے مناجات مقبول ہفت روزہ اردو نظم ۱۱۲ صفحے اوراد دعیات کامل ۱۴۰ صفحہ دعائے حزب البحر ۲۸ صفحہ کل ضخامت ۳۸۱ صفحات قیمت عہ

ملنے کا پتہ:- غزالی خاں منیجر درویش دہلی

معجز نما پنجسورہ

مرتبہ حضرت شاہ رفیع الدین صاحب مرحوم اور خواص و فضائل و اعمال سورہ ہائے قرآن و شان نزول و ربط آیات و تفسیر کامل از حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی یہ عجیب و غریب پنجسورہ ہے۔ آجتک اس شان کا پنجسورہ ہندوستان تو ہندوستان دنیا بھر میں نہیں چھپا ۱۶۸ صفحے ضخامت اور تقطیع $\frac{20 \times 26}{8}$ چھپائی ایسی صاف کہ ایک ایک لفظ درخشاں کاغذ بہت سفید اور مضبوط دبیز اس میں حسب ذیل سورتیں ہیں:-

سورہ یٰسین۔ سورہ رحمٰن۔ سورہ فتح۔ سورہ واقعہ۔ سورہ ملک۔ سورہ مزمل۔ سورہ نوح۔ سورہ کہف۔ سورہ فلق۔ سورۃ الناس۔

ان سب سورتوں کا ترجمہ لفظی ہے اور تفسیر کامل ہے اور عملیات و وظائف درج ہیں اس کے علاوہ ہفت ہیکل مع اسناد و عبادات درج ہیں۔ درود تاج مع اسناد درود تنجینا مع اسناد سلسلہ نام بزرگان چشتیہ سلسلہ نام بزرگان قادریہ درود کبیر مصنفہ حضرت غوث الاعظم کے تمام حواشی ریشم پر چڑھے ہیں اور بہت سے سینہ بسینہ عملیات اس میں موجود جلد پوری پارچہ کی ہے خوشنما اور مضبوط ہدیہ فی جلد ۱۲ر دس جلدیں منگائیں تو فی جلد ۹ر کو ملے گی محصول ایک جلد ۴ر دو جلد پر ۱۱ر دس جلد پر عہ ۳ر ہوگا

ملنے کا پتہ:- غزالی منیجر درویش دہلی

(منشی عبدالحمید پرنٹر و پبلشر نے ہمدرد کامرشل پریس میں چھپوا کر شائع کیا)

جس کی اصلی وجہ یہ ہے کہ عربی زبان کی تعلیم مفقود ہو گئی علوم دین کی باقاعدہ تحصیل نہیں کی جاتی لوگوں میں نہ اتنی قابلیت ہے کہ بڑی بڑی ضخیم مذہبی کتابوں کا مطالعہ کریں اور نہ اتنی فرصت ہے کہ علما کی مجلسوں میں شریک ہو کر مذہبی معلومات بڑھائیں۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ کسی زمانہ میں جن باتوں سے مسلمانوں کا بچہ بچہ واقف تھا آج ان سے وہ لوگ بھی آگاہ نہیں جو اپنے آپ کو تعلیم یافتہ اور لکھا پڑھا سمجھتے ہیں ان کو یہ تک معلوم نہیں کہ ایک مسلمان کی زندگی کیسی ہونی چاہئیے ہم نے اس مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک بڑی ضخیم کتاب

فلاح دین و دنیا

کے نام سے شائع کی ہے یہ کتاب تمام دینی مسائل پر حاوی ہے۔ مذہب کی انسائیکلوپیڈیا ہے۔ یہ آپ کو تمام مذہبی باتیں بتائے گی جن کی زندگی میں ضرورت ہو سکتی ہے۔ یہ کتاب نہایت مستند عربی فارسی کتب کا عطر ہے اور ایک زبردست عالم کی تصنیف ہے جس میں تمام مسائل نہایت تصدیق و تحقیق کے بعد درج کئے گئے ہیں معمولی سے معمولی قابلیت کا شخص بھی اس سے پورا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ یہ کتاب آپ کے پاس ہوگی تو آپ کو ایسا معلوم ہوگا کہ ایک متبحر عالم آپ کے گھر میں موجود ہے آپ کو اسلام کا سچا راستہ بھی دکھائیگی اور دنیا کے معاملات میں آپ کی رہبری کرے گی بہت مختصر فہرست مضامین یہ ہے:۔

باب اول عقائد اہلسنت والجماعت ۔ عرش کرسی۔ لوح و قلم۔ آسمان۔ زمین۔ فرشتے حضرت جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل۔ احکام قرآن۔ قبر۔ نکیرین۔ سجین علیین۔ بہشت سے سوال نکیرین۔ جنوں سے سوال۔ قبر۔ شیعوں سے سوال قبر۔ قیامت حضرت امام مہدی۔ دجال حضرت عیسٰے کا نزول یاجوج ماجوج۔ مغرب کی طرف سے طلوع آفتاب دابۃ الارض۔ علامت صغریٰ۔ علامت کبریٰ۔ صور پھونکنے کا ذکر۔ میدان حشر۔ بعث و نشر۔ لوائے حمد۔ شفاعت حساب و کتاب۔ میزان۔ جانوروں کا حساب۔ دس جانور جنت میں جائینگے۔ امت محمدیؐ سے ستر ہزار بے حساب جنت میں جائینگے۔ پلصراط۔ حوض کوثر۔ آنحضرت کا گنہگاروں کی شفاعت کرنا۔ بچوں کا ماں باپ کی شفاعت کرنا۔ حافظ قرآن کی شفاعت دوزخ جنت۔ پیغمبر آنحضرتؐ کی فضیلت ہجرت شریف۔ آپ کی مبارک زندگی کے حالات۔ وفات ازواج مطہرات۔ زمانہ خلافت۔ اولیا اللہ کا ذکر۔ بیعت۔ پیر طریقت۔ آداب مرید۔ انبیاء و صالحین سے استعانت۔ حیات اور موت۔

باب دوم عبادات وضو غسل۔ پانی کے مسائل تیمم مسح۔ موزہ۔ ناپاک چیز کا پاک کرنا۔ نماز کے اوقات۔ آداب مسجد۔ اذان۔ نماز میں فرض نماز میں واجب۔ نماز جماعت۔ مفسدات نماز نماز مسافر ریل میں نماز۔ جمعہ کی نماز۔ نماز عیدین۔ نماز نوافل۔ نماز اشراق۔ نماز چاشت نماز فی الزوال۔ نماز تہجد۔ تراویح اعتکاف۔ جنازہ کی نماز۔ فضائل ماہ رمضان کے روزے کے مسائل چاندی سونے کی زکوٰۃ۔ تجارتی مال کی زکوٰۃ۔ جانوروں کی زکوٰۃ۔ حج۔ شرائط حج۔

باب سوم عربی مہینوں کی وجہ تسمیہ اور ان کے وظائف۔ محرم الحرام میں اعمال و وظائف۔ اسمائے بزرگان دین۔ تاریخ رحلت و ولادت۔ ماہ صفر اور اس کے اعمال و وظائف۔ اسمائے بزرگان دین مع تاریخ رحلت و ولادت۔ ماہ صفر اسی طرح بارہ مہینوں کی خصوصیات اور تمام ضروری باتیں بیان کی گئی ہیں

باب چہارم حلال و حرام جانور و ذبح شکار۔ اس باب میں نہایت تفصیل کے ساتھ بحث کی گئی ہے۔

باب پنجم حقوق حقوق اللہ۔ حقوق آنحضرت۔ حقوق صحابہ۔ حقوق اہلبیت حقوق علما۔ حقوق پیران طریقت حقوق والدین۔ حقوق شوہر۔ حقوق استاد۔ حقوق [illegible] حقوق بادشاہ حقوق آقا۔ حقوق غلام۔ حقوق امیر غرض یہ کہ اسی طرح دنیا میں ایک انسان پر جتنے حقوق ہیں وہ سب بیان کئے گئے ہیں۔

باب ششم معاشرت آداب دعوت کھانا کھانے کے آداب۔ پانی پینے کے آداب۔ سونے کے آداب۔ آداب لباس۔ حضور کا لباس۔ حضور کا حلیہ مبارک۔ ریشمی سوتی۔ اونی کپڑوں کے مسائل کپڑوں کی تراش کے مسائل غرض اسی طرح معاشرت کے متعلق ہر چیز کا بیان کیا گیا ہے۔

باب ہفتم حیات و ممات پیدائش۔ عقیقہ۔ ختنہ۔ بسم اللہ۔ شادی۔ بیاہ نکاح۔ مہر۔ دو منیلی۔ ولیمہ۔ جن سے نکاح حرام ہے۔ طلاق عدت۔ انتقال۔ تجہیز و تکفین۔ تعزیت وصیت۔ نماز جنازہ۔ دفن میت۔ پکی قبر۔ قبر پرستی۔ فاتحہ۔ خیرات۔ عرس وغیرہ وغیرہ۔

باب ہشتم ضروری نصائح اس باب میں تمام ضروری نصائح اور ہدایات درج ہیں پھر ایک باب میں بیان ولادت باسعادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معراج اور سنا جاتیں اور وہ تمام باتیں جو مولود شریف کے لئے نہایت ضروری ہیں درج کی گئی ہیں سب سے آخر باب میں حضرت خواجہ دو سرا غریب نواز حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری قدس سرہ العزیز کی پیدائش کے لیکر وفات تک کے حالات مفصل طور پر بیان کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ تمام زہریلے جانوروں کے کاٹنے کا علاج اور ہر مرض کے نسخے درج کئے گئے ہیں۔ اس کے بعد دوسرے ابواب میں قرآن شریف کی فضیلت اور اس کے اعمال درج ہیں۔

اس کے علاوہ اور وہ تمام باتیں جو ایک مسلمان کے لئے جاننا ضروری ہیں اس کتاب میں درج ہیں۔ یہ فہرست مضامین بہت مختصر کر کے لکھی گئی ہے۔ اگر پوری فہرست مضامین درج کی جائے تو ایسے آٹھ صفحے درکار ہیں۔ اتنی جامع اور مفید کتاب آج تک اردو میں کوئی شائع نہیں ہوئی۔ لکھائی چھپائی نہایت عمدہ۔ کاغذ چکنا ولایتی۔ ٹائٹل ہفت رنگ نہایت خوبصورت جس کے لئے خاص طور سے بلاک تیار کرایا گیا ہے۔ اگر کتاب منگانے کے بعد ناپسند ہو تو فوراً قیمت واپس منگا لیجئے۔

قیمت مجلد چار روپے آٹھ آنے (للعہ) محصول ڈاک، ۸ بلا جلد منگائیں تو محصول ڈاک معاف۔

ملنے کا پتہ **غزالی مینیجر درویش دہلی**

حضرت خواجہ صاحب کی عام فہم تفسیر

حضرت خواجہ حسن نظامی

کی

عام فہم تفسیر

پارۂ عمّ یتساءلون

عم یتساءلون قرآن پاک کا تیسواں اور آخری پارہ ہے لیکن اس کی سورتیں پنجوقتہ نماز میں زیادہ پڑھی جاتی ہیں اور ان کا قریب قریب ہر مسلمان حافظ سا ہوتا ہے اس لئے پارہ الم اور پارہ سیقول کی تفسیر شائع ہونے کے بعد ناظرین نے باصرار خواہش کی کہ اب پہلے اسے لیا جائے کہ ہمیں اس کی اشد ضرورت ہے۔ ہمکو بھی یہ تجویز مناسب نظر آئی اور تلک الرسل کی بجائے عم یتساءلون شروع کر دیا گیا۔ اور آج الحمد للہ وہ طیار ہے۔

پارہ عم یتساءلون بڑوں کے ساتھ ساتھ چونکہ بچوں اور بچیوں کے مطلب کی بھی چیز ہے اس کی کتابت کھلی کھلی کرائی گئی ہے خصوصاً آیات کو ایسا واضح لکھوا لیا ہے کہ اعراب اپنے حروف سے بال برابر ہٹے ہوئے نہیں ہیں۔ اس طرز کتابت کی وجہ سے ضخامت معمول سے بہت بڑھ گئی ہے لیکن ہدیہ میں مطلق اضافہ نہیں کیا گیا وہی آٹھ آنے فی جلد کے حساب سے منگائیے۔

دوستو! اللہ نے قرآن پاک کے صرف الفاظ کے رٹ لینے کا تمہیں حکم نہیں دیا ہے بلکہ اس کا مفہوم جاننا اور اس کے مطابق عمل کرنا اصل اسلام ہے۔ کم از کم اپنی اولاد پر رحم کھاؤ اور انہیں یہ باتفسیر پارہ عم یتساءلون پڑھواؤ۔

ظاہری اعتبار سے بھی سوچو۔ جس فقرہ یا عبارت کا مضمون ذہن میں ہو وہ جلدی اور باسانی یاد ہو گی یا جس کا مضمون ذہن میں نہ ہو وہ۔ فارسی اور عربی کے ایک شعر کا حفظ کرنا فارسی اور عربی سے ناواقف لوگوں کو دشوار ہوتا ہے۔ کجا اتنا بڑا قرآن۔ یہ قرآن کا [illegible] ہے وہ ہمارے دماغوں میں چھپ کر بیٹھا ہے ورنہ دماغ میں تو کسی قوم کے ایسی طاقت نہیں ہے کہ ایسی لمبی چوڑی کتاب کو یاد رکھ سکے۔ پھر اگر مسلمان اللہ کی اس خاص عنایت سے پورا پورا فائدہ حاصل کریں تو کیا اچھا ہو۔ ایک ہی وقت میں قرآن کے الفاظ بھی پڑھے جا سکتے ہیں اور ان کے مطالب بھی بلکہ جیسا اوپر عرض کیا گیا ہے معنی سمجھ کر الفاظ کے یاد کرنے میں کم وقت خرچ ہو گا۔

بچوں کے دماغ کا بار ہلکا کرو اور انہیں طوطا نہ بناؤ۔ انسان اور مسلمان بناؤ

اعتراض کیا جاتا ہے کہ نماز فواحش اور منکرات سے نہیں روکتی حالانکہ دعویٰ یہ ہے کہ نماز فواحش اور منکرات سے روکتی ہے "ان الصلوٰۃ تنھا عن الفحشاء والمنکر"، لیکن وہ روکے کیونکر جب کہ آج نماز کی تعریف بس اس قدر رہ گئی ہے کہ کھڑے ہو گئے اور چند مقررہ حرکتیں کر لیں۔ امام نے جو کچھ پڑھا اسے نہیں سمجھا۔ خود جو کچھ پڑھا اسے نہیں سمجھا۔ پھر خالی الفاظ کی برکات کہاں تک کام دے سکتی ہے۔ جاہل نمازیوں اور جاہل بے نمازیوں میں تھوڑا بہت فرق ہو جاتا ہے۔ ہم قرآن کے لفظوں نہیں حرفوں میں بھی برکت مانتے ہیں۔ اس کا بے معنی پڑھ لینا نہیں اس کی سطور پر انگلیاں پھیرنا بھی ہمیں منظور، یہ حالت اس سے ضرور بہتر ہے کہ انسان قرآن سے ذرا سا بھی تعلق نہ رکھے۔ اور قرآن کو کھول کر بھی نہ دیکھے۔ مگر ہمارا فرض یہیں نہیں ختم ہو جاتا۔ ہم خدا کے سچے اور فرمانبردار بندے جب ہی بن سکتے ہیں۔ جب کہ ماں باپ کی پیروی کی بجائے اس کی پیروی کریں۔ اور اس کی پیروی جب ہی ممکن ہے کہ جب قرآن کو سمجھیں۔ اب تو ہم فقط مسلمان ماں باپ کے ہاں پیدا ہو جانے کے سبب مسلمان ہیں۔ نماز کے وقت جو سورۃ پڑھی جائے اگر اس کا مطلب معلوم ہو تو نماز میں کیفیت بھی آئے اور نماز ناپاک اور ممنوع باتوں سے بھی بچائے۔

پارہ عم۔ پارہ الم۔ پارہ سیقول۔ پارہ تلک الرسل۔ پارہ لن تنالوا۔ پارہ والمحصنٰت پارہ لایحب اللہ۔ پارہ واذا سمعوا۔ پارہ ولو اننا علیحدہ علیحدہ تیار ہیں۔

سب کے ملنے کا پتہ :- غزالی خاں منیجر درویش دہلی۔

(ہدیہ فی پارہ آٹھ آنے علاوہ محصول اگر سب پارے اکٹھے طلب کرنے پر محصول کی کفایت ہو گی)

حضرت خواجہ صاحب کی عام فہم تفسیر کا نمونہ

حضرت خواجہ حسن نظامی کی عام فہم تفسیر القرآن کا نمونہ

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا

تحقیق گزرے ہیں پہلے تم سے راہیں پس سیر کرو بیچ زمین کے پس دیکھو

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝

کیونکر ہوا آخر کام جھٹلانے والوں کا

(اور اے مسلمانو! احد کی لڑائی کے بگڑ جانے کا تم نے بڑا خیال کیا) تم سے پہلے (بھی بہت سی) اُمتیں گزر چکی ہیں اور ان کے ساتھ (بھی) (بہت کچھ) واقعات ہو چکے ہیں۔ دنیا میں چلو پھرو اور دیکھو کہ (آخرکار حق کو) جھٹلانے والوں کا کیسا (خراب) انجام ہوا۔ فتح و شکست ڈھلتی پھرتی چھاؤں ہے۔ بولا بالا ایک دن تمہارا ہی ہونا ہے شروع شروع میں اہلِ حق کو تکلیفیں پہنچتی ہیں اور اہلِ حق کی آزمائش کیجاتی ہے)

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝

یہ بیان ہے واسطے لوگوں کے اور ہدایت ہے اور نصیحت ہے واسطے پرہیزگاروں کے

یہ (جو کچھ ہم نے) بیان (کیا یہ) لوگوں کے لیے (کافی) ہے اور اللہ سے ڈرنے والوں کے حق میں ہدایت اور نصیحت (کا موجب)

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ

اور مت سستی کرو اور مت غم کھاؤ اور تم ہی بلند ہو یعنی غالب اگر

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

ہو تم ایمان والے

اور اے مسلمانو! (کسی اتفاقی اور معمولی شکست سے تم مضمحل اور سست نہ ہو کبھی ہمت نہ ہارو اور (کسی قسم کا) غم مت کرو (تم بلند ہونے کے لیے پیدا کیے گئے ہو) اگر تم مومن ہو (یعنی تمہارے اندر ایمان کی قوت ہے۔ ہماری باتوں کو سچا جانتے ہو) تو تم ہی (سب پر) غالب آؤ گے۔

اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ؕ وَ

اگر لگے تم کو زخم پس تحقیق لگتا ہے اُس قوم کو بھی زخم مانند اُس کے اور

تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

یہ دن باری باری سے پھیرتے ہیں ہم اُن کو درمیان لوگوں کے اور ظاہر کرے اللہ اُن لوگوں کو کہ

اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝

ایمان لائے ہیں اور کرے بعضے تم میں سے گواہ اور اللہ نہیں دوست رکھتا ظالموں کو

وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

اور تو کہ خالص کرے اللہ اُن لوگوں کو کہ ایمان لائے اور مٹا ڈالے کافروں کو

تمہیں اگر ایک دفعہ زخم لگ گیا (اور کچھ نقصان پہنچا تو کیا ہے مقابل کی) قوم کو بھی ویسا ہی زخم (پہلے جنگ بدر میں) پہنچ چکا ہے اور یہ دن (کبھی اچھے ہوتے ہیں کبھی بُرے اور) ہم انہیں لوگوں میں ادلتے بدلتے رہتے ہیں (اس لیے کہ لوگ عبرت حاصل کریں اور) اس لیے کہ جو اہلِ ایمان ہیں اللہ ان (کی استقامت) کو معلوم کرے اور تم میں سے (ایک کو دوسرے کا) گواہ بنائے (یعنی دنیا کے سامنے تمہارے ایمان کی کیفیت کو لے آئے) ورنہ (درحقیقت) اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا (کہ کسی حال بھی تمہیں ان سے زک دلائے) اور (نیز یہ عمل) اس لیے (ہے) کہ اللہ مسلمانوں کو الگ چھانٹ لے اور کفار (منافقین) کو (الگ کرکے) مٹا دیوے۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

کیا گمان کیا تم نے یہ کہ داخل ہو بہشت میں اور ابھی نہ ظاہر کیا اللہ نے ان لوگوں کو کہ

جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ۝

جہاد کرتے ہیں تم میں سے اور ابھی نہ ظاہر کیا صبر کرنے والوں کو

کیا تم نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ (یونہی) جنت میں چلے جاؤ گے حالانکہ ابھی اللہ نے نہ ان کا امتحان کیا جو تم میں سے جہاد کرنے والے ہیں اور نہ ان کو جانچا جو (لڑائی میں) ثابت قدم رہتے ہیں۔

پارہ عم۔ پارہ الم۔ پارہ سیقول۔ پارہ تلک الرسل۔ پارہ لن تنالوا۔ پارہ والمحصنٰت۔ پارہ لا یحب اللہ۔ پارہ واذا سمعوا۔ پارہ ولو اننا علیحدہ علیحدہ تیار ہیں۔

ھدیہ فی پارہ ۸ر علاوہ محصول ڈاک وغیرہ

ملنے کا پتہ:۔ غزالی خاں منیجر درویش دہلی

ایک روپیہ میں گیارہ (۱)

(۱) **بنت الرشید** ایک نوجوان کا سوسائٹی کی وجہ سے عیاشی میں گرفتار ہونا بیوی سے نفرت کرنا۔ کچھ مدت کے بعد ایک مشہور مضمون نگار عورت پر عاشق ہونا ہزاروں دقتوں سے اس تک پہنچنا۔ آخر کار طالب و مطلوب کا یکجا ہونا

(۲) **انجام ہوس** ایک عیاش طبع نوجوان کا اپنی ہمسایہ کی بیوی پر عاشق ہونا اور پھر اس کو قابو میں لانے کیلئے طرح طرح کی چالیں چلنا باعصمت عورت کا قابو میں نہ آنا آخر کار پولیس کے ذریعہ سے گرفتاری کی کوشش کرنا مگر ہمیشہ ناکام رہنا۔ عیاش طبع نوجوان کا حشر نہایت عبرت انگیز ہے۔

(۳) **کرشمہ تعلیم** ایک تعلیم یافتہ نوجوان کا دیہاتی لڑکی پر عاشق ہونا اور بمشکل تمام لڑکی کے باپ کا شادی کے لئے رضامند ہونا۔ شادی سے پہلے لڑکی کی تعلیم کا انتظام کرنا اور آخر کار لڑکی کا اس قدر ترقی کرنا کہ دنیا کا ہر شخص اس لڑکی سے واقف ہو گیا۔

(۴) **نیرنگی تقدیر** دو بدنصیب میاں بیوی کی داستان مصیبت کا پہاڑ ٹوٹنا اور دونوں کا ثابت قدم رہنا آخر کار اس صبر کی بدولت ایک دن امیر کبیر بن جانا اور صبر کی تعلیم دینا

(۵) **عروج و زوال** ایک نہایت دولتمند شخص کا اپنی دولت پر مغرور ہو کر لوگوں کو حقارت سے دیکھنا۔ آخر کار ایک دن ایک ایک پائی کے لئے محتاج ہو جانا ہوس کے بعد اپنے گناہ سے توبہ کرنا اور پھر اصلی حالت پر آجانا۔

(۶) **انتقام قدرت** ایک نفس پرست کا ایک حسینہ پر عاشق ہو کر اس پر طرح طرح کے ظلم کرنا یہاں تک کہ اس کے خاوند کو جیل بھجوا دینا اور حسینہ کو کسی بہانہ سے ایک سنسان جگہ میں لانا عصمت کی دیوی پر خدا کی رحمت کا اترنا اور نفس پرست کی تباہی

(۷) **ترکی ٹوپی** ایک سودخوار کے صاحبزادے کی تباہی کا افسانہ محض ترکی ٹوپی کی وجہ سے ہوا اس لئے ابتدا میں ایک ترکی ٹوپی خریدی اس کے بعد فیشن میں قدم بڑھاتا گیا آخر کار فیشن کی بدولت تباہ ہو جانا۔

(۸) **خونی گلوری** پان کے عادی کا پان کی بدولت طرح طرح کی مصیبتوں میں گرفتار ہونا اور پان کھانے کی وجہ سے ہزار دقتوں کا مقابلہ کرنا نہایت دلچسپ اور مفید افسانہ ہے۔

(۹) **صلہ طاعت** ایک دیندار شخص کا دنیاوی مصیبتوں میں گرفتار ہو کر بھی خدا کو نہ بھولنا۔ آخر اس مصیبت کا خاتمہ۔

(۱۰) **پاداش گناہ** گناہ کی سزا اگر دنیا میں دیکھنی ہو تو یہ افسانہ پڑھیئے جس میں ایک بدچلن نوجوان کے حالات نہایت عبرت ناک انداز میں بیان کئے گئے ہیں

(۱۱) **چاہ کندہ را چاہ در پیش** اگر کوئی شخص دوسروں کے لئے کانٹے بوتا ہے تو وہ خود بھی تکلیف اٹھاتا ہے۔ یہ افسانہ ایک نہایت دلچسپ اور درد بھرا واقعہ ہے۔

یہ گیارہ افسانے وہ افسانے ہیں جن کو سب نے انتہا پسند کیا گیا ہے جو اپنی دلچسپی اور عبارت آسانی کے ساتھ موثر بھی ہیں مفید بھی اور نتیجہ خیز بھی ان افسانوں کے مجموعہ کا نام

دیکھو عبرت کا آئینہ قیمت عہ

ایک روپیہ میں نو (۱)

(۱) **حسن اتفاق** عاشق مزاج نوجوان کا ایک مہ جبین پر عاشق ہونا۔ مہ جبین کا اتفاقی طور پر اپنے حسن کے جلووں سے نوجوان کو تصویر حیرت بنا دینا ہزار دقتوں کے بعد نوجوان کی کامیابی۔

(۲) **وقت کی نیرنگیاں** ایک نئے شادی شدہ کا بیوی کی محبت میں گرویدہ ہو کر ملازمت کھو بیٹھنا۔ آخر کار ایک جگہ ملازم ہونا۔ ملازمت پر جاتے ہوئے بیوی کا گم ہو جانا کئی سال کے بعد دوسری شادی کرنا اور اتفاقی طور پر پہلی ہی بیوی سے دوبارہ نکاح ہو جانا۔

(۳) **کشتگان رسوم** رسم و رواج کی پابندی بعض اوقات دامن عصمت پر دھبہ لگا دیتی ہے اور اس کے باعث لوگ بہت سارے ایک پائی کے لئے محتاج ہو جاتے ہیں اس افسانہ میں ان ہی معاملات پر روشنی ڈالی گئی ہے

(۴) **انجام بے احتیاطی** انسان کو ہر معاملہ میں نہایت احتیاط سے کام لینے کی ضرورت ہے بے احتیاطی سے ہزاروں ایسی مصیبتیں نازل ہو جاتی ہیں جو کبھی وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتیں۔ دلچسپ افسانہ ایک ایسا واقعہ جس کے پڑھنے کے بعد ہر شخص کے مزاج میں احتیاط پیدا ہو جائے گی۔

(۵) **گم شدہ فرزند** ایک بدمعاش کا اشتہار دیکھ کر شہر کو یقین دلانا کہ وہ گم شدہ فرزند ہے۔ بدمعاش کی چالاکیاں۔ چالاکیوں کا طشت از بام ہونا اور غمزدہ باپ کا گم شدہ فرزند کو پانا نہایت دلچسپ افسانہ ہے۔

(۶) **بیگناہ گنہگار** رسم و رواج کی بدولت نکاح شدہ میاں بیوی کا رخصت نہ ہونے کی وجہ سے علیحدہ رہنا۔ آخر جذبات کے سیلاب کا دونوں کو دیوانہ کر دینا۔ رخصت سے پہلے ناگوار نتائج۔ نہایت عبرت انگیز افسانہ۔

(۷) **رنج و راحت** ہر مصیبت کے بعد تکلیف اور ہر تکلیف کے بعد انسان کو راحت میسر آتی ہے۔ ایک نیک اور دیانتدار شخص کا مصیبتیں اٹھا کر عیش کا زمانہ دیکھنا۔

(۸) **لیلائے سخن کا دیوانہ** ایک شعر و سخن کے دیوانہ کے حالات جس نے شاعری کی بدولت اپنی زندگی کو تباہ و برباد کر لیا۔ نہایت دلچسپ اور عبرت انگیز افسانہ ہے

(۹) **پیکر دیانت** ایک انتہا درجہ کا دیانتدار شخص اپنی سچائی کی بدولت ہزار مصیبتوں میں گرفتار رہا۔ آخر سچائی کی بدولت اس کی افسردہ زندگی دائمی راحت سے بدل گئی۔

یہ نو افسانے وہ افسانے ہیں جن کو ہندوستان کے اہل قلم حضرات نے بیحد پسند کیا ہے۔ جو دلچسپ ہونے کے ساتھ مفید بھی ہیں۔ ان افسانوں کے مجموعہ کا نام

تصویر معاشرت

قیمت [illegible]

غزالی خاں منیجر دہلی پبلشنگ دہلی سے طلب کیجئے

کیا آپکو بات کرنی آتی ہے

اگر خدانخواستہ آپ تقریر کی جادو بیانی سے محروم ہیں۔ اگر آپ کی گفتگو شیریں نہیں ہے۔ اگر آپ کی گفتگو لوگوں کے دلوں کو تسخیر کرنے کی قوت نہیں رکھتی اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ میں جادو کا اثر ہو تو

فن تقریر

ملاحظہ فرمائیے اور اس کی ۳۲۵ ہدایتوں پر عمل کیجئے اور پھر دیکھئے کہ الفاظ طلسم بنجائینگے۔ آپ کی گفتگو میں انتہا درجہ کی شیرینی پیدا ہو جائے گی۔ ہر محفل اور ہر مجلس میں لوگ آپ کو آنکھوں پر بٹھائیں گے آپ کی جادو بیانی احباب اور عزیزوں ہی کے حلقہ تک محدود نہیں رہے گی بلکہ آپ ہزاروں کے مجمع میں بے دھڑک تقریر کر سکیں گے اہل مجمع کے دل آپ کے قبضہ میں ہوں گے اس طرح آپ لوگوں کے دلوں پر قبضہ کر لیں گے۔

قیمت فی جلد ۸/

آپ سے کون خفا ہے

کون سنانے سے نہیں نتا؟ آپ کسے اپنا مطیع اپنا فریفتہ اپنا دیوانہ بنانا چاہتے ہیں۔ وہ کوئی عورت ہو۔ کوئی مرد ہو کوئی بوڑھا ہو، کوئی آقا ہو۔ کوئی حاکم ہو آپ کا مطیع و مسخر ہو سکتا ہے اگر آپ اس عجیب و غریب طلسمی کتاب

عمل تسخیر

کو ملاحظہ کریں اور اس کی ترکیبوں پر عمل فرمائیں اس کتاب میں جو عمل بتایا گیا ہے وہ نہایت صحیح موثر اور تیر بہدف ہے۔ کبھی غلط ثابت نہیں ہو سکتا پھر تعریف یہ کہ عمل کی ترکیب نہایت آسان۔ ہر شخص بڑی سہولت کے ساتھ عامل بن سکتا ہے

اگر

یہ دعویٰ غلط ثابت ہو تو نہ صرف ایک کتاب بلکہ سو کتابوں کے دام واپس۔

قیمت ۴/

کیا آپکو دعا مانگنی آتی ہے؟

اگر آپ دعا مانگنے کے طریقوں سے واقف ہیں تو آپ کی ہر دعا قبول ہو سکتی ہے اور آپ کی ہر مراد پوری ہو سکتی ہے اگر خدانخواستہ آپ کی دعائیں بے اثر ہوں تو یہ سمجھ لیجئے کہ آپ دعا مانگنے کے طریقوں سے ناآشنا ہیں پہلے دعا مانگنے اور مراد پوری کرنے کے طریقے معلوم کیجئے۔ اس کے بعد دعا مانگئے انشاء اللہ اگر آپ بے اولاد ہیں تو صاحب اولاد بنجائینگے اگر آپ غریب ہیں تو آپ کی غریبی دور ہو جائیگی اگر آپ پر قرضہ کا بار ہے تو آپ بہت جلد سبکدوش ہو جائینگے اگر آپ پیچیدہ معاملات کی وجہ سے پریشان ہیں تو آپ کی پریشانی رفع ہو جائے گی اس مقصد کے لئے آپ کو صرف

کلید مراد

کے مطالعہ کی ضرورت ہے جس میں دعائیں مانگنے اور مرادیں حاصل کرنے کے طریقے کلام مجید اور احادیث سے اخذ کئے گئے ہیں کلید مراد کے بتائے ہوئے طریقوں پر اگر آپ دعائیں مانگیں گے تو ان کی مقبولیت یقینی ہے۔ یہ دعائیں ہزارہا بار تجربہ میں آچکی ہیں۔ قیمت ۸/

جو چاہو گے ہو جائیگا

مصیبت سے نہ گھبراؤ۔ پریشانی کے وقت استقلال کو ہاتھ سے نہ جانے دو اس بزرگ ذات سے ناامید نہ ہو۔ ہمت کرو آگے بڑھو جو چاہو گے ہو جائے گا۔ کامیابی کی شاہراہ تمہیں نظر آنے لگے گی مصیبت راحت سے بدل جائیگی۔ بلائیں رحمت بنجائینگی بیماری تندرستی سے بدل جائیگی پریشانیاں دور ہو جائیں گی اور اطمینان قلب تمہیں حاصل ہو جائیگا۔ بشرطیکہ تم آیۃ الکرسی کا عمل پڑھنا جانتے ہو۔ آیۃ الکرسی کا عمل وہ زبردست عمل ہے کہ اس میں آسمانی قوتیں پوشیدہ ہیں اس کے ذریعہ سے غریب امیر بنجاتا ہے بیمار تندرست ہو جاتا ہے غرضکہ انسان جو چاہے وہ ہو جاتا ہے اگر مصیبت کے وقت آیۃ الکرسی کا عمل پڑھا جائے تو یہ عمل ظل رحمت بنکر آسمان کے سر پر چھا جاتا ہے اگر تم بھی آیۃ الکرسی کا عمل پڑھنا چاہتے ہو تو فیضان قدسی پڑھو جس میں آیۃ الکرسی شریف پڑھنے کے نہایت صحیح اور مجرب ۸ عمل درج ہیں پڑھنے کا طریقہ نہایت آسان ہے اگر کوئی شخص اس کا معمول کر لے تو تمام عمر آرام و اطمینان سے زندگی بسر کر سکتا ہے

قیمت ۸/

ہم کیسے مسلمان ہیں

جب سرور دو عالم کے حالات زندگی اور آپکے پاکیزہ خصائل ہی سے بے خبر ہیں تو پھر ہم کیسے مسلمان ہیں اگر آپ کی زندگی مبارک کے قابل تقلید اور دلچسپ حالات آپ پڑھنا چاہتے ہیں تو

تو برگزیدہ نبی کے برگزیدہ خصائل

پڑھیئے اس میں آپ کی زندگی مبارک کے حالات کو نہایت عجیب پیرایہ میں لکھا گیا ہے یہ نہایت مستند کتب کا عطر ہے اس کتاب کے بعد حضور سرور دو عالم کی قابل تقلید عادات و اطوار آپ کی سادہ معاشرت اور لباس۔ آپ کا حلیہ مبارک رحم و مروت فروتنی۔ انکسار۔ ایفائے عہد، امانت و دیانت، عفو و عصمت عدل و انصاف جود و سخا، استقلال و استقامت، توکل و اخلاص، عبادت و ریاضت حسن و سلوک مزاح و تبسم غرض یہ کہ حضور سرور دو عالم کی زندگی مبارک کا یہ کتاب آئینہ ہے عبارت اتنی شستہ ہے کہ بچے اور عورتیں بھی بڑی خوشی سے اسے پڑھتی ہیں لکھائی چھپائی نہایت عمدہ قیمت ۱۲/

سب کتابوں کے ملنے کا پتہ:۔ غزالی منیجر درویش دہلی

سب سے اچھی خیرات کونسی ہے

سب سے اچھی خیرات وہ ہے جسکا اثر عرصہ تک رہے اور وہ مسلمانوں کی مذہبی معلومات بڑھانے پر خرچ کرنا ہے وہ صدقہ ہے جو نسلاً بعد نسل کے ثواب کا موجب رہتا ہے ایک سستی اور بہترین خیرات یہ ہے کہ ناواقف مسلمانوں میں ان کے مذہب کے آسان اور ضروری مسائل بتلانے والی کتابیں مفت تقسیم کی جائیں اگر آپ

اعمال بخشش

خرید کر مفت تقسیم کریں تو بہت نافع ہے یہ ۴۴ صفحے کی کتاب ہے اور اس میں سب ذیل مسائل ہیں۔ اسلامی عقائد کبیرہ گناہ۔ کلمات موجب کفر نماز کے مسائل پانی کے احکام استنجے کے احکام نجاست کے احکام وضو کے احکام [illegible] سنن مستحبات نواقض وضو غسل کے احکام فرائض سنن مستحبات غسل احکام تیمم اوقات نماز تعداد رکعات نماز نماز کے فرائض واجبات سنن مکروہات نماز مفسدات نماز اذان جماعت کی نماز ترکیب نماز جمعہ کے احکام قربانی کے احکام تکبیر تلقین میت [illegible] کے احکام عید کی نماز غرض کہ ایک مسلمان کو مسلمان بنانے کے سب مسائل درج ہیں [illegible] زبان آسان ہے ایک [illegible] کی بارہ جلدیں [illegible] ہیں۔ آنے محصول [illegible] ہونگے ۵ روپے کی خریداری پر محصول [illegible]

شب عروسی سے پہلے اور شب عروسی کے بعد

ہر اس نوجوان کے لئے جس کی شب عروسی قریب ہے یا شب عروسی سے لطف اندوز ہو کر اب ازدواجی زندگی کی بہار کا لطف اٹھا رہا ہے آداب مواصلت سے واقف ہونا اور اپنی شریک زندگی کی محبت جذب کرنا غذا اور ہوا کی طرح لازمی اور ضروری ہے اس مقصد کے لئے کتاب دولہا دلہن لاجواب اور بے نظیر کتاب ہے۔ یہ کتاب زوجین کی زندگی کو پر لطف اور پر کیف بناویگی اور ان لذتوں کی طرف رہنمائی کریگی جن سے ہم بہت سے تجربہ کار نا واقف ہیں یہ کتاب مواصلت کی زندگی کو دوگنا اور چوگنا کر دے گی اور شریک زندگی کے دل کو تسخیر کریگی اس کتاب کے مطالعہ کے بعد باغ حسن کی گلچینی کا سلیقہ آجاتا ہے اور ڈاکٹروں اور حکیموں کے مشورہ کی انشاء اللہ ضرورت نہ رہیگی۔ اس کتاب کی مجرب علمی تدابیر ممسک اور ملذذ دوائیں ہمیشہ کیلئے بے نیاز کریگی اس فن پر سب سے پہلی مہذب کتاب ہے جس میں تجربوں کا خزانہ پوشیدہ ہے۔ اس کتاب کی فہرست مضامین کی دو سو کے قریب ہے خیال ہیں اگر ان سب کو یہاں درج کیا جائے تو ایسے ایسے چار صفحے درکار ہیں اس لئے نہایت مختصر فہرست مضامین درج کی جاتی ہے تاکہ کتاب کا خاکہ ذہن نشیں ہو سکے۔ قیمت عہ

مختصر فہرست مضامین یہ ہے

تندرستی	مواصلت میں احتیاط	شراب محبت کو دوآتشہ کرنا	گلچینی کی ہدایتیں	خیالات کے ذریعہ سے امساک	ہوس پرستی کا خمار
حفظان صحت	مواصلت کا نشہ	خوباں سے چھیڑ چھاڑ	مواصلت کا بہتر طریقہ	سانس کے ذریعہ سے امساک	بدچلنی کے اسباب
جوش جوانی	مواصلت کے اوقات	لب اور زبان سے چھیڑ چھاڑ	مواصلت کے نئے طریقے	امساک کی دوسری تدابیر	بدچلن عورتوں سے تعلقات
شباب کے ولولے	مواصلت میں آزادی	چھیڑ چھاڑ میں نئے انداز	مواصلت کے بعد کی ہدایتیں	مواصلت میں انتہا پسندی	بازاری حسن کی خریداری
شباب کی سحر کاریاں	نوجوانوں کی خودغرضی	شب اول میں مواصلت	استقرار حمل کی تدابیر	امساک کی ضرورت	بازاری عورتوں سے مواصلت
مست شباب کی ہم آغوشی	مردوں کی نفس پرستی	مواصلت کے طریقے	حمل سے بچنے کی قدیم صورتیں	عیاشوں کی مواصلت	بازاری عورتوں کی دلفریبی
مست شباب کی دلداری	عورت کے لئے دام محبت	مواصلت کی تمہید	حمل سے بچنے کی جدید صورتیں	مواصلت کے وقت عیاشوں کی حالت	بازاری دوشیزہ کی خریداری
تمام لذتوں سے بالاتر لذت	وہ باتیں جو عورتوں کو مرغوب ہیں	مواصلت کی ابتدا	مواصلت کو دیر تک قائم رکھنا		بازاری عورتوں کی مکاری۔ باندی عورتوں کی
لذت وصال	عورت کی تسخیر	مواصلت کی ضرورت	ممسک دوائیں	عیاشوں کی مواصلت کے طریقے	نکاح۔ بازاری عورتوں سے نکاح کا نتائج

میاں بیوی

قیمت ایک روپیہ

غیر شادی شدہ نہ منگائیں

یہ کتاب ان ہی لوگوں کے لئے مفید ہے جو ازدواجی زندگی میں قدم رکھ چکے ہیں۔ درحقیقت یہ کتاب بے تکلف احباب کے لئے لکھی گئی تھی اس کتاب میں زن و شوہر کے تعلقات اور تعلقات کے ہر پہلو حتی کہ ان باتوں پر بھی جن کو لوگ اپنی بیوقوفی سے خلاف تہذیب سمجھتے ہیں بحث کی گئی ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد ہر شخص اپنی بیوی سے ایک محبوبہ کی طرح لطف اندوز ہو سکتا ہے۔ قیمت عہ

کتاب کے ابواب یہ ہیں

پہلا باب۔ بنیاد خیال	چوتھا باب۔ فطرت کا سربستہ راز	چھٹا باب۔ شوق محبت کا اظہار	نواں باب۔ میاں بیوی میں شکر رنجی	بارہواں باب رشتہ داروں سے برتاؤ	پندرہواں باب۔ دنیا کی سب سے قیمتی شئی
دوسرا باب۔ عملی زندگی کا آغاز	پانچواں باب۔ جذبات میں	ساتواں باب۔ لباس زیور کی دلفریبی	دسواں باب بدمزاجی اور بدزبانی	تیرہواں باب۔ طعن و تشنیع	سولہواں باب۔ آداب مواصلت
تیسرا باب۔ پہلی رات	لہریں کب اٹھتی ہیں۔	آٹھواں باب۔ بیوی محبوبہ کیونکر بن سکتی ہے	گیارہواں باب۔ تیمارداری اور غمخواری	چودہواں باب باہمی مشورہ ضروری ہے یا علیحدہ	سترہواں باب۔ محبت کے پھل پھول

عورت مرد وہ جن کی شادی نہیں ہوئی

قیمت ایک روپیہ

یہ کتاب ان ہی لوگوں کے لئے مفید ہے جو ازدواجی زندگی میں قدم رکھ چکے ہیں۔ درحقیقت یہ کتاب بے تکلف احباب کے لئے لکھی گئی تھی۔ اس کتاب میں زن و شوہر کے تعلقات اور تعلقات کے ہر پہلو حتی کہ ان باتوں پر بھی جن کو لوگ اپنی بیوقوفی سے خلاف تہذیب سمجھتے ہیں بحث کی گئی ہے اس کتاب کے مطالعہ کے بعد ہر شخص اپنی بیوی سے ایک محبوبہ کی طرح لطف اندوز ہو سکتا ہے قیمت عہ

مختصر فہرست مضامین یہ ہے

پہلا باب

تمنائے وصال
انسانی زندگی کی ضرورت
عاشق مزاجوں کے جذبات
عیش پرستی کا خیال
زوجین کے اتحاد کی لذتیں

دوسرا باب

زوجین میں ناگواری کیوں ہوتی ہے
محبت کیونکر حاصل کی جائے

تیسرا باب

کیا عورت ملوث مزاج ہے

عورت کی بے بسی
عورت کے شہوانی جذبات
مردوں کو مجبوری بدچلن کرتی ہے

چوتھا باب

نسوانی جذبات میں تلاطم
عورت کی شہوانی لہر
عورت کی فطری خواہش

پانچواں باب

جذبات میں تموج
مرد و عورت میں موافقت
مرد کے شہوانی جذبات

مجامعت کے لئے وقت
اگر مرد کے جذبات تیز ہوں
عورت کی غیر معمولی خواہش
نامکمل مباشرت
جذبات کا اظہار

چھٹا باب

خواب اور ان کی طلسم کاریاں
نامناسب مباشرت میں بیداری

مرد کی طرف سے عورت کی بیزاری
عورت کی طرف سے مرد کی بیزاری
عورتوں کی بیماری کا سبب

ساتواں باب

حسن و عشق
عورت کے جسم کی دلآویزی
مرد عورتوں سے حقیقی لذت نہیں حاصل کرتے

آٹھواں باب

محبت اور اس کے نتائج
جانبین کی محبت سے فطرت کا مقصد
حاملہ کے لئے ہدایات
اولاد ہونے کے اسباب
والدین کا اثر اولاد پر
کمزور بچے جلد مر جاتے ہیں

نواں باب

مرد و عورت کا باہمی تعلق اور خیالات
رفیق زندگی اور امیدوں کا طوفان

زوجین میں اعتماد باہمی
فراق کے بعد وصال
محبت کی موت
نوجوانی اور ادھیڑ عمر کی زندگی
سچی خوشی کیونکر ہو

دسواں باب

سربستہ لذتوں کا انکشاف
کائنات کا بیش قیمت خزانہ
نوجوان لڑکے اور لڑکیاں غیر معمولی قوت محسوس کرتے ہیں

قیمت ایک روپیہ

ملنے کا پتہ

غزالی پوسٹ بکس نمبر ۹۱ دہلی

اس کی آنکھیں پرنم ہیں دل میں ایک طوفان برپا ہے، سچے عشق و محبت کے جذبات سینہ میں تڑپ رہے ہیں، وہ اپنے جذبات کی تصویر خطوط کی صورت میں کھینچنا چاہتا ہے لیکن وہ معذور ہے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کاغذ پر عشق و محبت کے جذبات کیونکر لائے جاتے ہیں ایسی صورت میں کتاب

دولہا دلہن کے خطوط

رہبری کریں گے اور بتائینگے کہ جذبات سے لبریز، عشق و محبت میں ڈوبے ہوئے خطوط کس طرح لکھے جاتے ہیں اور کاغذ پر جذبات کی تصویر کیونکر کھینچی جاسکتی ہے اس کتاب میں نئے شادی شدہ نوجوان عورتوں اور نوجوان مردوں کے عشق و محبت میں ڈوبے ہوئے وہ خطوط ہیں جو دولہا دلہن ایک دوسرے سے جدا ہونے کے بعد مفارقت کی حالت میں عالم بیتابی میں لکھنے پر مجبور ہوجایا کرتے ہیں ہر خط عشق و محبت کے جذبات میں ڈوبا ہوا ہے ان خطوط کے مطالعہ کے بعد نئی شادی شدہ نوجوان اپنی بیویوں اور نئی شادی شدہ لڑکیاں اپنے شوہروں کو ایسے دلچسپ اور شوخ خط لکھ سکتی ہیں کہ جو بڑے بڑے تعلیم یافتہ بھی شاید نہ لکھ سکیں یہ کتاب نئے شادی شدہ نوجوانوں کو چند روز میں عاشقانہ اور مفید خطوط لکھنے پر بالکل حاوی کردے گی۔ قیمت ۸

میاں بیوی ایکدوسرے سے جدا ہوتے ہیں

دونوں کو ایک دوسرے کی جدائی بے چین کردیتی ہے دونوں فرقت میں ایک دوسرے کو یاد کرتے ہیں ان کی سچی محبتیں ان کو بیتاب کرتی ہیں اس بیتابی کا علاج دونوں کے پاس صرف ایک ہی ہے کہ وہ ایک دوسرے کو محبت کے تقاضوں سے مجبور ہوکر خطوط کے ذریعہ سے اپنے جذبات کو تسکین دیتے ہیں لیکن وہ اپنے جذبات کو صحیح طریقہ سے ادا کرنے میں ناکام رہتے ہیں کیونکہ وہ خطوط نویسی سے ناواقف ہیں اس مقصد کے لئے سب سے بہتر کتاب

میاں بیوی کے خطوط

جس میں میاں بیوی کی محبت کے سچے جذبات بھی ہیں، جس کی عبارت میں البیلے انداز کی رنگینی بھی ہے جو صرف میاں بیوی ہی کے خطوط کے لئے مخصوص ہے جس میں خطوط کی صورت میں بیویوں کی اصلاح، اور تعلیم کی بھی کوشش کی گئی ہے جس میں میاں بیوی کے تعلقات اور فرائض پر بھی خطوط میں روشنی ڈالی گئی ہے خطوط بیوی کی طرف سے شوہر کے نام اور شوہر کی طرف سے بیوی کے نام ہیں خطوط بھی ہیں اور مکمل تعلیم بھی ہے ان خطوط کے مطالعہ کے بعد مردوں کو نہایت دلچسپ، مفید اور کارآمد خطوط لکھنے آجاتے ہیں جن میں محبت کی چاشنی کے ساتھ اصلاحی پہلو بھی ہوتے ہیں اور عورتیں اپنے شوہروں کو نہایت پر لطف خط لکھنا سیکھ جاتی ہیں۔

قیمت ۸

ملنے کا پتہ

غزالی خاں منیجر درویش دہلی

تبلیغ کا آیندہ پروگرام

جس میں مسلمانوں کی اصلاح و ترقی و حفاظت کے تمام عملی ذرایع اور وسائل مکمل طریقہ سے جمع کئے گئے یہ ایک زبردست کتاب حال ہی میں مولوی سید ظہور احمد صاحب وحشی ایڈیٹر تجلی نے تصنیف فرمائی ہے جس کا نام

صدائے صور

ہے اور اس کتاب میں پانچ تعلیمیں ہیں

پہلی تعلیم

اس کتاب میں صرف مسلمان مخاطب ہیں ان کو پہلی بات یہ بتائی گئی ہے کہ وہ اپنے مذہبی اعمال و عقائد کو درست کریں جزئی اور فروعی اختلافات کی وجہ سے باہم جو مخالفت اور مناقشات پیدا ہو رہے ہیں ان کو یکقلم موقوف کر دیں عقائد سے صرف اتنا تعلق رکھیں کہ خدا ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے رسول ہیں جنت دوزخ ملائکہ اور قیامت وغیرہ پر ایمان رکھیں۔ اعمال میں نماز روزہ۔ حج زکوٰۃ کو اپنا معمول قرار دیں۔ مذہبی موشگافیوں سے اجتناب کریں سیدھے سادے مسلمان بنیں اور ہر کلمہ گو کو مسلمان اور اپنا بھائی سمجھیں۔

دوسری تعلیم

جہاں تک ممکن ہو معاشرت کو سادہ بنائیں۔ سادہ کم قیمت غذائیں استعمال کریں۔ بیش قیمت اور پر تکلف لباس چھوڑ دیں نمائش اور تکلفات سے پرہیز کریں۔ زیادہ کمائیں اور بہت کم خرچ کریں مصارف میں پوری ہوشمندی کے ساتھ ضروری اور غیر ضروری کا امتیاز رکھیں لایعنی رسوم سے اجتناب کریں جن میں آمدنی کا بڑا حصہ صرف ہو جاتا ہے۔ جز رس اور کفایت شعار بنیں اور جذبات نفس پر قابو رکھیں۔

تیسری تعلیم

اس کتاب میں بہت سخت تاکید کی گئی ہے کہ مسلمان عفت و پاکبازی کی زندگی بسر کریں اپنی طاقت کا ایک شمہ اور اپنے خون کا ایک قطرہ تمام عمر گناہ کی صورت میں ضایع نہ کریں چونکہ سادہ معاشرت کی وجہ سے ان کا خرچ کم ہوگا اور عفت و پاکبازی اور اپنی طاقت کے تحفظ کی وجہ سے وہ ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کی ضرورت محسوس کریں گے اس لئے انھیں ترغیب دی گئی ہے کہ اپنے حالات کی طرف سے اطمینان ہو تو وہ ایک سے زیادہ شادیاں کریں اور شادی سے کثرت اولاد کے اہم مقصد کو پورا کریں کیونکہ اس زمانہ میں مسلمانوں کی نجات کا ایک زبردست ذریعہ یہ بھی ہے کہ ان کی آبادی میں اضافہ ہو۔

چوتھی تعلیم

مسلمانوں کو بتایا گیا ہے کہ وہ اپنی اولاد کو کس طرح پرورش کریں اور ترغیب دی گئی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو سادہ معاشرت کا خوگر بنائیں موجودہ طریقہ تعلیم کی مخالفت کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ ہر حیثیت کے آدمی کو اپنے حسب حال تعلیم حاصل کرنی چاہیئے اس سلسلہ میں یہ حقیقت بھی واضح کی گئی ہے کہ موجودہ زمانہ میں غریب اور متوسط الحال طبقہ کو ایسی تعلیم کی طرف توجہ نہیں کرنی چاہیئے جس کا سلسلہ پچیس تیس سال کی عمر تک جاری رہے اور جس میں آٹھ دس ہزار کی رقم صرف ہو بلکہ ایسے پیشے ایسے ہنر اور ایسی نوشت و خواند سیکھنی چاہیئے کہ اس لئے نہ تو والدین کو زیادہ زیر بار ہونا پڑے اور نہ اولاد کی عمر کا بہترین حصہ برباد ہو چنانچہ پندرہ سال اور زیادہ سے زیادہ بیس سال کی عمر میں لڑکوں کو کھانے کمانے کے قابل ہو جانا چاہیئے

پانچویں تعلیم

مسلمانوں کو سمجھایا گیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو کارآمد بنائیں لکھے پڑھے لوگ کسی خاص علم و فن میں ترقی کریں یا کوئی خاص شاخ اپنے لئے تجویز کر کے اعلیٰ قابلیت اپنے اندر پیدا کریں ناخواندہ لوگ محنت و مزدوری میں عمر بسر کرنے کی جگہ کوئی ہنر سیکھیں مثلاً نجاری۔ معماری۔ آہنگری وغیرہ کی مشق کریں۔ جب دماغ اور دست و بازو کی تربیت ہو چکے تو دوسری بات اپنے اوپر فرض کر لیں کہ اپنا کوئی لمحہ بیکار نہ صرف کریں محنت و مشقت سے روزی کمائیں اور جہاں تک ممکن ہو کمائیں پھر کمائے ہوئے روپے کو احتیاط سے اٹھائیں اور عملی کفایت شعاری اختیار کریں۔ ان سب باتوں کے ساتھ نہ صرف مسلمانوں کو ترغیب دی گئی ہے بلکہ سخت تاکید کی گئی ہے کہ وہ اپنی صحت جسمانی کا پورا خیال رکھیں اپنی جسمانی طاقت کو بڑھائیں اور اعصاب کو بیدار کرنے والی ورزشوں کو ہمیشہ اپنے معمولات میں شامل رکھیں۔

مضامین

۴۰ مضامین ہیں جن کے عنوان یہ ہیں

خلاصۃ الکتاب	ولادت - تربیت -	روپیہ صرف کرنا۔	اپنے آپ کو کارآمد بناؤ
صدائے صور	تعلیم - شادی۔	جذبۂ تفوق - خوراک	بیکار نہ رہنا چاہیئے
مذہبی پابندی	صنفی موانست۔ نکاح	غیر ضروری خورد و نوش	کفایت شعاری
اختلاف باہمی	شادی کیونکر ہوتی ہے	پوشاک - مکان	صحت جسمانی -
اتحاد باہمی	سیاہ کاری	اہل و عیال کے مصارف	**ضخامت**
اختلاف قومیت	ایک سے زیادہ بیویاں	زیور - تفریحات	۱۰۴ صفحے
اختلاف معاشرت	عملی زندگی - روپیہ کمانا	دوا علاج - مہمانداری	چھپائی کاغذ عمدہ
اختلاف عقائد	ملازمت - آزاد پیشے	رسوم - اعزہ کی امداد	قیمت
فتنۂ تکفیر	صنعت و حرفت	خیرات - مالی اصلاح۔	ایک روپیہ
عالمگیر عفو و درگذر	تجارت - زراعت	ضروری دستور العمل	

ملنے کا پتہ

غزالی خاں منیجر درویش دہلی

شام زندگی

مصنفہ مصور غم علامہ راشد الخیری مدظلہ العالی

اس کتاب سے زیادہ آخری پانچ سال میں اردو میں کوئی کتاب مقبول نہیں ہوئی ہے۔ اب تک چودہ ہزار بک چکی ہے۔ اور مانگ کا وہی حال ہے جو شروع میں تھا۔ جو مرد یہ چاہتے ہیں کہ ان کی بیویاں اُن کے مزاج کے موافق ہو جائیں وہ شام زندگی انہیں پڑھواتے ہیں۔ اور جو عورتیں آرزو رکھتی ہیں کہ ان کا گھر رشک جنت بنے وہ شام زندگی پڑھتی ہیں اور اس کی مدد سے اپنے خاوندوں کا دل موہ لیتی ہیں جنہیں اولاد کی تربیت کا خیال ہے ان کے نزدیک تو اس کام کے لئے شام زندگی سے بہتر آلہ ہی نہیں ہے۔ شام زندگی میں قصہ کے طور پر ایک لڑکی کا حال لکھا ہے کہ اس نے شادی سے لیکر مرنے کے وقت تک کیونکر زندگی بسر کی۔ زندگی کے کسی شعبہ اور جہان کے کسی مرحلہ کو جس سے انسان ہوکر گزرتا ہے نظرانداز نہیں کیا گیا۔ پیرایہ اسقدر دلچسپ کہ چند صفحے دیکھکر کتاب ہاتھ سے چھوڑ دیجیئے تو ہم قیمت مع محصول واپس دینے کو طیار ہیں اور یہ تو ہے کہ لوگوں نے اسی کی وجہ سے مصنف کو "مصور غم" کا خطاب دیا ہے۔ ہر سطر آنکھوں کو پرنم کر دیتی ہے۔ غرض شام زندگی بڑی ہی کامیاب کتاب ہے کسی اعتبار سے کوئی عیب اس میں نہیں ملتا۔ محاسن ہی محاسن ہیں۔ ایک جلد طلب فرمالیجئے۔ آپ کے تمام خاندان اور احباب میں پہنچ جائے گی۔ عورت اور مرد سب اس پر شیدا ہو جاتے ہیں۔ تمہارے دکھ کا علاج تمہارے درد کی دوا تمہارے دل کا بہلاوا۔ تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک شام زندگی و صرف شام زندگی ہے۔

شام زندگی نے سیکڑوں جانوروں کو انسانیت سکھلادی لامذہبوں میں مذہبیت پیدا کر دی اور گم گشتہ راہوں کو راہ پر لگا دیا۔

جو شخص شام زندگی سے محروم رہا اور شام زندگی سے فائدہ نہ حاصل کرسکے اس کی تقدیر ہے ورنہ شام زندگی نے دین و دنیا کی درستی کا سامان پیش کر دیا ہے۔ ضخامت قریباً دس جزو۔ اعلیٰ کاغذ اعلیٰ لکھائی چھپائی۔ قیمت سوا روپیہ عہ

ملنے کا پتہ

منیجر نظام المشائخ پوسٹ بکس ۵۱ دہلی

شام زندگی کی نسبت

حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب کا ایک نوٹ "ملک کے باہر" کے عنوان سے روزانہ اخبار صداقت کلکتہ میں شائع ہوا تھا جس کا خلاصہ یہ ہے

کچھ دنوں کا ذکر ہے میں نے ایک مضمون لکھا تھا جس کا عنوان تھا "گھر کے اندر" اس میں ان کتابوں کی ضرورت ظاہر کی تھی۔ جو مستورات کے پڑھنے کے قابل ہوں۔ اور خصوصیت سے مولینا راشد الخیری کی کتاب صبح زندگی کے حصہ دوم لکھوانے کی خواہش کی تھی۔

تو افسوس ہے کہ [illegible] اخبار و تہذیب نسواں نے تو اس مضمون کو شاید پڑھا بھی نہیں۔ حالانکہ انہی کو مخاطب کیا گیا تھا کہ مولینا راشد الخیری سے اس کتاب کا دوسرا حصہ لکھوائیں۔ لیکن میرے عزیز بھائی محمد واحدی ایڈیٹر نظام المشائخ دہلی نے کمر ہمت باندھی اور میرا مضمون پڑھتے ہی مولینا راشد الخیری صاحب کو آمادہ کر کے صبح زندگی کا دوسرا حصہ شام زندگی لکھوایا۔ اور جھٹ پٹ کتاب چھاپ کر تیار کر دی۔

واحدی صاحب اور میں پہلے یہی سمجھتے تھے کہ اب کئی سال سے میں درگاہ شریف میں مقیم ہوں اور واحدی صاحب کے کاروبار تجارت کتب سے میری ملکیت اور شرکت کا کچھ بھی تعلق نہیں ہے اگر ایسا ہوتا تو میں کبھی شام زندگی کی تعریف کو جائز نہ سمجھتا کیونکہ یہ وہ خودستائی ہو جاتی لیکن اب میں کہہ سکتا ہوں کہ شام زندگی صبح زندگی سے بھی بڑھ گئی اور مولینا راشد الخیری نے اس خوبی و لیاقت سے اس کتاب کو لکھا کہ عورتوں کو لڑکیوں کو مردوں کو، بڑے لڑکوں کو سب کو یکساں مفید ہوگی۔ آخر تک اندر پڑھنے کی کتاب مصنف کے خانہ دماغ سے باہر آگئی۔ چھاپہ خانہ نے [illegible] ناشر [illegible] اس کو بایں شان شائع کر دیا ہے۔ اب بھی کوئی شخص اس مفید اور سرتاپا مرصع کتاب کو نہ پڑھے اور اپنی مستورات اور بچوں کو اس کی [illegible] سے محروم رکھے تو اس کا علاج لقمان کے پاس بھی نہیں۔

شام زندگی باعتبار علم ادب کے [illegible] کا بہترین تحفہ ہے اور باعتبار ضروریات خانہ داری کے کوئی لازمی ضرورت مصنف کے قلم سے باقی نہیں رہی۔ جس کو قصہ کے اندر شامل کیا ہو اور [illegible] مضمون ہر شخص تسلیم کرے گا کہ مولینا راشد الخیری کی تحریر مستورات کے معاملہ میں [illegible] دل [illegible] کرتی ہے۔ مولینا راشد الخیری کا ممنون ہوں کہ انہوں نے مسلمانوں کے لئے یہ کتاب لکھکر ہندوستان کی خانگی زندگی کو خوشگوار بنانے کی کوشش کی۔ اور واحدی صاحب کا بھی شکر گزار ہوں جو میری تحریر کے ایک معمولی اشارے پر ایک کثیر خرچ کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ اور آخر کتاب تیار کرا کر دی۔ (حسن نظامی)

نامہ نگار مظفر علی خان صاحب بی اے ایڈیٹر [illegible] نے [illegible] میں شام زندگی کا ایک ٹکڑا نقل کیا تھا اور اسکی ان الفاظ میں [illegible] بہت کم ایسے انشا پرداز ہیں جنکا قلم ان مضامین کو خوبی سے ادا کرسکتا ہے جو نسوانی زندگی سے تعلق رکھتے ہیں۔ مولینا نذیر احمد مرحوم نے [illegible] اور توبۃ النصوح لکھکر ادبیات کے اس دلکش شعبہ کی بنیاد ڈالی تھی اور بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ تعلیم نسواں کی تحریک کو جو کامیابی ہمارے ملک میں ہوئی ہے۔ اس میں بڑا حصہ ان ہی دونوں کتابوں کا ہے۔

ملک میں قحط الرجال ایسا ہے کہ ہم میں سے کسی شخص کے اٹھ جانے سے جو جگہ خالی ہو جاتی ہے وہ اکثر خالی رہتی ہے۔ [illegible] والے بھی اس افسردہ محفل میں خاموش نظر آتے ہیں لیکن یہ کلیہ لازم نہیں کہ مصنف مراۃ العروس کی جانشینی کا [illegible] راشد الخیری کے گلریز قلم نے متعدد لطیف و پاکیزہ تصانیف کے سلسلہ سے حل کر دیا ہے۔ شام زندگی جو مولینا کی تازہ ترین تصنیف ہے گویا اس [illegible] یا تصویر کا دوسرا رخ ہے۔ جو [illegible] سے پہلے صبح [illegible] میں دکھلا چکے ہیں۔ عورت کو بچپن سے لیکر بڑھاپے تک میکے اور سسرال میں، بیٹی، بہن، بیوی اور ماں ہونے کی حیثیت سے جتنی مراتی منزلیں طے کرنی پڑتی ہیں سب کی جیتی جاگتی بولتی چالتی تصویریں ناظرین کے سامنے آجاتی ہیں [illegible] زبان [illegible] صاف اور شستہ ہے کہ معلوم ہوتا ہے ابھی کوثر میں غسل کرائی ہے۔

کسی دوسری جگہ ہم نے یتیموں کی آہ کے عنوان سے شام زندگی کا ایک پُردرد مقام نقل کیا ہے۔ جس کے بعض حصے دلکو تڑپا دینے والے ہیں۔ [illegible] اپنی مرنے والی بہن [illegible] کے تحت جا کے ساتھ [illegible] بہیمانہ سلوک روا رکھا وہ سوتاپے کے رقیبانہ جذبہ کی بدترین شکل ہے۔ اگر وہ بیویاں جنہیں وہاں جو تمام [illegible] سے پالا پڑا ہو اس مثال کو پیش نظر رکھیں تو اپنی سوتیلی اولاد سے کبھی بُرا برتاؤ نہ کریں۔

کتاب [illegible] جزو ہے حسن انطباع کے لئے [illegible] واحدی صاحب ایڈیٹر نظام المشائخ دہلی کا سلیقہ کافی ضمانت ہے۔ (ظفر علی)

اسی طرح رسالہ تمدن لکھنؤ میں شام زندگی کا کوئی دوسرا ٹکڑا شائع کیا گیا تھا۔ اور اس پر حسب ذیل رائے لکھی گئی تھی۔

یہ کتاب جناب مولینا راشد الخیری کے پُرتاثیر قلم سے نکلی ہے۔ مولینا کے طرز تحریر سے جو لوگ واقف ہیں وہ اس بات کا بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں کہ آپ کی تحریر کو دیکھکر سنگدل سے سنگدل شخص بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ آپ اردو زبان میں ٹریجیڈی کے بادشاہ ہیں۔ رنج و الم کے مناظر دکھانے میں جو آپ کو ید طولی حاصل ہے اس کو دیکھتے ہوئے آپ کو اس رنگ کا واحد نگار کہنا قطعی مبالغہ نہیں ہے۔ شام زندگی کا بڑا حصہ اس دعوے کی تائید کرتا ہے۔ اسی سلسلہ کی ایک کتاب صبح زندگی مخزن پریس نے شائع کی تھی۔ اب جناب واحدی صاحب نے شام زندگی شائع کر کے ادبی دنیا پر احسان کیا ہے۔ شام زندگی ادبی حیثیت سے بے مثل کتاب

۵؎ مولینا راشد الخیری مولینا نذیر احمد مرحوم کے بھتیجے ہیں

ہونے کے علاوہ لڑکیوں اور عورتوں کے لئے دلچسپ معلومات اور نصائح کا مجموعہ ہے۔ [illegible]
زیادہ تعریف کرنے کے بجائے ہم یہ مناسب سمجھتے ہیں کہ اس کا ایک ٹکڑا تمدن میں نقل کر دیں۔ کتاب
کی لکھائی چھپائی خوب ہے۔ کتاب ۲۲×۱۸ کے ۲۴۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ (تمدن)

اخبار تہذیب النسواں لاہور کا ریویو

منازل السائرہ، صالحات، لڑکیوں کی انشا اور صبح زندگی جیسی مشہور کتابوں کے نامور مصنف مولینا راشد الخیری دہلوی کوئی غیر معروف آدمی نہیں ہیں۔ ملک کے تمام مصنفوں کی تحریروں میں ان کا طرز بیان جداگانہ اور حد درجہ دلآویز ہے۔ سادہ، موثر اور دلنشین پیرایہ میں دہلی کا خالص [illegible] اور بیگمات کی پرلطف اور شیریں زبان لکھنا اور معاشرت کا صحیح فوٹو اتارنا ان کا حصہ ہے۔ [illegible] آپ شمس العلما مولوی نذیر احمد صاحب مرحوم کے بھتیجے ہیں اور سچ پوچھو تو ادبی اعتبار سے ان کے جانشین اور معنوی فرزند ہیں۔ اگر شمس العلماء مغفور کی مراۃ العروس، بنات النعش وغیرہ کا جواب نہیں تو منازل السائرہ اور صبح زندگی بھی بے نظیر چیزیں ہیں۔ خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ایسے قابل سحر نگار تعلیم نسواں کی [illegible] مستورات سے اعلیٰ پایہ کی کتابیں لکھتے ہیں۔

صبح زندگی کے بعد اس کتاب کی ضرورت محسوس ہوتی تھی کہ بیاہی لڑکیوں کے لئے بھی اسی قسم کی ایک کتاب لکھی جائے۔ الحمد للہ کہ وہ ضرورت پوری ہو گئی اور شام زندگی چھپکر تیار ہے۔ اس میں مولینا نے موصوف نے ایک خاتون کی شادی سے لیکر موت تک کا نقشہ کھینچا ہے اور دکھلایا ہے کہ ہماری بہنیں اور بیٹیاں [illegible] شوہروں کے گھر جا کر [illegible] ساس سسروں، نندوں [illegible] اور خود شوہر کو خوش رکھ سکتی ہیں۔ [illegible] کے گھر کو جنت بنا سکتی [illegible] زبان [illegible] موثر اور دلآویز ہے کہ اکثر مقامات پر ضبط گریہ مشکل ہو جاتا ہے [illegible] ہم اپنی بہنوں کو شام زندگی کی خریداری پر متوجہ کرتے ہیں۔ ایک روپیہ چار آنے [illegible] کے مقابلہ میں کچھ نہیں۔ ۲۴۴ صفحوں پر ختم ہوئی ہے۔ (تہذیب نسواں)

اخبار شریف بی بی لاہور کا ریویو

بانوں کے سچے خیر خواہ مولینا راشد الخیری صاحب اپنی نسوانی خدمت کی وجہ سے [illegible] اور شہرت حاصل کر چکے ہیں کہ ان کی معرفی کسی بہن سے کرانی ایک بیکار سی بات ہے۔ مولینا ہم بیکسوں کی حمایت اور خدمت کرتے کرتے بوڑھے ہو گئے انکی زندگی کا سب سے بڑا مقصد یہی رہا کہ وہ عورتوں کی دین و دنیا کو درست کریں۔ اسلام نے جو حقوق عورتوں کو دیئے ہیں وہ مردوں سے دلائیں، اور عورتوں کو اچھی اور مفید تعلیم سے اس قابل بنا دیں کہ دنیاوی ترقی کے ساتھ انکی عاقبت بھی درست ہو جائے۔ اس مقصد کو سامنے رکھکر حال میں مولینا نے "شام زندگی" کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے جس کے پڑھنے اور دیکھنے کی مجھکو بھی عزت حاصل ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ اس کتاب سے جو اثر میرے دل پر ہوا ہے اور جو نا چیز رائے میں نے اس کتاب کی نسبت قائم کی ہے اس سے اپنی عزیز اور پیاری بہنوں کو بھی آگاہ کر دوں۔ کیونکہ میں اپنے ذمہ اپنی بہنوں کا یہ حق سمجھتی ہوں کہ جو بات ہمارے طبقہ کے لیے مفید ہو اس سے ہر بہن کو اطلاع دینی چاہیے۔ شام زندگی کو میں نے شروع سے اخیر تک پڑھا مگر کس طرح پڑھا یہ نہ پوچھئے۔ کتاب میں اتنے الفاظ نہ ہونگے جتنے آنسو میری آنکھوں سے بہہ گئے۔ کوئی صفحہ ایسا نہیں [illegible] کہ میں بے تاب بے چین نہ ہو گئی ہوں۔ میں تو پھر عورت ذات ہوں [illegible] دل پیدا کیا گیا۔ میں نے اپنے والد صاحب قبلہ کو دیکھا کہ شام زندگی سنتے سنتے بے حال ہو گئے اور بچوں کی طرح رونے لگے۔ حالانکہ وہ [illegible] کم روتے ہیں۔

شام زندگی کی تعریف سچ تو یہ ہے کہ میں نہیں کر سکتی۔ شادی سے لیکر مرنے کے وقت

[illegible] ضرورت ہوتی ہے اور جس طرح کی زندگی عورت کو شادی کے بعد کرنی چاہیئے۔ سب باتوں کو بہت پیارے الفاظ میں بیان کیا ہے اور ایسے انداز سے کہ دل پر بہت گہرا اثر ہوتا ہے۔ شادی بیاہ، خانہ داری کے طریقے، بچوں کی پرورش، نندوں سے برتاؤ، شوہر کی تابعداری اور اس کو خوش رکھنے کے طریقے۔ محلہ والوں کا [illegible] غرض کہ جس قدر باتیں عورت کے لئے ضروری ہیں سب اس کتاب میں موجود ہیں جو ایک [illegible] کے طور پر لکھی گئی ہے۔

سچ یہ ہے کہ اگر اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے اس کے موافق بیبیاں اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کریں تو ہمارے طبقہ کی وہ تمام برائیاں چند روز میں دور ہو جائیں جنکی وجہ سے عورتوں کو برا کہا جاتا ہے اور جن سے گھروں میں سیکڑوں خرابیاں پیدا ہوا کرتی ہیں۔ پھر مرد عورت میں [illegible] ناتفاقی و جھگڑا [illegible] ہو۔ جس سے دونوں کی زندگی تلخ ہو جاتی بلکہ گھر دوزخ بن جاتا ہے۔ میں اپنی محدود معلومات کی بنا پر کہہ سکتی ہوں کہ اس وقت تک کوئی کتاب عورتوں کے لئے شام زندگی سے بہتر اور عمدہ نہیں لکھی گئی۔ ضروری اور کام کی باتوں کے سب سے زیادہ اس بات کی ضرورت ہے کہ جو باتیں کتاب میں ہوں ان پر عمل بھی کیا جائے۔ لیکن [illegible] اس کی باتیں [illegible] میں بیٹھ جاتی ہیں اور بے اختیار یہی دل چاہتا ہے کہ ہم بھی ایسی ہی بنیں جیسی اس کتاب میں ہے۔ کیونکہ یہ کتاب اس قدر با اثر ہے کہ بغیر [illegible] نہیں چھوڑتی۔ میں ان بہنوں سے جو تعلیم کو ضروری سمجھتی ہیں اور اپنی بچیوں کو بہتر بنانا چاہتی ہوں سفارش کرتی ہوں کہ وہ ضرور اس کتاب کو پڑھیں۔ بچیوں کو پڑھائیں اور دوسری بہنوں کو شوق دلائیں کہ وہ بھی اس کتاب سے فائدہ اٹھائیں۔ (شریف بی بی)

شام زندگی کا پندرہواں اڈیشن } شام زندگی کی عمدگی اور مقبولیت کا اس سے آپکو کافی اندازہ ہو سکتا ہے کہ بہت تھوڑے عرصہ میں اس کے چودہ اڈیشن نکل چکے ہیں اور حال میں پندرہویں دفعہ چھپی ہے۔ قیمت فی جلد ایک روپیہ چار آنے۔

صبح زندگی

یہ شام زندگی کا پہلا حصہ ہے، شام زندگی میں نسیمہ بیگم کی شادی سے موت تک کے حالات پڑھنے سے پہلے ذرا ان کا کوارا پتہ بھی دیکھ لیجئے اس سے تم کو پتہ چلیگا کہ ایک لڑکی کی پیدائش سے شادی تک کیسی تعلیم و تربیت کرنی چاہیئے۔ علامہ موصوف اس قسم کے مضامین کو دلچسپ اور موثر بنا دینے میں جو کمال رکھتے ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ یہ تمہاری بیٹیوں کی اتالیق ہے تمہاری بیویوں کی مشیر ہے اور خود تمہاری ذات کے لئے لٹریچر کا بیش بہا خزانہ ہے۔ انمول قصہ ہے اس سے کام لو نصیحت پکڑو اور لطف اٹھاؤ۔ صبح زندگی میں طرز بیان کیفیت زبان اور زندگی کا سامان سب کچھ موجود ہے صبح زندگی کا بھی حال میں بارہواں اڈیشن چھپا ہے۔ قیمت عہ

صبح زندگی اور شام زندگی
کا تیسرا حصہ
شب زندگی

صبح زندگی میں سیدہ کے بچپن اور جوانی کو دکھایا گیا ہے اور شام زندگی میں اسے آخری منزل تک پہنچایا ہے شب زندگی میں [illegible] کے بعد کی سرگذشت ہے اور اپنے بچوں پر جو گزری سامنے نسیمہ کا پاک نمونہ پیش کرکے انہیں [illegible] بنا دیا کہ وہ یہاں بھی اچھے رہیں [illegible] بھی اچھے پھل کھائیں۔ صبح زندگی اور شام زندگی نہایت پرزور کتابیں جیسی موثر اور درد انگیز کتابیں ہیں، آپ کو ان کا علم ہے مگر شب زندگی جو ستم ڈھاتی ہے کم ہے۔ علامہ راشد الخیری کی ہر سطر جادو کا کام کرتی ہے۔ اور شب زندگی ان کا ماسٹر پیس ہے۔ [illegible] زیادہ طویل ہے کیونکہ بہت اہم ہے اس لیے اس نے الگ دو حصے کر دیئے ہیں قیمت حصہ اول عہ حصہ دوم عہ

سب کتابوں کے ملنے کا پتہ: مینیجر نظام المشائخ پوسٹ بکس نمبر ۱۵ دہلی

ہونے کے علاوہ لڑکیوں اور عورتوں کے لئے دلچسپ معلومات اور نصائح کا مجموعہ [illegible] زیادہ تعریف کرنے کے بجائے ہم یہ مناسب سمجھتے ہیں کہ اس کا ایک ٹکڑا تمدن میں نقل کر دیں۔ کتاب کی لکھائی چھپائی خوب ہے۔ کتاب ۸×۲۲ کے ۴۴۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ (تمدن)

اخبار تہذیب النسواں لاہور کا ریویو

منازل السائرہ، صالحات، لڑکیوں کی انشا اور صبح زندگی جیسی مشہور کتابوں کے نامور مصنف مولانا راشد الخیری دہلوی کوئی غیر معروف آدمی نہیں ہیں۔ ملک کے تمام مصنفوں کی تحریروں میں ان کا طرز بیان جداگانہ اور حد درجہ دلآویز ہے۔ سادہ موثر اور دلنشین پیرایہ میں دہلی کا خالص [illegible] بیگمات کی پرلطف و شیریں زبان لکھنا اور معاشرت کا صحیح فوٹو اتارنا ان کا حصہ ہے۔ آپ شمس العلماء مولوی نذیر احمد صاحب مرحوم کے بھتیجے ہیں۔ اور سچ پوچھو تو ادبی اعتبار سے اُن کے جانشین اور معنوی فرزند ہیں۔ اگر شمس العلماء مغفور کی تصنیف مراۃ العروس، بنات النعش وغیرہ کا جواب نہیں تو منازل السائرہ اور صبح زندگی بھی بے نظیر چیزیں ہیں۔ خدا کا ہزار شکر ہے کہ ایسے ایسے قابل سحر نگار تعلیم نسواں کی ضرورت تسلیم کر کے مستورات کے لئے اعلیٰ پایہ کی کتابیں لکھتے ہیں۔

صبح زندگی کے بعد اس کتاب کی ضرورت محسوس ہوتی تھی کہ بیاہی لڑکیوں کے لئے بھی اسی قسم کی ایک کتاب لکھی جائے۔ الحمد للہ کہ وہ ضرورت پوری ہو گئی اور شام زندگی چھپکر تیار ہے۔ اس میں مولانائے موصوف نے ایک خاتون کی شادی سے لیکر موت تک کا نقشہ کھینچا ہے اور دکھلایا ہے کہ ہماری بہنیں اور بیٹیاں [illegible] سسرال [illegible] اور خود شوہر کو خوش رکھ سکتی ہیں۔ [illegible] شوہر کے گھر کو بہشت بنا سکتی [illegible] زبان [illegible] موثر اور دلآویز ہے کہ اکثر مقامات پر ضبط گریہ مشکل ہو جاتا ہے [illegible] ہم تہذیبی بہنوں کو شام زندگی کی خریداری پر متوجہ کرتے ہیں۔ ایک روپیہ چار آنے [illegible] کے مقابلہ میں کچھ نہیں۔ ۴۴۴ صفحوں پر ختم ہوئی ہے۔ (تہذیب نسواں)

اخبار شریف بی بی لاہور کا ریویو

بانوں کے سچے خیر خواہ مولانا راشد الخیری صاحب اپنی نسوانی خدمت کی وجہ سے [illegible] اور شہرت حاصل کر چکے ہیں کہ ان کی معرفی کسی بہن سے کرانی ایک بیکار سی بات ہوگی۔ مولانا ہم بیکسوں کی حمایت اور خدمت کرتے کرتے بوڑھے ہو گئے انکی زندگی کا سب سے بڑا مقصد یہی رہا کہ وہ عورتوں کی دین و دنیا کو درست کریں۔ اسلام نے جو حقوق عورتوں کو دیئے ہیں وہ مردوں سے دلائیں، اور عورتوں کو اچھی اور مفید تعلیم سے اس قابل بنا دیں کہ دنیاوی ترقی کے ساتھ انکی عاقبت بھی درست ہو جائے۔ اس مقصد کو سامنے رکھکر حال میں مولانا نے 'شام زندگی' کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے۔ جس کے پڑھنے اور دیکھنے کی مجھکو بھی عزت حاصل ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ اس کتاب سے جو اثر میرے دل پر ہوا ہے اور جو ناچیز رائے میں نے اس کتاب کی نسبت قائم کی ہے اس سے اپنی عزیز اور پیاری بہنوں کو بھی آگاہ کر دوں۔ کیونکہ میں اپنے ذمہ اپنی بہنوں کا یہ حق سمجھتی ہوں کہ جو بات ہمارے طبقہ کے لئے مفید ہو اس سے ہر بہن کو اطلاع دینی چاہیئے۔ شام زندگی کو میں نے شروع سے اخیر تک پڑھا مگر کس طرح پڑھا یہ نہ پوچھیئے۔ کتاب میں اتنے الفاظ نہ ہوں گے جتنے آنسو میری آنکھوں سے بہہ گئے [illegible] ہوگئی ہوں۔ میں تو پھر عورت ذات ہوں نرم دل پیدا کیا گیا میں نے اپنے والد صاحب قبلہ کو دیکھا کہ شام زندگی کو پڑھتے پڑھتے بے حال ہوگئے اور بچوں کی طرح رونے لگے۔ حالانکہ وہ بہت کم روتے ہیں۔

شام زندگی کی تعریف سچ تو یہ ہے کہ میں نہیں کر سکتی۔ شادی سے لیکر مرنے کے وقت [illegible] ضرورت ہوتی ہے اور جس طرح کی زندگی عورت کو شادی کے بعد کرنی چاہیئے۔ سب باتوں کو بہت پیارے الفاظ میں بیان کیا ہے اور ایسے انداز سے ہے کہ دل پر بہت گہرا اثر ہوتا ہے۔ شادی بیاہ خانہ داری کے طریقے، بچوں کی پرورش، نندوں سے برتاؤ، شوہر کی تابعداری اور اس کو خوش رکھنے کے طریقے، محلہ والوں [illegible] غرض کہ جس قدر باتیں عورت کے لئے ضروری ہیں سب اس کتاب میں موجود ہیں جو ایک [illegible] کے طور پر لکھی گئی ہے۔

سچ یہ ہے کہ اگر اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے اس کے موافق بیبیاں اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کریں تو ہمارے طبقہ کی وہ تمام برائیاں چند روز میں دور ہو جائیں۔ جنکی وجہ سے عورتوں کو برا کہا جاتا ہے اور جن گھروں میں سیکڑوں خرابیاں پیدا ہوا کرتی ہیں بعض مرد و عورت میں بچپن سے ہی نا اتفاقی و جھگڑا اور فساد ہو۔ جس سے دونوں کی زندگی تلخ ہو جاتی بلکہ گھر دوزخ بنجاتا ہے۔ میں اپنی محدود معلومات کی بنا پر کہہ سکتی ہوں کہ اس وقت تک کوئی کتاب عورتوں کے لئے شام زندگی سے بہتر اور عمدہ نہیں لکھی گئی۔ ضروری اور کام کی باتوں کے سب سے زیادہ اس بات کی ضرورت ہے کہ جو باتیں کتاب میں ہوں ان پر عمل بھی کیا جائے۔ لیکن ایسی کتاب ہے کہ جو [illegible] اس کی باتیں دل میں بیٹھ جاتی ہیں اور بے اختیار یہی دل چاہتا ہے کہ ہم بھی ایسی ہی بیوی بنجاویں جیسی اس کتاب میں ہے۔ کیونکہ یہ کتاب اس قدر اثر دار ہے کہ بغیر [illegible] نہیں چھوڑتی۔ میں ان بہنوں سے جو تعلیم کو ضروری سمجھتی ہیں اور اپنی بچیوں کو بہتر [illegible] چاہتی ہوں سفارش کرتی ہوں کہ وہ ضرور اس کتاب کو پڑھیں۔ بچیوں کو پڑھائیں اور دوسری بہنوں کو شوق دلائیں کہ وہ بھی اس کتاب سے فائدہ اٹھائیں۔ (شریف بی بی)

شام زندگی کا پندرہواں اڈیشن — شام زندگی کی عمدگی اور مقبولیت کا اس سے آپکو کافی اندازہ ہوسکے گا کہ بہت تھوڑے عرصہ میں اس کے چودہ اڈیشن نکل چکے ہیں اور حال میں پندرھویں دفعہ چھپی ہے۔ قیمت فی جلد ایک روپیہ چار آنے۔

صبح زندگی

یہ شام زندگی کا پہلا حصہ ہے، شام زندگی میں نسیمہ بیگم کی شادی سے موت تک کے حالات پڑھنے سے پہلے ذرا ان کا کنوارپنا بھی دیکھ لیجیے۔ اس سے تم کو پتہ چلیگا کہ ایک لڑکی کی پیدائش سے شادی تک کیسی تعلیم و تربیت کرنی چاہیئے۔ علامہ موصوف اس قسم کے مضامین کو دلچسپ اور موثر بنا دینے میں جو ملکہ رکھتے ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ یہ تمہاری بیٹیوں کی اتالیق ہے تمہاری بیویوں کی مشیر ہے اور خود تمہاری ذات کے لئے لٹریچر کا بیش بہا خزانہ ہے۔ انمول قصہ ہے اس سے کام لو نصیحت پکڑو اور لطف اٹھاؤ۔ صبح زندگی میں عمدہ بیان کیف زبان اور زندگی کا سامان سب کچھ موجود ہے صبح زندگی کا بھی حال میں بارہواں اڈیشن چھپا ہے۔ قیمت عہ

صبح زندگی اور شام زندگی

کا تیسرا حصہ

شب زندگی

صبح زندگی میں نسیمہ کے بچپن اور جوانی کو دکھایا گیا ہے اور شام زندگی میں اُسے آخری منزل تک پہنچایا ہے شب زندگی [illegible] نسیمہ کے بعد کی سرگذشت ہے [illegible] نسیمہ کا پاک نمونہ پیش کرکے [illegible] وہ یہاں بھی اچھے [illegible] صبح زندگی اور شام زندگی مفید ہونے کے ساتھ جیسی موثر اور دردانگیز کتابیں ہیں، آپ کو ان کا علم ہے پھر شب زندگی [illegible] علامہ راشد الخیری کی سحر طراز جادو کا کام کرتی ہے۔ شب زندگی [illegible] کا شاہکار ہے [illegible] بہت زیادہ طویل ہے [illegible] دو حصے کردیے ہیں قیمت حصہ اول [illegible] حصہ دوم [illegible]